ماہنامہ
احمدیہ
گزٹ
کینیڈا

جنوری 2013ء

نیا سال مبارک

نیا سال آپ سب کو بہت بہت مبارک ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہر فرد کو نئے سال کے پہلے دن مبارک باد دیتے ہوئے ایک نہایت لطیف مضمون بیان فرمایا کہ مبارک دن وہ ہوتا ہے جو انسان کی توبہ کی قبولیت کا دن ہو۔ مبارک دن وہ ہوتاہے جو انسان کی روحانی ترقی کا دن ہو۔ مبارک دن وہ ہوتا ہے جو انسان کی مغفرت اور بخشش کا دن ہو۔

چنانچہ حضورانور نے خطبہ جمعہ مورخہ یکم جنوری ۲۰۱۰ء کو فرمایا:

اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ہر احمدی کے لئے یہ سال اور آئندہ آنے والا ہر سال مبارک فرماتا چلا جائے۔ ...

لیکن ایک مومن کے لئے سال اور دن اس صورت میں مبارک ہوتے ہیں جب وہ اس کی توبہ کی قبولیت کا باعث بن رہے ہوں اور اس کی روحانی ترقی کا باعث بن رہے ہوں، اس کی مغفرت کا باعث بن رہے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے بھی ایک جگہ فرمایا ہے کہ اصل عید اور خوشی کادن اور مبارک دن وہ ہوتا ہے جو انسان کی توبہ کا دن ہوتا ہے ۔ اس کی مغفرت اور بخشش کا دن ہوتا ہے ۔جو انسان کو روحانی منازل کی طرف نشان دہی کروانے کا دن ہوتا ہے ۔ جو دن ایک انسان کو روحانی ترقی کے راستوں کی طرف راہنمائی کرنے والا دن ہوتا ہے ۔ جو دن حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والا دن ہوتا ہے ۔ جو دن اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کو بروئے کار لانے کی طرف توجہ دلانے کا دن ہوتا ہے ۔ جو دن اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے عملی کوششوں کا دن ہوتا ہے ۔ ...

یہ سال بھی اور آئندہ آنے والا ہر سال بھی جماعت کے لئے ،افراد جماعت کے ہر قسم کے دکھوں اور تکلیفوں سے محفوظ رکھتے ہوئے ہر قسم کی حسنہ لے کر آئے۔ آمین۔”

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل ، لندن ۔ ۲۲جنوری ۲۰۱۰ء)

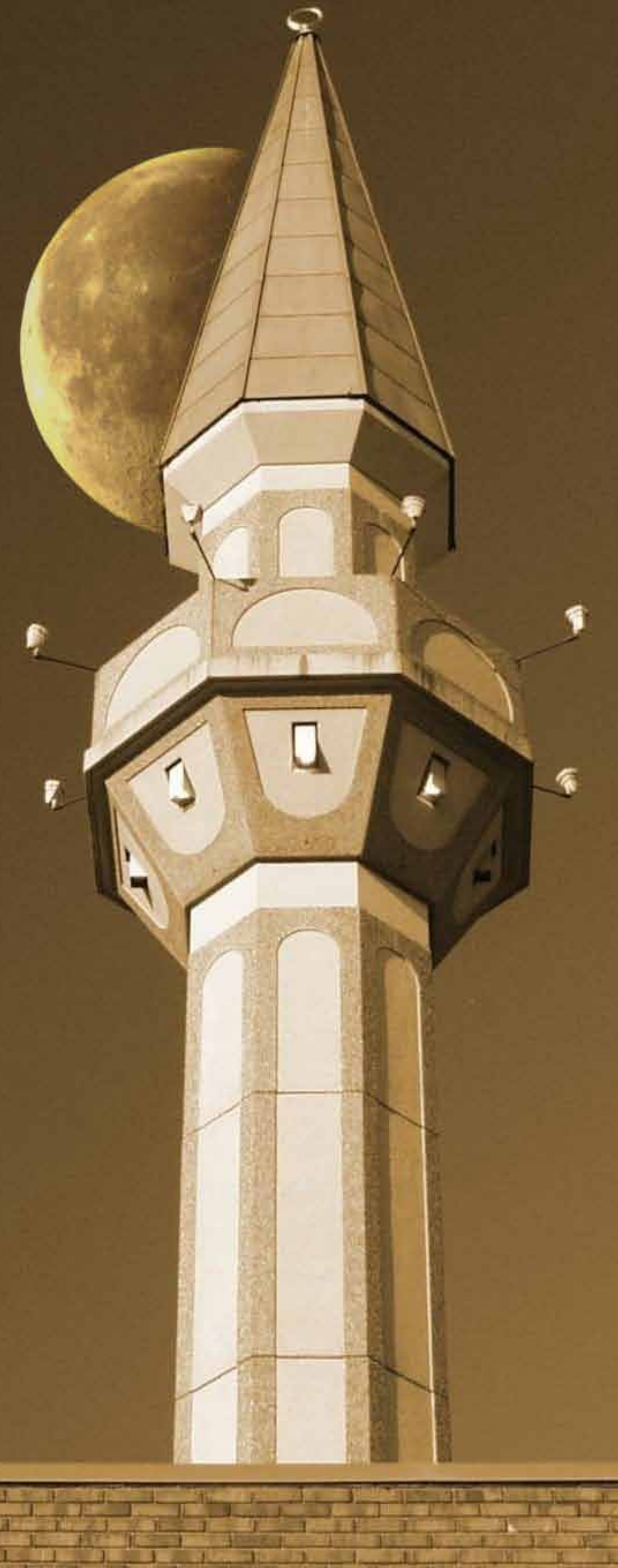

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی ماہنامہ مجلّہ

جنوری 2013ء جلد نمبر 42 شمارہ 1

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی ﷺ	2
☆	ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	4
☆	سال نو اور مبارک دن کا ایک لطیف پہلو	5
☆	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کینیڈا کی رپورٹ از مکرم عبدالماجد طاہر صاحب	6
☆	وقف جدید۔۔ایک الٰہی تحریک : خلفائے احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں	20
☆	تعلیم الاسلام کالج کی روایات از پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی	22
☆	مستحق طلباء کی مالی امداد کے لئے تعلیم الاسلام کالج کے طلبائے قدیم کا عشائیہ	26
☆	رائے تھامسن ہال میں سیرت کانفرنس کا انعقاد از محمد اکرم یوسف	30
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	39
☆	تصاویر: بشیر احمد ناصرؔ، مظفر ملک، اسد سعید، ظفر احمد خاں، عطاء القدوس طاہرؔ	

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca

Tel: 905-303-4000 ext. 2241

www.ahmadiyyagazette.ca

نگران

ملک لال خاں

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر

حسن محمد خان عارفؔ

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور فرحان احمد نصیر

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

تکنیکی معاونین

آصف منہاس، مسعود ناصر، فوزیہ بٹ

تزئین وزیبائش

مبشر احمد خالدؔ اور شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

پرنٹرز

جیمنک گرافکس

قرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

بَلٰی قَدۡ جَآءَتۡکَ اٰیٰتِیۡ فَکَذَّبۡتَ بِہَا وَ اسۡتَکۡبَرۡتَ وَ کُنۡتَ مِنَ الۡکٰفِرِیۡنَ o
وَیَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ تَرَی الَّذِیۡنَ کَذَبُوۡا عَلَی اللّٰہِ وُجُوۡہُہُمۡ مُّسۡوَدَّۃٌ ؕ اَلَیۡسَ فِیۡ جَہَنَّمَ مَثۡوًی لِّلۡمُتَکَبِّرِیۡنَ o
قِیۡلَ ادۡخُلُوۡۤا اَبۡوَابَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ۚ فَبِئۡسَ مَثۡوَی الۡمُتَکَبِّرِیۡنَ o

(سورۃ الزمر 39 : آیت 60۔61،73)

کیوں نہیں، یقیناً تیرے پاس میرے نشانات آئے اور تو نے ان کو جھٹلا دیا اور استکبار کیا اور تُو کافروں میں سے تھا۔

اور قیامت کے دن تُو ان لوگوں کو دیکھے گا جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا کہ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کے لئے ٹھکانہ نہیں؟

کہا جائے گا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ اُس میں لمبے عرصہ تک رہنے والے ہو۔ پس تکبر کرنے والوں کا کیا ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ مَسۡعُوۡدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یَدۡخُلُ الۡجَنَّۃَ مَنۡ کَانَ فِیۡ قَلۡبِہٖ مِثۡقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنۡ کِبۡرٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنۡ یَکُوۡنَ ثَوۡبُہٗ حَسَناً وَّ نَعۡلُہٗ حَسَنَۃً ،قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ جَمِیۡلٌ یُحِبُّ الۡجَمَالَ ، اَلۡکِبۡرُ بَطَرُ الۡحَقِّ وَغَمۡطُ النَّاسِ۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الایمان تحریم الکبر وبیانہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے دل میں ذرّہ بھر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! انسان چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو، جوتی اچھی ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تکبر نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے۔ تکبر دراصل یہ ہے کہ انسان حق کا انکار کرے لوگوں کو ذلیل سمجھے ان کو حقارت کی نظر سے دیکھے اور ان سے بُری طرح پیش آئے۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

پاک جماعت کا قیام اور نصائح

اُن دوستوں کے لئے جو سلسلہ بیعت میں داخل ہیں نصیحت کی باتیں

اے میرے دوستو! جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو۔ خدا ہمیں اور تمہیں اُن باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے اسی سُنّت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے۔ ہر ایک طرف سے کوشش ہو گی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سُننی پڑیں گی اور ہر یک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دُکھ دے گا وہ خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے۔ اور کچھ آسمانی ابتلاء بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اس وقت سُن رکھو کہ تمہارے فتح مند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو۔ یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیوں کہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 546-547)

خلاصہ خطبہ جمعہ

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رؤیا وکشوف پر مبنی روایات کا بیان

اللہ تعالیٰ ہی تمام احمدیوں کی توجہ کا مرکز ہونا چاہیئے

ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ سے تعلق کو مضبوط کرنا چاہیئے اور ایمان وایقان میں آگے بڑھنا چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 7 دسمبر 2012ء بمقام بیت الرشید ہمبرگ جرمنی کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مَیں نے کچھ عرصہ سے وقتاً فوقتاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی روایات کو بیان کرنا شروع کیا ہوا ہے۔ پہلے تو مَیں مجموعی طور پر کسی صحابی ؓ کی روایات کا ذکر کرتا تھا۔ پھر خیال آیا کہ مختلف عنوانات کے تحت ان کو بیان کیا جائے۔ یہ سلسلہ گزشتہ کئی ماہ سے چلتا آرہا ہے۔ اب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ان روایات کا ذکر کروں گا۔ جن میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق رؤیا وکشوف کا ذکر ہے۔

حضرت انور نے فرمایا یہ وہ روایات ہیں جن کو پڑھنے سے ایمان ویقین میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر ہم اس قسم کا ایمان اور یقین پیدا کریں گے اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں گے تو خدا تعالیٰ کے فضل نازل ہوں گے۔ یہ روایات مختلف جگہوں پر بیان ہوئی ہیں اور کوشش کی ہے کہ کوئی روایت دوبارہ بیان نہ ہو۔

حضور انور نے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایات بیان فرمائیں۔ جن میں ان صحابہ ؓ کے ان رؤیا وکشوف کا ذکر تھا جن میں بڑی وضاحت کے ساتھ خدا تعالیٰ نے ان کی راہنمائی فرمائی تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دعاوی میں سچے ہیں۔ ان خوابوں میں دلائل بھی سمجھائے گئے ہیں اور بعض آئندہ ہونے والے واقعات کی خبریں دی گئیں جو بعینہٖ پوری ہوگئیں۔ انہی رؤیا میں شفاء کی خبریں بھی دی گئیں جو پوری ہوئیں۔ ان صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ابھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات نہیں کی ہوئی تھی۔ لیکن رؤیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی اور جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملنے کے لئے قادیان حاضر ہوئے تو ان صحابہ کرام نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی حلیہ میں دیکھا جو ان کو خوابوں میں دکھایا گیا تھا۔

حضور انور نے جن صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی روایات اس خطبہ جمعہ میں بیان فرمائیں ان کے نام درج ذیل ہیں۔

حضرت سردار کرم داد خان صاحب ؓ، حضرت کریم الدین صاحب ؓ، حضرت میاں اللہ دتہ صاحب ؓ، حضرت دین محمد صاحب ؓ، حضرت حافظ ابراہیم صاحب ؓ، حضرت منشی برکت علی صاحب ؓ، حضرت خیر دین صاحب ؓ ولد مستقیم صاحب، حضرت قاضی محمد یوسف صاحب ؓ، حضرت محمد فاضل صاحب ؓ ولد نور محمد صاحب، حضرت حکیم عطا محمد صاحب ؓ، حضرت شیخ محمد افضل صاحب ؓ، حضرت حافظ جمال احمد صاحب ؓ اور حضرت محمد ظہور الدین صاحب ؓ۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں پاکستان کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ لاہور میں احمدیہ قبرستان پر شر پسندوں نے حملہ کر کے چوکیدار کو مارا اور کتبوں کو نقصان پہنچایا۔ اور کوئٹہ میں بھی مکرم مقصود احمد صاحب کو راہِ مولیٰ میں شہید کر دیا گیا ہے۔ ان حالات کو بیان کرنے کے بعد حضور انور نے احمدیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا کام خدا تعالیٰ سے تعلق کو بڑھانا ہے۔ مَیں پہلے بھی پاکستان کے متعلق دعاؤں کی تحریک کرتا رہتا ہوں اور احباب دعائیں کرتے بھی ہیں پھر تحریک کرتا ہوں کہ دعائیں کریں اور خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو پختہ سے پختہ کرتے چلے جائیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی ہماری توجہ کا مرکز ہونا چاہیئے۔ خدا بہت قدرتوں والا ہے۔ اس کی طرف جھکیں اور اس میں کسی قسم کی کمزوری نہ دکھائیں۔ ہمارا کام دشمنوں کے ہر کام پر خدا کی طرف جھکنا ہے اور اس سے مدد چاہنا ہے۔ جماعت کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے خدا ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ، 11 دسمبر 2012ء)

شذرات

انصر رضا

احراری علماء کی کانگریس سے رشوت

”دوسری چیز جو میرے نزدیک جماعت احرار کی ویرانی کا باعث ہوئی اور جس کا علم سب سے پہلے مجھی کو ہوا وہ روپیہ تھا جو مظہر علی نے کانگرس اور یونینسٹ پارٹی سے وصول کیا اور اپنے گھر میں رکھا تھا۔ مولانا داؤد غزنوی اوّلاً دس ہزار روپے کی پہلی قسط لے کر دفتر احرار میں آئے تو اس وقت مظہر علی کے پاس صرف میں تھا۔ مجھے کہا ذرا نیچے چائے کے لئے کہہ آؤ۔ میں نیچے گیا، مولانا نے دس ہزار کے نوٹ غڑپ سے جیب میں ڈال لئے۔ میں ابھی لوٹا نہیں تھا کہ مولانا داؤد غزنوی مسکراتے ہوئے نیچے آگئے۔ میں نے کہا مولانا چائے آرہی ہے۔ کہنے لگے: ”چائے پی اور پلا آیا ہوں“، پچاس ہزار کی دوسری قسط (تفصیل آئندہ صفحوں میں آئے گی) مولانا نے لالہ بھیم سین سچر کی معرفت وصول کی، یونینسٹ پارٹی کا روپیہ اس کے علاوہ تھا۔“

(شورش کاشمیری۔ بوئے گل نالہ دل دود چراغ محفل۔ صفحہ 338)

حضرت مولانا قاسم نانوتوی ؒ کا انسانیت سے بالا درجہ

”مولوی نظام الدین صاحب مغربی حیدر آبادی مرحوم نے جو مولانا رفیع الدین صاحب سے بیعت تھے اور صالحین میں سے تھے احقر سے فرمایا جب کہ احقر حیدر آباد گیا ہوا تھا کہ مولانا رفیع الدین صاحب فرماتے تھے کہ میں پچیس برس حضرت نانوتوی کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور کبھی بلا وضو نہیں گیا۔ میں نے انسانیت سے بالا درجہ ان کا دیکھا وہ شخص ایک فرشتہ مقرب تھا جو انسانوں میں ظاہر کیا گیا۔“

(حکایات اولیاء۔ ارواح ثلاثہ، از اشرف علی تھانوی صاحب، صفحہ 220)

سالِ نو اور مبارک دن کا ایک لطیف پہلو

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم 2013ء میں داخل ہو چکے ہیں۔ نیا سال آپ سب کو بہت بہت مبارک ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہر فرد کو نئے سال کے پہلے دن مبارک باد دیتے ہوئے ایک نہایت لطیف مضمون بیان فرمایا کہ مبارک دن وہ ہوتا ہے جو انسان کی توبہ کی قبولیت کا دن ہو۔ مبارک دن وہ ہوتا ہے جو انسان کی روحانی ترقی کا دن ہو۔ مبارک دن وہ ہوتا ہے جو انسان کی مغفرت اور بخشش کا دن ہو۔

چنانچہ حضور انور نے خطبہ جمعہ مورخہ یکم جنوری 2010ء کو فرمایا:

"آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال ... کا پہلا دن ہے اور اس پہلے دن میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں جمعہ کے دن داخل کیا ہے جو دنوں میں سے ایک بہت مبارک دن ہے۔ ...

اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ہر احمدی کے لئے یہ سال اور آئندہ آنے والا ہر سال مبارک فرماتا چلا جائے۔ ...

لیکن ایک مومن کے لئے سال اور دن اس صورت میں مبارک ہوتے ہیں جب وہ اس کی توبہ کی قبولیت کا باعث بن رہے ہوں اور اس کی روحانی ترقی کا باعث بن رہے ہوں، اس کی مغفرت کا باعث بن رہے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک جگہ فرمایا ہے کہ اصل عید اور خوشی کا دن اور مبارک دن وہ ہوتا ہے جو انسان کی توبہ کا دن ہوتا ہے۔ اس کی مغفرت اور بخشش کا دن ہوتا ہے۔ جو انسان کو روحانی منازل کی طرف نشان دہی کروانے کا دن ہوتا ہے۔ جو دن ایک انسان کو روحانی ترقی کے راستوں کی طرف راہنمائی کرنے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کو بروئے کار لانے کی طرف توجہ دلانے کا دن ہوتا ہے۔ جو دن اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے عملی کوششوں کا دن ہوتا ہے۔ ...

یہ سال بھی اور آئندہ آنے والا ہر سال بھی جماعت کے لئے، افراد جماعت کے ہر قسم کے دکھوں اور تکلیفوں سے محفوظ رکھتے ہوئے ہر قسم کی حسنہ لے کر آئے۔ آمین۔"

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل، لندن۔ 22 جنوری 2010ء)

احباب جماعت کو چاہئے کہ وہ سالِ نو میں مبارک دن کے لطیف نکات کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ مبارک دن وہی ہے جس میں اللہ تعالیٰ انسان کی توبہ کو قبول فرمالے اور اس کی مغفرت فرمادے اور اس کو بخشش دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا و آخرت کی حسنات سے نوازتا رہے۔ آمین۔

سالِ نو مبارک

مکرم عبدالحمید خلیق صاحب

سال نو کا اب کے استقبال یوں فرمایئے
بھول کر سب رنجشیں باہم گلے مل جایئے

دوستوں اور دشمنوں میں فرق کچھ رہنے نہ دیں
کوئی بھی شکوہ کسی بھی لب پہ ہم آنے نہ دیں

دوریاں نزدیکیوں میں اب بدلنی چاہئیں
نفرتیں باہم محبت میں بدلنی چاہئیں

ظلم کا بدلہ نہیں لینا کبھی بھی ظلم سے
دل جہاں کے جیتنے ہیں ہم نے پیار و حلم سے

سختیاں سارے زمانے کی خوشی سے جھیل کر
گالیاں سن کر دعائیں ان کو دیں شام و سحر

سال نو میں رحمتوں اور برکتوں کا ہو نزول
سب دعائیں، التجائیں اے خدا کچھ قبول

ہیں جو پابندِ سلاسل بے وجہ و بے قصور
اپنی رحمت کا نشاں دکھلائے اب رب غفور

اپنے فضل خاص سے سامان کر ایسے حبیب
اب رہائی عزت و عظمت سے ہو سب کو نصیب

ظلم و استبداد کی راہیں سبھی مسدود ہوں
جابر و ظالم ستم گر نیست و نابود ہوں

ہم کو آزادی ہو تیرے نام کی تشہیر کی
ساری کڑیاں توڑ دے قدغن کی اس زنجیر کی

کوششِ پیہم، ثباتِ قدم اور عزم صمیم
سب میں یہ اوصاف پیدا کرمرے رب کریم

آئے نہ لغزش کبھی بھی پائے استقلال میں
ہو نیا اک ولولہ ہر سال استقبال میں

تیسری قسط

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ و کینیڈا 2012ء

مورخہ 11 جولائی تا 13 جولائی 2012

کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ

مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر ۔لندن

بقیہ رپورٹ 11/جولائی 2012ء

ایوان طاہر کی افتتاحی تقریب

آج پروگرام کے مطابق مسجد بیت الاسلام کے قریب نئے تعمیر ہونے والے ایوان طاہر کی افتتاحی تقریب تھی۔

یہ وسیع وعریض ہال (Complex) مسجد بیت الاسلام سے کچھ فاصلہ پر تعمیر کیا گیا ہے۔اس کا سنگ بنیاد 10 ستمبر 2010ء میں رکھا گیا۔اس کی تعمیر کو دو مراحل میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پہلے مرحلہ میں آرکیٹیکٹ Stephen Pile کی زیرنگرانی پہلی منزل مکمل ہوئی اور دوسری اور تیسری منزل کے Shell-Structure کا کام اگست 2011ء میں تکمیل کو پہنچا۔ فروری 2012ء میں تعمیر کے دوسرے مرحلہ کا آغاز ہوا جس میں دوسری اور تیسری منزل کا کام شروع ہوا۔ ابتدا میں یہ ہیومینیٹی فرسٹ اور کمیونٹی سینٹر بنانے کا پراجیکٹ تھا۔ ہیومینیٹی فرسٹ کو گورنمنٹ کینیڈا کی طرف سے 2.2 ملین ڈالر کی خطیر رقم کمیونٹی سنٹر بنانے کی غرض سے ملی تھی۔ دسمبر 2010ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کی روشنی میں یہ پراجیکٹ کلیتاً جماعت کے سپرد کر دیا گیا اور گورنمنٹ کی طرف سے مختص رقم ان کو واپس کر دی گئی۔اس کے بعد ایوان طاہر کے تمام تر اخراجات افراد جماعت احمدیہ کینیڈا نے اٹھائے۔ عمارت کی تعمیر میں تقریباً دو سال کا عرصہ لگا۔

ایوان طاہر کا کل رقبہ تقریباً 56 ہزار مربع فٹ ہے۔اس ایوان کی تعمیر میں اب تک 9 ملین ڈالرز سے زائد رقم خرچ ہوئی ہے۔

اس ایوان میں ایک Elevator اور دو Stairways موجود ہیں۔

پہلی منزل

ایوان طاہر کی پہلی منزل میں درج ذیل سہولیات میسر ہیں۔

طاہر ہال

اس ہال میں باسکٹ بال، بیڈمنٹن، والی بال وغیرہ کھیلے جاسکتے ہیں اور بوقت ضرورت ہال کو دو حصوں میں بھی تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ اگر اس ہال کو نماز کے لئے استعمال کیا جائے تو اس میں کل 1500 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا کی لائبریری اور حفظ قرآن کلاس کے لئے وسیع کمرہ جس میں 60 طلباء پڑھائی کر سکتے ہیں، بھی پہلی منزل پر واقع ہے۔

اس کے علاوہ ایک Multi Purpose ہال ہے جس میں تقریباً 150 کے قریب افراد کھانا کھا سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ ہومیوپیتھی ڈسپنسری، ورزش کا کمرہ (Fitness Centre) اور مردوں اور خواتین کے لئے الگ الگ واش رومز ہیں اور ایک کمرہ ایوان کے Caretaker کے لئے بھی رکھا گیا ہے۔

دوسری منزل

اس منزل پر نیشنل مجلس عاملہ کے دفاتر ہیں جس میں امیر صاحب کینیڈا، تمام نیشنل مجلس عاملہ کے سیکرٹریان اور بعض دیگر دفاتر شامل ہیں۔اس کے علاوہ استقبال کے لئے بھی ایک جگہ بنائی گئی ہے۔دفاتر کی تعداد 23 ہے۔

اس میں کانفرنس روم بھی موجود ہے۔تین عدد Pods کمرے ہیں۔ ہر Pod میں آٹھ میز لگائے جاسکتے ہیں۔ نیز دفتری کاموں کے لئے مختلف کمرے ہیں اور ایک سروری (Servery) بھی ہے۔

اس کے علاوہ اس فلور پر 2 عدد بڑے واش روم اور دو عدد یونیورسل واش روم بھی ہیں۔

تیسری منزل

ایوان طاہر کی تیسری منزل جامعہ احمدیہ کینیڈا کے لئے مختص کی گئی ہے۔اس میں ایک استقبالیہ کے لئے جگہ بنائی گئی ہے۔

پرنسپل صاحب کے کمرہ کے علاوہ 14 دفاتر اساتذہ کے لئے موجود ہیں اور ایک سٹاف روم ہے۔

طلباء کے لئے سات کمرے ہیں۔اس میں ایک اسمبلی ہال ہے جس کا کچھ حصہ بطور کمپیوٹر لیب کے استعمال کیا جائے گا۔

اسی فلور پر کچن کی سہولت بھی موجود ہے۔طلباء کے لئے تین عدد واش رومز بنائے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ Storage کے لئے دو عدد کمرے ہیں اور دیگر دفتری امور کے لئے بھی کمرے موجود ہیں۔

افتتاحی تقریب

سات بج کر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس افتتاحی تقریب کے لئے طاہر ہال میں تشریف لائے اور Main Entrance کے پاس دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور اس کے بعد دعا کروائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بڑے ہال میں تشریف لائے جہاں تقریب کا انتظام کیا گیا تھا۔ جب تمام مہمانان کرام اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے تو پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ سے ہوا۔

بعدازاں میئر آف وان نے اس تقریب کی مناسبت سے تعارفی کلمات کہے۔جس کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے تقریر کی جس میں انہوں نے طاہر ہال کا تعارف کروایا اور تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

معزز مہمانوں کے خطاب

☆اس کے بعد آنریبل Julian Fantino، منسٹر برائے انٹرنیشنل کوآپریشن نے خطاب میں کہا۔

عزت مآب حضور انور اور مہمانان کرام، خواتین وحضرات، عزیز دوستو السلام علیکم۔ یہ یقیناً میرے لئے بڑے اعزاز اور خوش قسمتی کی بات ہے کہ میں آنریبل پرائم منسٹر آف کینیڈا کی جانب سے نیک خواہشات کا اظہار کروں اور اگر آپ مجھے اجازت دیں تو مَیں انہی کے الفاظ پڑھ دیتا ہوں۔

وزیراعظم کینیڈا کا پیغام

مجھے بہت خوشی ہے کہ میں وان کے اس کمیونٹی سینٹر کے افتتاح پر عزت مآب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ساتھ اس خوشی میں شریک ہوں۔ کینیڈا کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہاں احمدیہ مسلم جماعت بہت فعال ہے۔ احمدی افراد حقیقی اسلام کی بنیادی تعلیمات یعنی امن، عالمی بھائی چارہ اور خدا کی رضا پر راضی رہنے کے لئے اپنی توجہ اور مسلسل کوشش کے باعث مشہور ہیں۔ وسیع تر مفاد کی خاطر آپ کے مل جل کر کام کرنے کے عزم نے، جس کے تحت آپ مختلف سماجی، طبی اور تعلیمی خدمات بجالا رہے ہیں، ہمارے ملک کے سماجی تعلقات کو افزودگی بخشی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ نیا کمیونٹی سنٹر آپ کے اچھے کاموں کا مرکز رہے گا اور آنے والی نسلوں تک یہ ہال وان کے کینیڈین احمدی مسلمانوں کی باہمی رفاقت کو فروغ دینے کا ذریعہ بنتا رہے گا۔ آج کا دن بہت سے افراد کی مہینوں کی منصوبہ بندی، عزم اور سخت محنت کا نتیجہ ہے۔ اب جب کہ آپ کمیونٹی کے لئے اس نئی سہولت کا افتتاح کر رہے ہیں، میں ہر اس فرد کو جو اس بہترین منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں شامل رہا ہے، مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس پُر لطف اور یادگار جشن پر حکومت کینیڈا کی جانب سے نیک خواہشات قبول کریں۔

آپ کا مخلص

رائٹ آنریبل سٹیفن ہارپر

(وزیراعظم کینیڈا)

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

حضور! وزیراعظم نے خاص طور پر مجھے یہ کہا کہ مَیں ان کی نیک خواہشات آپ تک پہنچاؤں اور کینیڈا آمد پر آپ کو دلی خوش آمدید کہوں اور وہ آپ سے ہونے والی گزشتہ ملاقاتوں کو بہت شوق سے یاد کرتے ہیں اور آپ کو واپس تشریف لانے پر مبارک دیتے ہیں۔ خدا آپ کو خوش رکھے۔ شکریہ۔

☆ اس کے بعد Kyle Seeback, MP بریمپٹن ویسٹ نے خطاب کیا جو درج ذیل ہے۔

مجھے یہاں آ کر بہت خوشی ہوئی ہے اور دعوت دینے پر ملک لال خان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور حضور کی موجودگی میں آج رات یہاں حاضر ہونا باعث مسرت ہے۔ میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ میں جب بھی احمدیہ مسلم جماعت کے ساتھ کچھ وقت گزارتا ہوں، تو میں پہلے سے زیادہ متاثر ہو جاتا ہوں۔ یہ سلسلہ اس وقت شروع ہوا جب میں آپ کے جلسہ میں آیا اور پہلی دفعہ آپ کا پیغام ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' دیکھا۔ یہ کینیڈین سوسائٹی کے لئے ایک عظیم الشان تحفہ ہے۔ مزید یہ کہ خدمت انسانیت کا جو کام آپ کی جماعت بجالا رہی ہے، چاہے وہ لوکل ہسپتال کے لئے چندہ اکٹھا کرنا ہو یا عطیہ خون کی مہم ہو یا ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت دنیا بھر میں کام ہو رہا ہو ایسی خدمات میں آپ لوگوں کی شراکت حقیقی طور پر شاندار ہے۔ یہ تمام کینیڈین افراد کے لئے نمونہ اور مشعل راہ ہے۔ ہمیں ایسی مضبوط اور متحرک جماعت، یعنی جماعت احمدیہ کی کینیڈا میں موجودگی پر فخر ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ ایک شاندار اور اعلیٰ ترین کامیابی ہے کہ بغیر کسی حکومتی مدد کے آپ نے اپنے طور پر فنڈز اکٹھے کر کے کمیونٹی سنٹر تعمیر کیا ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے پورے کینیڈا میں یہ اس قسم کا واحد کمیونٹی سنٹر ہے۔ لہٰذا آپ کی جماعت کی کڑی محنت اور آپ کی جانب سے ہمارے معاشرہ کے لئے حسین اضافوں پر یقیناً ہم فخر محسوس کرتے ہیں۔ مجھے دعوت دینے کا بہت بہت شکریہ اور کمیونٹی سینٹر کی تعمیر بہت بہت مبارک ہو۔

☆ بعد ازاں آنریبل Judy Sgro, MP نے خطاب کیا اور کہا کہ:

عزت مآب حضور انور، ملک صاحب، مہمانان گرامی اور تمام افراد جو آج شام اس تقریب میں موجود ہیں آپ سب کو یہ شام مبارک ہو۔ یہ بہت اہم دن ہے۔ اس تعمیر پر جہاں جماعت کو اپنے آپ پر بہت فخر ہوگا، یعنی ایسی سہولیات آسانی سے تعمیر نہیں ہو جایا کرتیں، وہاں یہ بات بھی اہم ہے کہ شاید ہی کوئی اور ایسی جماعت ہو جو کہ 9 ملین ڈالر اکٹھے کر کے ایسی سہولت بنا دے جسے تمام تر کمیونٹی کے زیر استعمال رہنا ہے۔ اگر آپ غور کریں تو یہ کینیڈین معاشرہ کے لئے ایک عطیہ ہے کیونکہ جو بھی اس سے مستفید ہوں گے وہ کینیڈین ہیں اور ایسے افراد ہیں جو کہ ہمارے جیسے ہی تصورات اور اقدار رکھتے ہیں۔ اس لئے مجھے یہاں آ کر بہت ہی خوشی ہے، مَیں نے اسے تعمیر ہوتے دیکھا ہے۔ مَیں اس کا مشاہدہ کرتی تھی اور اس دن کا شدت سے انتظار کرتی تھی کہ جب ہم اس بڑے افتتاحی جشن میں باہم اکٹھے ہوں گے اور یقیناً بہت سے ایسے مواقع ہوں گے کہ ہم یہاں پر دوبارہ آئیں گے۔ مَیں لبرل پارٹی آف کینیڈا کی جانب سے نیک خواہشات پیش کرتی ہوں اور Bob Rae کی جانب سے جنہیں آج شام ہمارے درمیان موجود نہ ہونے پر افسوس تھا اور پھر یقیناً ہمارے York West Riding کے تمام منتخب ہونے والوں کی جانب سے جن میں سے بعض شاید یہاں موجود ہیں اور جو یہاں موجود نہیں وہ بڑے غور سے اور اس تقریب میں شامل ہونے کی خواہش سے یہ تقریب دیکھ رہے ہوں گے مَیں اب اس یادگاری تختی کی تحریر پڑھتی ہوں جو کہ مجھے امید ہے کہ اس انتہائی اہم تقریب کے لئے یادگار رہے گی۔

یادگاری تختی کے الفاظ

احمدی جماعت کے میرے عزیز دوستوں کے نام

میں احمدیہ مسلم جماعت کینیڈا کو اپنے امام عزت مآب کی موجودگی میں یہاں اس خوبصورت کمپلیکس یعنی ایوان طاہر کے باقاعدہ افتتاح کے لئے اکٹھے ہونے پر اپنی جانب سے مبارکباد پیش کرنے پر انتہائی عزت وخوشی محسوس کر رہی ہوں۔ بہت سالوں سے آپ ایک بہتر مستقبل کے لئے بڑے خلوص سے اعلیٰ اخلاق، انصاف اور امن پر مبنی نیک کام بجالا رہے ہیں۔ مَیں خاص طور پر احمدیہ جماعت کی اس نمایاں خوبی پر تعاون کر کے انتہائی خوشی محسوس کرتی ہوں۔

ہم نے نہ صرف اس مقصد کے حصول کے لئے بلکہ تمام دیگر جماعتی مقاصد میں بھی ہمیشہ تعاون کیا ہے۔ اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے وہ تمام افراد جو ایوان طاہر کی تعمیر میں شامل تھے تعریف اور مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اپنے مذہب اور ہمارے شہر اور ملک کے لئے اپنے پُرعزم ہونے اور جماعتی ترقی کے لئے کی جانے والی کوششوں کی ایک اور متاثر کن مثال قائم کی ہے۔ اللہ کرے کہ آنے والے سالوں میں امن اور روحانی بصیرت آپ کو ایسی راہ فراہم کرے جہاں آپ کو ایسے مواقع میسر آئیں کہ آپ ترقی کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لاسکیں اور میں اس دیرپا دوستی پر آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

☆ بعد میں لبرل پارٹی کے راہنما Hon. Bob Rae بھی ایک سفر سے واپسی کے بعد سیدھا اس تقریب میں شمولیت کے لئے آ گئے تھے اور تقریب کے آخر میں خطاب کیا۔

☆ اس کے بعد Dr. Kirsty Duncan ممبر آف پارلیمنٹ نے خطاب کیا اور کہا کہ:

عزت مآب حضور انور، معزز مہمانان کرام، بھائیو، بہنو اور میری فیملی السلام علیکم۔ آج رات یہاں اس عظیم الشان سہولت جو کہ ہمارے معاشرے اور کینیڈا کے لئے ایک خوبصورت تحفہ ہے کے افتتاحی جشن میں شرکت کرنا یقیناً میرے لئے بڑے اعزاز اور خوشی کی بات ہے۔ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں ہم صحت مند طرز زندگی، جسمانی ورزش، اچھی غذا کو فروغ دے سکتے ہیں اور یہاں مستقبل کے کھلاڑی پیدا کر سکتے ہیں جو ممکن ہے کہ اگلے اولمپکس میں شرکت کریں۔ سابق کوچ ہونے کے ناطے اگر مَیں اس جگہ عاجزانہ خدمت کر سکوں تو مجھے ایسا کر کے بہت خوشی ہوگی۔ مَیں آپ کی دوستی کے اس تحفہ پر شکریہ ادا کرتی ہوں۔ ہم جب بھی یہاں آتے ہیں، معاشرے کے لئے اور کینیڈا کے لئے آپ کے کاموں کو دیکھ کر ہمیشہ ہی متاثر ہوتے ہیں اور مَیں آپ کو شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ آپ نے Weekend پر مجھے اپنے جلسہ پر بلایا تا کہ میں عزت مآب حضور انور کے الفاظ سن سکوں اور آپ کے الفاظ سے متاثر ہو سکوں۔ اس لئے میرے بھائیو، بہنو اور میرے فیملی ممبران آپ سب کا میری طرف سے دلی شکریہ اور آپ کو بہت مبارکباد قبول ہو۔ شکریہ۔

☆ پھر Hon. Linda Jeffrey MPP وزیر برائے قدرتی وسائل نے خطاب کیا جو درج ذیل ہے۔

السلام علیکم!

انٹاریو حکومت کی جانب سے، مَیں اس اہم ہال کے باقاعدہ افتتاح کے موقع پر شریک تمام افراد کو خوش آمدید کہتی ہوں۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ میں یہاں اپنے دوست اور آپ کے امیر ملک لال خاں کے ساتھ موجود ہوں۔ یہ میرے لئے بہت اہم ہفتہ تھا۔ اس Weekend پر مجھے یہ اعزاز حاصل ہوا کہ میں عزت مآب حضور انور کا خطاب سن سکوں۔ میرے ساتھی Greg Sorbara بھی آج شام اس تقریب میں شریک ہونے کے خواہشمند تھے لیکن انہوں نے اپنا پیغام بھجوایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ معذرت خواہ ہیں اس شام آپ سے نہیں مل سکے اور یہ کہ وہ چاہتے تھے کہ اس عظیم کامیابی کی خوشی عزت مآب حضور انور اور تمام جماعت کے ساتھ مل کر منائیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کامیابی آپ کی اس طویل کوششوں کا نتیجہ ہے جو کہ آپ نے سالہا سال سے وان میں حاصل کی ہے یعنی پہلے یہاں مسجد قائم کر کے اور پھر دیگر متفرق سانجھی سکیموں کو مکمل کر کے جن میں لوکل ہسپتال بھی شامل ہے۔ وہ آپ کی دوستی اور معاونت پر بہت خوش ہیں۔

لہٰذا اس نئے کمپلیکس کے افتتاح کے موقع پر اپنی حکومت کی جانب سے میرا یہاں موجود ہونا میرے لئے باعث فخر ہے۔ مَیں نے یہ عمارت ایک ماہ پہلے دیکھی تھی اور مجھے یاد ہے کہ میں اسے دیکھ کر کتنا متاثر ہوئی تھی۔ یہ ہال نوجوان خواتین اور بچوں سے پُر تھا اور وہ باسکٹ بال اور فٹ بال کھیل رہے تھے جس سے مجھے اس سہولت کی اہمیت کا اندازہ ہوا۔ یہ بہت دلچسپ اور متاثر کن منظر تھا۔ یقیناً یہ جگہ ہر عمر کے افراد کے لئے ہے جہاں وہ ورزش کر سکتے ہیں، عبادت کر سکتے ہیں، ایک دوسرے سے بات چیت اور رابطہ رکھ سکتے ہیں۔ چنانچہ یہ کثیر المقاصد کمپلیکس ہمارے صوبہ میں جماعت احمدیہ کی معاشی، سماجی اور سیاسی خدمات کی ایک اور روشن مثال ہے۔ ایسے مناظر جن سے کینیڈا کے مختلف مذاہب اور ثقافتوں کا اظہار ہوتا ہے، یہ ہال ان مناظر میں ایک حسین اضافہ ہے اور یہ اس بات کی علامت بھی ہے کہ کس طرح یہ جماعت ایسے تعلقات مضبوط کر رہی ہے جو ہم سب کی وحدت کا ذریعہ ہیں۔ اس طرح آپ کی شراکت نہ صرف احمدیہ جماعت کو مضبوط کر رہی ہے بلکہ اس سے اونٹاریو بھی زیادہ مضبوط ہو رہا ہے۔ اونٹاریو ایک ایسا علاقہ ہے جہاں ہم مذہب کا سن کر خوش ہوتے ہیں۔ لہٰذا آپ کی اونٹاریو اور ہماری مختلف جماعتوں کے لئے آپ کی پُرعزم کوششوں کا شکریہ۔ اپنے بچوں میں یہ عزم اور جذبہ پیدا کر کے کہ وہ تعلیم حاصل کریں اور معاشرتی خدمت کریں، آپ نے اونٹاریو کو مزید مضبوط کر دیا ہے کہ وہ ایسے مراکز بنائیں جن سے مزید نوکریوں کے مواقع پیدا ہوں اور دوسروں کے لئے ایک اچھی زندگی فراہم ہو اور اپنے منتخب کردہ میدان میں ترقی کریں اور اونٹاریو کو تعلیم اور مہارت مہیا کریں۔ ہسپتال کے لئے فنڈز اکٹھے کرنے، خون کے عطیات کی مہمات اور یوم کینیڈا کی تقریبات میں حصہ لینے سے آپ کے اچھے کاموں اور قیادت کا اظہار ہوتا ہے۔ آپ نے اونٹاریو کے باہر بھی ایسے ہی اچھے کام کئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کمپلیکس آپ کو مزید اچھے کاموں میں بڑھانے والا ہوگا۔ مَیں وزیر اعلیٰ کی طرف سے ایک سرٹیفکیٹ لے کر آئی ہوں اس کی چند سطریں پڑھ دیتی ہوں۔

وزیر اعلیٰ انٹاریو کے سرٹیفکیٹ کی عبارت

آج ہم احمدیہ جماعت کے ایک مرکز اور ایسے جمع ہونے کی جگہ کے افتتاح کا جشن منا رہے ہیں کہ جس کی کافی ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔ اس مرکز کی تعمیر سے آپ کے مضبوط ایمان کا اظہار ہوتا ہے اور مجھے بہت خوشی ہے کہ میں اس موقع میں شریک ہوں کیونکہ اس علاقہ میں آپ کی فیملیز اور جماعتیں قیام پذیر ہیں جو کہ آپ کی روحانی مضبوطی کا باعث بنیں گی۔ میری خواہش ہے کہ احمدیہ جماعت ترقی کرے اور یہ کہ آپ لوگ اپنے دین سے اور ایک دوسرے سے مضبوطی اور فیضان حاصل کر سکیں۔ آپ سب کو بہت بہت مبارک ہو۔

☆ Eric Jolliffe, Chief Police نے خطاب میں کہا:

عزت مآب حضور انور، ملک صاحب، منسٹر Fantino، میرے بھائی Lockwell، معزز مہمانان، خواتین و حضرات Good Evening۔ یہ یقیناً ایک اعزاز کی بات ہے کہ میں اس موقع پر York ریجن کے دو ہزار پولیس اہلکاروں کی نمائندگی کر رہا ہوں۔ یہ بھی اعزاز کی بات ہے کہ میری اسی وان میں زندگی گزری ہے اور اس علاقہ میں بطور پولیس اہلکار کام کرتے ہوئے 30 سال ہو گئے ہیں اور گزشتہ 25 سالوں میں اس خاص علاقہ میں جماعت کو پروان چڑھتے دیکھا ہے۔ آپ لوگوں نے یہاں حیرت انگیز کام کیا ہے اور ان کاوشوں اور ان کے ثمرات پر دلی مبارکباد وصول کریں اور ایک ایسی جماعت ہونے کے ناطے سے جو متنوع معاشرہ کو فروغ دیتی ہے، آپ کے Logo یا نعرہ، محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں، کا اطلاق اس علاقہ سے بہتر اور کہیں نہیں ہو سکتا اور اس مرکز کے افتتاح پر میری طرف سے دلی مبارکباد وصول کریں۔ بہت مبارک ہو۔

☆ Marilyn Iafrate, Local City Councillor نے خطاب میں کہا:

السلام علیکم! مجھے آج رات Maple and Kleinburg کے مکینوں اور بالخصوص وہاں پر موجود احمدیوں کی طرف سے طاہر ہال کے افتتاح کی خصوصی تقریب میں نمائندگی کرتے ہوئے فخر محسوس ہو رہا ہے۔ میں حضور انور کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے اس تقریب کو اپنے وجود سے رونق بخشی۔ اسی طرح میں ملک لال خاں صاحب اور باقی تمام جماعت کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اس سہولت پر احمدیہ کمیونٹی کے علاوہ وان کے باقی رہائشیوں کو بھی خوشی اور فخر ہے۔

مَیں آپ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ اس شہر میں آئے اور نہ صرف اس شہر میں موجود رنگ رنگ کی کمیونٹی کا حصہ بنے بلکہ اس شہر کا بھی حصہ بن گئے۔ آپ لوگ اتحاد کی اعلیٰ مثال ہیں۔ طاہر

ہال کمیونٹی سنٹر جماعت کی طاقت کا ثبوت ہے کہ جب اس جماعت کے لوگ کوئی کام کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں تو وہ اپنا مقصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ طاہر ہال کی تعمیر اس زمین پر دوسری سہولیات کی ترقی کا بھی ذریعہ ہے۔ جیسا کہ ملک لال خان صاحب اور اس کمیونٹی کے دیگر راہنما پیس ویلج کے رہائشیوں کی ضروریات کو بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ آپ کی پیس ویلج کی خواب ہمارے لئے بھی سبق آموز ہے اور میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ اس خواب کو تعبیر دینے کے لئے آپ نے میپل کا علاقہ چنا ہے۔ مجھے امید ہے ہم اپنے کاموں کو اسی طرح جاری رکھیں گے اور حضور انور جلد ایک بار پھر ہم سب میں دوبارہ تشریف فرما ہوں گے۔

☆ Doug White، میئر آف بریڈفورڈ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ بریڈفورڈ ویسٹ Gwillimbury شہر کے کونسلر راج ساندھو کی معیت میں آج اس تقریب میں شامل ہونے پر مجھے فخر ہے۔

میں آپ کو دو سال پیچھے لے جانا چاہتا ہوں۔ جب میرے شہر میں مسجد جیسی خوبصورت سہولت موجود نہ تھی اور نہ ہی احمدیوں کی زیادہ تعداد تھی۔ پھر مجھے آپ کی جماعت کے لوگ ملے اور مجھے مسجد کی تعمیر کا منصوبہ بتایا اور اب ہمارے پاس آپ کی جماعت کے 40 خاندان ہیں جو کہ اس شہر کو اپنا شہر سمجھتے ہیں۔ امید ہے اس سال کے آخر میں ان کی تعداد 80 ہو جائے گی اور مجھے فخر ہے کہ اب اس شہر میں ہمارے پاس مسجد موجود ہے اور جس طرح پہلے بات ہو چکی ہے مستقبل قریب میں مزید بڑے منصوبہ جات بھی ہیں۔ میں حضور انور کو احمدیہ جماعت کے ساتھ مکمل تعاون کرنے کی یقین دہانی کرواتا ہوں۔

اتوار کے روز میں نے Sorbara کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یہ ایک ایسا باغ ہے جس کی ابتدا ایک بیج سے ہوئی تھی اور اس کے بعد بے انتہا کوششوں اور مضبوط ارادوں کے ساتھ پایہ تکمیل کو پہنچا اور آج یہ خوبصورت عمارت اور آپ لوگوں کا اتنا بڑا ہجوم دیکھ کر میرے دل میں بھی خواب اجاگر ہو رہا ہے کہ میں بھی احمدیہ کمیونٹی کے ساتھ مل کر اسی طرح کی خوبصورت عمارت اپنے شہر میں بناؤں۔

میں حضور انور کی خدمت میں اپنے شہر بریڈفورڈ ویسٹ Gwillimbury کا محل وقوع عرض کر دیتا ہوں۔ ہائی وے پر جائیں تو Holland Marsh کے نام سے کالے رنگ کی زمین نظر آتی ہے اور یہ زمین اگر پورے ملک کی نہیں تو کم از کم اس صوبہ کی سب سے زرخیز زمین ہے اور مجھے امید ہے کہ حضور انور کو ایگریکلچر کا شوق رکھنے کی وجہ سے یہ زمین پسند آئے گی۔ پس اسی جگہ سے ہمارے شہر کی حدود شروع ہو جاتی ہیں۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ میرے شہر بریڈفورڈ کی زمین پر بھی اسی طرز پر احمدیہ جماعت کا خوبصورت باغ پھلتا پھولتا نظر آئے گا۔

آخر میں مَیں آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

☆ بعد ازاں کینیڈا کی لبرل پارٹی کے راہنما Hon. Bob Rae نے خطاب کیا اور کہا:

خواتین و حضرات! آج یہاں پر موجود ہونا میرے لئے باعث فخر ہے۔ کاش میں یہاں پر سیدھا چھٹیاں گزار کر آ رہا ہوتا۔ لیکن میں کیلگری میں تھا جہاں بھگدڑ مچی ہوتی ہے۔ ہر وقت کام ہی کام ہوتا ہے۔ پھر میں میکمری فورٹ (McMurray Fort) چلا گیا۔ وہاں میں نے تین دن گزارے اور وہاں سے سیدھا آپ کے پاس آ رہا ہوں۔ بہرحال یہاں آپ کے پاس اور اپنے ساتھیوں جس میں ''جوڈی'' (Judy) اور ''کرسٹی'' (Kirsty) اور ''لبرل پارٹی'' کے بعض دیگر ممبرز بھی شامل ہیں، ان کے پاس موجود ہونا میرے لئے عزت کا باعث ہے۔

حضور! آپ کو ایک مرتبہ پھر اپنے درمیان پا کر ہمیں فخر ہے اور یہاں پر ہونے والے تعمیراتی کام پر بھی مجھے فخر ہے۔

احمدیہ کمیونٹی کا پیغام اُن کا نہیں بلکہ کینیڈا کا پیغام ہے۔ محبت، ہم آہنگی اور مذہبی رواداری جیسی اقدار کینیڈا کا دل ہیں اور یہ اقدار جماعت کے بنیادی عقائد اور منشور کا بھی حصہ ہیں۔

نیز ہم خوشی کی اس تقریب میں جماعت کے ان افراد کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہیں جن کو دنیا کے مختلف ممالک میں ایک عرصہ سے ظلم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ہم ہمیشہ ان کا دفاع کریں گے۔ ہم ایسی دنیا کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھیں گے جو کہ ہر رنگ کی کمیونٹی کو جگہ دیتے ہوئے بردباری اور تحمل کا گہوارہ ہو۔ پس میں آخر میں ایک مرتبہ پھر حضور سے کہوں گا کہ آپ کی کینیڈا میں دوبارہ تشریف آوری ہمارے لئے باعث فخر ہے اور ہمیں فخر ہے کہ ہمارے ملک میں احمدیہ مسلم کمیونٹی آباد ہے۔

☆ اس کے بعد Maurizio Bevilacqua جو کہ وان کے میئر ہیں نے کہا:

آج رات ہم ایک ایسی کمیونٹی کی تقریب میں ہیں جو نہ صرف منہ سے باتیں کرتی ہے بلکہ جو ان کے دلوں میں ہے اس کے عملی اظہار کی بھی پوری قابلیت رکھتی ہے۔ آج رات ہمیں خلیفۃ المسیح الرابع جن کے نام پر اس ہال کا نام رکھا گیا ہے کو بھی عزت و احترام کے ساتھ یاد رکھنا چاہئے اور ایسے لوگوں کی جنہوں نے اپنے آپ کو انسانیت کی فلاح کے لئے پیش کیا ہے عزت کرنا بہت ضروری ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ قول کے ساتھ فعل کا ہونا ضروری ہے۔ احمدیہ کمیونٹی وہ کمیونٹی ہے جو اپنے خیالات کو بڑے واضح انداز میں پیش کرتی ہے۔ امن، انسانیت اور ہم آہنگی جیسی اعلیٰ اقدار میں رچی بسی یہ کمیونٹی آپ کو بتاتی ہے کہ انسانیت کیا چیز ہے؟

حضور! اس کمیونٹی کے لوگ اس شہر میں موجود 3 لاکھ لوگوں کے ہاتھ سے ہاتھ ملا کر کام کرتے ہیں اور اس کی ترقی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اسی طرح عظیم معاشرے اور عظیم شہر وجود میں آتے ہیں۔ اچھائی سے اچھائی نکلتی ہے۔ پیار اور محبت سے عظیم معاشرہ دیکھنے کو ملتا ہے۔

آپ کی جماعت نہ صرف اس شہر میں بلکہ پورے ملک میں اس قوم کی فلاح کے لئے اپنا کردار ادا کر رہی ہے اور اس سے بڑھ کر ہمارے لئے کیا انعام ہو سکتا ہے؟

میں ذاتی طور پر یقین رکھتا ہوں کہ ایک دوسرے کی مدد کرنے سے زیادہ اہم کوئی چیز نہیں۔ ہمیں پیس ویلج بنانا ہو، وان کے لئے ہسپتال تعمیر کرنا ہو، ہسپتال کے لئے خون کے عطیات لینے ہوں، یا پھر بین المذاہب ہم آہنگی پیدا کرنی ہو جماعت احمدیہ ہمیشہ آگے ہوتی ہے۔

پس میں اس شہر کے تین لاکھ لوگوں کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ آپ کی جماعت کینیڈا کے شہریوں کے لئے ایک عملی نمونہ ہے۔ آپ کے دلوں میں ہمدردی ہے، آپ معاشرہ کو مستحکم اور شفاف بنانے کے لئے آگے آگے ہیں۔

پس آج اس خوشی کی تقریب کے موقع پر ہمیں اس جماعت کی خدمات کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ جماعت حقیقت میں کینیڈا کی عکاسی کرتی ہے۔ اس جماعت نے ہمیشہ اور ہر جگہ بہترین کام کیا ہے۔

مہمانوں کے مختصر خطابات کے بعد آٹھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب سے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

تشہد اور تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

فرمایا:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو اور آپ سب اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بنیں۔

سب سے پہلے مَیں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو ہماری دعوت قبول کرتے ہوئے آج یہاں تشریف لائے ہیں۔ مجھے یہاں یہ واضح کرنا چاہئے کہ جہاں ایک طرف شکریہ ادا کرنا اخلاقی روایت ہے وہاں ایک سچے مسلمان کے لئے شکریہ ادا کرنا ایک مذہبی فریضہ بھی ہے۔ کیونکہ بانیٔ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی ہے کہ دوسروں کی طرف سے کی گئی اچھائی اور نیکی کا ہمیشہ شکر گزار ہونا چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ ایک شخص جو اپنے ساتھی کا شکر ادا نہیں کرتا وہ دراصل خدا تعالیٰ کی بھی ناقدری کرتا ہے۔ یقیناً اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے میں آپ لوگوں کا دلی شکریہ ادا کر کے خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ یقیناً ایک مذہبی جماعت کے سربراہ کے طور پر یہ بہت بڑی کوتاہی ہوگی کہ اگر میں اعلیٰ اخلاقی قدروں کا لحاظ نہ کروں جن کو حاصل کرنے کے لئے میں احبابِ جماعت کو نصیحت کرتا رہتا ہوں۔ کیونکہ اخلاقی خوبیوں کا اظہار ہی قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔

آپ سے ان شکریہ کے الفاظ کے ساتھ ہی میں خدا تعالیٰ کا بھی بے حد شکر گزار ہوں کہ اس نے ہماری جماعت کے ممبران کو اس خوبصورت نئے ہال جس کا نام طاہر ہال ہے اور جہاں ہم آج جمع ہیں، تعمیر کرنے کی توفیق دی۔ معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہنا اور مہمان نوازی کرنا ہمارے لئے یقیناً نہایت خوشی کا باعث ہے۔ یہ جان کر خدا تعالیٰ کے لئے میرے شکر کے جذبات مزید بڑھ گئے ہیں کہ اس ہال کی تعمیر کے لئے قلیل وقت میں ہماری جماعت کے افراد نے انفرادی سطح پر کس طرح عظیم قربانیاں پیش کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب انسان خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو مزید نوازتا ہے۔ پس احمدیہ مسلم جماعت اسی روح اور نیت سے قربانیاں کرتی ہے اور شکر ادا کرتی ہے۔ میں آپ کی حکومت کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس کے ایک ادارے نے بھی اس منصوبے کے لئے خطیر مالی معاونت کرنے کی پیش کش کی تھی۔ اور یقیناً آغاز میں اس سے فائدہ ہوا۔ تاہم اس خوش آئند قدم کو سراہتے ہوئے ہم نے یہ تمام رقم حکومت کو واپس کر دی اور یہ ارادہ کیا کہ ہماری جماعت کے افراد اس منصوبے پر آنے والے تمام اخراجات خود برداشت کریں گے اور پھر ایسے ہی ہوا۔ حکومت کو یہ رقم واپس کرنے میں ہماری نیت یہ تھی کہ یہی رقم کسی ایسے منصوبے پر خرچ کی جائے جہاں اس کی زیادہ ضرورت ہو۔ اس فیصلہ کی دو وجوہات ہیں۔

پہلی تو یہ کہ ہمیشہ سے جماعت کی یہ خواہش اور یقین ہے کہ متعدد جماعتی منصوبہ جات کے لئے تمام تر اخراجات احباب جماعت خود فراہم کریں گے۔ تاہم اس کے ساتھ ساتھ ہم خالصتاً یہ چاہتے ہیں کہ ہم حکومت پر کوئی بوجھ نہ بنیں بلکہ اپنے اموال بھی اس نیت سے بچائیں کہ وہ قومی ترقی اور دیگر منصوبہ جات پر خرچ ہوں جس سے ملکی خدمت بجالائی جا سکے۔ یہ اس بات کی ایک مثال ہے کہ احمدی اپنے ملک سے کتنی محبت کرتے ہیں۔ یقیناً جو احمدی مسلمان یہاں رہائش پذیر ہیں ان کی صرف اور صرف یہی خواہش ہے کہ یہ عظیم ملک ترقی کرے۔ یہاں میں یہ بھی بیان کرنا چاہتا ہوں کہ اگرچہ یہ ہال کلیۃً جماعتی اموال سے بنا ہے لیکن جہاں یہ احمدیہ مسلم جماعت کے زیر استعمال رہے گا وہاں ہماری لوکل جماعتی انتظامیہ کی وضع کردہ شرائط پر غیر احمدیوں کو بھی ان کی تقریبات اور اجلاسات کے لئے دیا جائے گا۔

مختصر یہ کہ، ہم یقیناً اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں جس نے ہمیں اس علاقہ میں اتنی بڑی سہولت فراہم کی ہے اور جیسا کہ ہمارے بہت سے مہمان مقررین اور معزز مہمانوں نے کہا ہے، بلاشبہ یہ عمارت لوکل علاقہ کے لئے بھی ایک مثبت اور خوبصورت اضافہ ہے۔ جیسا کہ مَیں دیکھ رہا ہوں، مختلف مذاہب، قومیتوں وغیرہ سے تعلق رکھنے والے افراد میرے سامنے تشریف رکھتے ہیں، اسے دیکھتے ہوئے میں اپنے دلی اور پر خلوص محبت کے جذبات بیان کئے بغیر نہیں رہ سکتا جو میرے دل میں کینیڈا ملک کے لئے ہیں۔

کینیڈا ایک بڑا ملک ہے جو وسیع طول و عرض پر پھیلا ہوا ہے اور اسی طرح کینیڈین لوگوں کی برداشت اور باہمی احترام کا معیار بھی بہت وسیع اور مثالی ہے۔ اس قوم کے ابتدائی بانیان اور باسیوں نے بعد میں آنے والوں کے لئے ہمیشہ اپنے ملک کے دروازے کھلے رکھ کر یقیناً وسعت نظری اور برداشت کے انتہائی اعلیٰ معیار قائم کئے ہیں۔

کشادہ دلی کی اس روح نے اس قوم میں ایک عظیم وحدت پیدا کر دی ہے باوجود اس کے کہ اس ملک کے شہری دنیا کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ کینیڈا نے مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے افراد کو باہم یکجا کر کے ایک متحد قوم بنا دیا ہے۔ یہ بہت واضح ہے کہ مختلف نسلوں، مذاہب اور ثقافتوں سے تعلق رکھنے کے باوجود کینیڈا کے شہری کینیڈین ہونے پر فخر کرتے ہیں۔ مختلف مذاہب اور قوموں سے تعلق رکھنے والے افراد ایک دوسرے کو قبول کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مکمل ہم آہنگی سے زندگیاں گزار رہے ہیں۔ یقیناً یہ کینیڈا کا بہت بڑا امتیاز ہے۔ اسی ہم آہنگ معاشرے کی وجہ سے ہی مجھ سے پہلے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے کینیڈا کے لئے تعریفی کلمات کہتے ہوئے کہا تھا کہ:

"The whole world becomes Canada and Canada becomes the whole world."

ہم دیکھتے ہیں کہ کشادہ دلی کی یہ روح اور دوسروں کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنے کی خواہش یہاں کثرت سے پائی جاتی ہے اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ تمام افراد یہاں قبول کئے جاتے ہیں اور معاشرہ کا حصہ بن جاتے ہیں۔ اردو زبان میں ایک محاورہ ہے جو کہ زمین اور پانی کے لئے عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے، یہ دراصل ایک قیاس ہے، اس کا مفہوم یہ ہے کہ جہاں کے لوگ اچھے ہوتے ہیں وہاں کا پانی اور زمین بھی لازماً اچھی ہوتی ہے۔ لیکن جہاں کے لوگ بُرے ہوتے ہیں تو وہاں ضرور زمین اور پانی میں بھی نقائص ہوتے ہیں۔ اس لئے میں بغیر کسی تردد کے کہہ سکتا ہوں کہ کینیڈا کے پانی اور زمین میں اعلیٰ اخلاقی اقدار اور وفا ہے۔ تاہم یہ اس ملک کے شہریوں کی ذمہ داری ہے کہ ان خصوصیات اور امتیاز کو مرنے نہ دیں کیونکہ یہی وہ خصوصیات ہیں جو آپ کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہیں۔ اور یقیناً مستقبل میں آپ دیکھ لیں گے کہ یہ خصوصیات آپ کو ہمیشہ کے لئے نفع دیتی رہیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے اب بھی یاد ہے کہ جب میں پہلی دفعہ 2004ء میں کینیڈا آیا تو ایئر پورٹ پر بہت سے سیاستدان اور حکومت کے افراد موجود تھے جو مجھے اس ملک میں خوش آمدید کہنے آئے تھے۔ جب میں نے یہ دیکھا تو میں انتہائی خوش ہوا اور کافی حیران بھی ہوا اور مجھے ایسا لگا کہ جیسے میں اپنے ہی ملک میں آ گیا ہوں اور وہ میرے اپنے ہی بھائی بہنیں ہیں جو مجھے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ یہ تمام مناظر دیکھ کر بخوشی میرا اس بات پر یقین پختہ ہو گیا ہے کہ کینیڈا میں احمدی مسلمانوں نے اس ملک کے لوگوں سے یا مجھے یہ کہنا چاہئے کہ اپنے ہم وطنوں سے دوستیاں اور تعلقات قائم کرنے میں کافی کوشش کی ہے۔ اس نے اس بات کو ثابت کر دیا کہ احمدی اپنی ہی جماعت میں نہیں چھپے بیٹھے بلکہ درحقیقت کینیڈین معاشرہ میں گھل مل گئے ہیں اور اس معاشرہ

کا حصہ بن گئے ہیں۔ اس نے یہ ثابت کیا کہ احمدی تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والوں اور ہر قسم کے نظریات کے حامل لوگوں سے قریبی تعلق میں ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ احمدی جو یہاں رہتے ہیں وہ کینیڈین معاشرہ کا فعال حصہ بن چکے ہیں اور قومی ترقی میں ہر طرح کی مدد اور معاونت کے لئے ہر پل تیار ہیں۔ کینیڈا کے متعدد دورہ جات کے ذریعہ میں نے بھی یہاں بہت سے لوگوں سے مضبوط ذاتی تعلق اور دوستی قائم کی ہے۔

تاہم مجھے یہ کہنا چاہئے کہ ان مضبوط تعلقات کو قائم کرنے کے لئے کینیڈین لوگوں نے ہی پہلا قدم اٹھایا ہے۔ میرے جتنے بھی یہاں دوست موجود ہیں ان میں سے ایک دوست خاص طور پر ایسے ہیں کہ ان کا الگ سے ذکر کیا جائے کیونکہ انہوں نے ہمیشہ میری طرف پُر خلوص اور گہری دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے اور وہ Jason Kenney ہیں جو کہ کینیڈا کے وزیر برائے سیٹیزن شپ، امیگریشن اور ملٹی کلچرل ازم ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تقریباً دو سال قبل 28 مئی 2010ء لاہور پاکستان میں ہماری دو مساجد پر جمعہ کی نماز کے دوران دہشت گردوں نے وحشیانہ حملہ کیا۔ اس دن 86 احمدی بڑے دردناک طریق پر شہید کیے گئے اور 200 سے زائد زخمی ہوئے۔ ان میں سے بعض شدید زخمی ہوئے۔ اس شدید صدمہ میں ان تمام افراد میں سے جو ہم سے آشنا تھے اور جنہوں نے ہمدردی کا اظہار کیا، پہلا شخص Jason Kenney تھے۔

چند دن بعد ہی انہوں نے مجھے لندن میں فون کر کے دلی طور پر اظہارِ ہمدردی کیا۔ ان دونوں مواقع پر ان کی طرف سے حسن سلوک کو ہماری جماعت نے بہت سراہا۔ پھر جب مَیں نے کیلگری میں پہلی مسجد کا 2008ء میں افتتاح کیا تو انہوں نے اپنی دوستی کا اظہار کیا۔ میں کینیڈا کے وزیر اعظم Stephen Harper کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ وہ بھی کیلگری میں مسجد کے افتتاح کے موقع پر شرکت کرنے کے لئے اپنا قیمتی وقت نکال کر آئے۔

وزیر اعظم نے ایک انٹرنیشنل کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے جاپان جانا تھا، لیکن اس کے باوجود بھی انہوں نے مسجد کے افتتاح پر شرکت کی۔ یہ محبت بھری کوششیں ظاہر کرتی ہیں کہ اعلیٰ اخلاقی اقدار کو حاصل کرنے میں اور دوستی کے ہاتھ بڑھانے میں کینیڈا کی حکومت پیش پیش ہے۔ اسی طرح دوسرے متعدد سیاستدان ہیں جو کہ حزبِ اقتدار میں تو نہیں لیکن انہوں نے بھی ایسے ہی اعلیٰ اخلاص کے نمونے دکھائے ہیں۔ جیسا کہ Judy Sgro اور پارٹی کے صدر Bob Rae۔ یہ بھی جماعت سے بہت اچھے تعلقات اور احترام کا تعلق رکھتے ہیں۔ کینیڈا میں بسنے والے احمدی مسلمانوں کی تعداد اتنی زیادہ نہیں ہے۔ لہٰذا یہ دوستانہ تعلقات اور اخلاقی برتاؤ ووٹ یا سیاسی برتری حاصل کرنے کے لئے تو نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ اس وجہ سے ہے کہ یہاں اعلیٰ انسانی اقدار کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ اسی ضمن میں اپنے 2008ء کے دورہ کے دوران میں کیلگری کے سابق میئر David 'Dave' Thomas Bronconnier کے اعلیٰ اخلاق سے بہت متاثر ہوا تھا۔ انہوں نے یقیناً مجھے کھلے دل سے خوش آمدید کہا اور بہت مہمان نواز تھے۔ میں کینیڈا کے اپنے گزشتہ دورہ جات میں عام عوام میں سے بھی بہت سے لوگوں سے ملا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس ملک کے اعلیٰ اخلاقی معیار اس کے ہر طبقہ میں ہر سطح پر موجود ہیں۔

قبل ازیں اسی سال کینیڈا کے وزیر خارجہ John Baird نے یوکے کا دورہ کیا تھا اور مجھے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ اس لئے انہوں نے لندن میں ہمارے مرکز کا دورہ کیا اور ملاقات کے دوران میں یہ بات جان کر بہت خوش ہوا کہ کینیڈا کی حکومت مذہبی آزادی کے لئے ایک دفتر قائم کر رہی ہے۔ یقیناً یہ ایک انتہائی اہم قدم ہے اور دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے اس کی اشد ضرورت ہے۔ مذہبی آزادی کا معاملہ صرف ان لوگوں کے لئے ضروری نہیں ہے جو کسی مذہب یا مسلک سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے اور اعلیٰ اخلاقی معیار حاصل کرنے کے لئے بہت ضروری ہے کہ تمام لوگ اس اہم معاملہ کی فکر کریں چاہے اس کا تعلق کسی بھی مذہب سے نہ ہو یا خدا پر یقین نہ رکھتے ہوں۔ جب کسی مذہب کا پیروکار کسی غلط خیال کا اظہار کرتا ہے یا کسی دوسرے مذہب کے بارے میں ایسے اعتراضات کرتا ہے جن کی کوئی بنیاد نہیں ہوتی تو اس سے بے چینی اور بے سکونی پیدا ہوتی ہے۔

اسی طرح جب دہریہ یا لادین لوگ مذہب کے بارے میں بے جا تنقید کرتے ہیں اور مذہب یا مذہبی طور طریقوں پر کلیۃً پابندی لگا دینے کی بات کرتے ہیں تو ایسے اقدام بھی معاشرتی ہم آہنگی کو تباہ کرتے ہیں کیونکہ ایسے عمل بے چینی پھیلانے کا باعث بنتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ یہ خطرات اور پریشانیاں بڑھتی جاتی ہیں اور ایسے اعمال معاشرہ کے امن پر بُرا اثر ڈالتے ہیں حتیٰ کہ کلی طور پر امن تباہ کر کے رکھ دیتے ہیں۔

آج کل کے دور میں ہمیں دنیا میں دکھ اور بحران کو بڑھانا نہیں چاہئے اور ہمیں تعصّبات اور بے سکونی کو پھیلانا نہیں چاہئے۔ بلکہ اس کے برخلاف وقت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ایسی کوششیں کریں جن سے امن، محبت اور مفاہمت کو فروغ ملے اور چاہئے کہ ہم دوسروں کے احساسات و جذبات کا خیال رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام دوسروں کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنے کے متعلق ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے؟ اس حوالہ سے میں کچھ بیان کروں گا۔ تاہم یہ بیان کرنے سے قبل میں آپ پر ایک چیز واضح کرنا چاہتا ہوں جس سے آپ کو اسلام کی خوبصورت تعلیمات کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ اسلامی تعلیمات کا ملخص اور بنیاد ''اللہ تعالیٰ کی وحدانیت'' ہے اور درحقیقت اسلام کی بنیاد اسی اصول پر وضع کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جو اس کا شریک ٹھہراتا ہے بد اور گنہگار قرار دیا ہے۔ بتوں کی پوجا کرنے کی سختی کے ساتھ ممانعت کی گئی ہے اور اسے گناہِ کبیرہ قرار دیا گیا ہے۔ تاہم ان ساری باتوں کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو قرآنِ کریم میں حکم دیا ہے کہ وہ دوسرے لوگوں کے بتوں کو گالی نہ دیں یا برا بھلا نہ کہیں۔ کیونکہ اگر مسلمان دوسروں کے خداؤں کو گالی دیں گے تو اس کے جواب میں ان میں بھی ایک ردعمل پیدا ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کو بُرا بھلا کہیں گے۔ اس کا طبعی نتیجہ یہی نکلے گا کہ اُن کی یہ بات مسلمانوں کیلئے دکھ اور تکلیف کا باعث ہوگی۔ اور جب مسلمان اس بات کا بدلہ لیں گے یا کوئی منفی ردعمل ظاہر کریں گے تو اس سے معاشرہ کا امن تباہ ہو کر رہ جائے گا۔ اسی لئے مسلمانوں کو نصیحت کی گئی ہے کہ دنیا کے امن کی خاطر وہ ایسی محفلوں میں نہ جائیں جہاں تکلیف دہ اور انصاف سے مبرّا باتیں کی جاتی ہوں۔ پس یہ اسلام کی خوبصورت اور پُر امن تعلیمات ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب مَیں اسلام کا ایک اور خوبصورت پہلو بیان کرتا ہوں۔ اسلامی تعلیمات کو پھیلانا اور ان کی تبلیغ کرنا یقیناً ہر مسلمان کا فرض ہے۔ مگر قرآن کریم نے حکم دیا ہے کہ جب اسلام کا پیغام دیا جا رہا ہو تو ضروری ہے کہ یہ پیغام نرمی اور شفقت سے دیا جائے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ نرمی اور شفقت کیساتھ کلام کریں تا اُن کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام مذاہب کو آپس کے اختلافات ختم کرنے کے لئے ایک طریق کی طرف بلاتے ہوئے فرمایا کہ لوگوں کو چاہئے وہ ایسی بات کی طرف آئیں جس پر سب متفق ہیں اور یہ بات خدا تعالیٰ کی عبادت ہے۔

ہم احمدی مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ تمام مذاہب سچے ہیں اور خدا تعالیٰ کے پیغمبر ایک ہی بنیادی تعلیم لے کر آئے ہیں۔ اوّل یہ کہ

بنی نوع انسان خدا تعالیٰ کی عبادت کرے۔ اور دوسرا یہ کہ تمام لوگ ایک دوسرے کے ساتھ پیار اور محبت سے رہیں۔ اس لئے جب بھی آپس میں مل بیٹھنے کا کوئی موقع پیدا ہو تو تمام مذاہب کے پیروکاروں کو یہ سنہری اصول ذہن میں رکھنے چاہئیں۔ اگر یہ اصول اختیار کرلئے جائیں تو کبھی بھی دشمنیاں اور نفرت پیدا نہیں ہوگی۔ خدا تعالیٰ نے بڑے واضح انداز میں مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ''دین میں کوئی جبر نہیں ہے''۔ پس جب دین میں کوئی جبر نہیں ہے تو قطع نظر مذہبی عقائد کے ایک دوسرے کے قریب آنے اور اعلیٰ انسانی اقدار کے حامل باہمی تعلقات استوار کرنے میں کوئی چیز روک نہیں بنی چاہئے۔ یہ اسلامی تعلیمات کے چند ایک پہلو ہیں جو میں نے آپ کے سامنے رکھے ہیں۔ آپ دیکھیں اور غور کریں کہ اسلام کس طرح تمام لوگوں کے جذبات و احساسات کا خیال رکھتا ہے اور کس طرح مذہب کی اہمیت بیان کرتا ہے اور کس طرح خدا تعالیٰ کے مقام کو واضح کرتا ہے۔ نیز کس طرح اعلیٰ اخلاقی اقدار پر مبنی باہمی تعلقات کو استوار کرنے کا طریق بیان کیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک اور اہم بات بھی کہنا چاہوں گا کہ یاد رکھیں کہ کسی معاشرے، ملک یا پھر دنیا کا امن صرف ناانصافی کی وجہ سے تباہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ آپ کی کسی قوم کے ساتھ دشمنی یا کسی قوم کے لئے ناپسندیدگی آپ کو اس قوم کے ساتھ ناانصافی کرنے پر آمادہ نہ کرے۔ بلکہ ضروری ہے کہ آپ ہر حال میں ہمیشہ انصاف کا برتاؤ رکھیں کیونکہ یہ بات نیکی اور تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ تقویٰ اختیار کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ یہ بات جو میں نے ابھی کہی ہے وہ دنیا میں امن قائم کرنے کیلئے ایک اعلیٰ مثال ہے۔ کیونکہ ان لوگوں کے ساتھ تعلق رکھنا بہت آسان ہوتا ہے جن کے ساتھ آپ کی دشمنی نہ ہو یا جن کے خلاف آپ کے دل میں کوئی کینہ نہ ہو۔ لیکن قرآنِ کریم تو کہتا ہے ان کے علاوہ ان لوگوں کے بھی بلا استثناء تمام حقوق ادا کریں جن کی آپ سے دشمنی ہے یا جنہیں آپ ناپسند کرتے ہیں۔ یعنی مجسم انصاف کی بدولت ہی نفرت محبت اور دوستی میں بدل سکتی ہے۔ اس لئے آپ کی ایمانداری اور انصاف پسندی دنیا میں قیامِ امن کے لئے ایک اہم ذریعہ ثابت ہوسکتی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کا ماٹو اور نعرہ 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' بھی یہی تعلیم دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ان لوگوں کی طرف بھی دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں جو ہماری مخالفت کرتے ہیں یا ہم سے دشمنی رکھے ہوئے ہیں۔

یہاں انتہائی افسوس کے ساتھ مجھے کہنا پڑ رہا ہے کہ بعض اوقات کچھ لوگ اپنے ذاتی مفادات کی خاطر جماعت کے خلاف نفرت پھیلاتے ہیں۔ احمدی اس چیز کا نشانہ بنتے رہتے ہیں لیکن ہم ہمیشہ ایسے مظالم صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کرتے ہیں۔ تاہم ایک سطح پر جا کر یہ چیز قوم کے مستقبل کے لئے خطرناک ثابت ہوسکتی ہے۔ گو کہ یہ دور دراز کے چھوٹے علاقوں میں ہے لیکن پھر بھی میں نے بعض واقعات سنے ہیں۔ اس لئے اِس ملک میں موجود اعلیٰ اخلاقی اقدار کی خوبصورتی برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ تمام پارٹیاں ہر قسم کے تنزل کو روکنے کے لئے مل بیٹھ کر کام کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک اور بات جس کی طرف میں بالخصوص حکومت کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ ممکن ہے حکومت کی بعض پالیسیوں اور سکیموں سے فائدہ اُٹھانے کے بہانے بعض شدت پسند عناصر اس ملک میں داخل ہو جائیں۔ اس لئے مستقبل میں امیگریشن یا سرمایہ کاری وغیرہ کے متعلق فیصلے کرتے وقت پالیسی بنانے والوں کو اس خطرہ کو بھی پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب کبھی مالی بحران آتا ہے تو عوام کی مالی مشکلات اور ملک میں کام کرنے یا سرمایہ کاری کرنے کی خاطر آنے والے لوگ اخلاقی اقدار کی گراوٹ کا باعث بنتے ہیں۔ بالخصوص وہ سرمایہ کاری جس کا تعلق غیر مناسب مذہبی سرگرمیوں سے ہو باعثِ فکر ہے۔ عالمی سطح پر پیدا ہونے والا مالی بحران دنیا کے ہر حصہ کو متاثر کر رہا ہے۔ اور کینیڈا بھی اس وجہ سے کسی حد تک متاثر ہوا ہے۔ اسی لئے میں آپ کو اس طرف توجہ دلا رہا ہوں کیونکہ حکومت کو احتیاط اور دور اندیشی سے کام لینا چاہئے۔ اور اپنے لوگوں کی تشویش اور تحفظات دور کرنے کیلئے پوری کوشش کرنی چاہئے۔ یہ بہت ضروری ہے کیونکہ ایسے تحفظات بے چینی کا باعث بنتے ہیں جو کہ پھر دوسروں کے بارے میں بُرا بھلا سوچنے اور الزام تراشیوں پر مجبور کردیتے ہیں۔ اگر اس قسم کے بغض و عناد کو بڑھنے دیا گیا تو معاشرہ کا امن تباہ ہو جائے گا۔

تمام دنیا کو کینیڈا میں بدلنے کے لئے ہمیں ہر قسم کی شدت پسندی اور تمام شدت پسند عناصر پر گہری نظر رکھنا ہوگی۔ لہٰذا ان لوگوں پر گہری نظر رکھنے کی ضرورت ہے جو کہ کاروباری یا سرمایہ کاری کے نقطہ نظر سے ملک میں آرہے ہیں۔ آپ سب لوگ اپنے اپنے دائرہ کار میں موجود حکمران طبقہ تک یہ بات لازمی پہنچائیں۔

اگرچہ کینیڈا ابھی دنیا کے ان ممالک سے کافی دور ہے جہاں نقصِ امن اور ہڑتالیں وغیرہ شروع ہوچکی ہیں لیکن پھر بھی کینیڈا عالمی سطح پر معاہدات کروانے والا ملک ہے اور اس کا شمار دنیا کی ان بڑی طاقتوں میں ہے جو کہ ہم آہنگی پیدا کرنے اور امن کے قیام کیلئے کوشاں ہیں۔ بلاشبہ وہ ممالک جو شدت پسندی پھیلانے پر مصر ہیں وہ ان تمام ممالک کو نشانہ بنا سکتے ہیں جو عالمی معاہدات کروانے میں ثالثی کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یاد رکھیں! کینیڈا کی دوسری عالمی جنگ میں بھرپور شرکت نہ ہونے کے باوجود بھی 45 ہزار کینیڈین مارے گئے تھے اور آج کل کینیڈا عالمی معاملات میں پہلے کی نسبت کافی سرگرم ہے۔ اس لئے اس میں کوئی شک نہیں کہ شدت پسندانہ نظریات رکھنے والوں کی نظریں اس ملک پر بھی ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ دہشت گردی کا کوئی بڑا حملہ کریں گے۔ بلکہ ممکن ہے کہ وہ خفیہ طریق پر ملک کے اندر داخل ہو کر اپنے نفرت آمیز نظریات کو فروغ دیں۔ اور کاروبار اور سرمایہ کاری کو بہانہ بنا کر اس ملک میں داخل ہونا قدرے آسان معلوم ہوتا ہے۔

جہاں تک احمدیہ مسلم جماعت کا تعلق ہے تو ہم اسلام کی حقیقی اور سچی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں جن میں سے چند ایک کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ ہم مسیح موعود و مہدی علیہ السلام کو ماننے والے ہیں جو کہ ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیمات سے روشناس کروانے آئے تھے۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے ہمیں بتلایا ہے کہ انہیں انسان کو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے اور انسان کو ایک خدا کی عبادت کروانے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ مزید یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ تمام مذہبی جنگوں کے خاتمہ کیلئے آئے ہیں اور وہ وقت جب مذہب کے نام پر جنگیں لڑی جاتی تھیں جاتا رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آنے کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ لوگ حقوق العباد کی ادائیگی کریں۔ یعنی لوگوں کو ایک دوسرے پر واجب حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے کے لئے بھی بھیجے گئے تھے تا باہمی پیار، محبت اور بھائی چارہ کا ماحول پیدا ہو سکے، اور دنیا میں امن کا قیام ہو۔ احمدیہ مسلم جماعت نے ہمیشہ اسی مشن کو آگے بڑھانے اور ان تعلیمات کو ساری دنیا میں پھیلانے کی کوشش کی ہے اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ اور احباب جماعت ان مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش میں مسلسل قربانیاں بھی دے رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے حال ہی میں پوپ بینیڈکٹ کو ایک خط لکھا تھا جس میں ان کو بتایا تھا کہ

ایک مذہبی رہنما ہونے کی حیثیت سے انہیں دنیا میں امن کے قیام کے لئے اپنی پوری کوشش کرنی ہوگی۔ اسی طرح میں نے دنیا کے دیگر بہت سے رہنماؤں کو بھی خطوط لکھے ہیں جس میں اسرائیل کے وزیر اعظم، ایران کے صدر اور روحانی پیشوا شامل ہیں۔ میں نے چین کے وزیر اعظم، برطانیہ کے وزیر اعظم، اوباما اور آپ (کینیڈا) کے وزیر اعظم سٹیفن ہارپر کو بھی خطوط لکھے ہیں۔ میں نے ان سب رہنماؤں سے ایک ہی درخواست کی ہے کہ وہ تمام لوگوں کے مساوی حقوق ادا کرتے ہوئے اور اپنی قوم کو حقیقی انصاف کی راہ پر چلاتے ہوئے دنیا کو تباہی سے بچانے کی پوری کوشش کریں۔ میں نے ان سے گزارش کی ہے کہ وہ لوگوں کی مایوسی اور خوف کو دور کرنے کی پوری کوشش کریں تا کہ دیرپا امن کا قیام ہو سکے۔ اگر یہ کوشش نہ کی گئی تو اقوامِ متحدہ یا چند طاقتور ممالک کے اتحاد سے دنیا اس جنگ عظیم سے بچ نہیں پائے گی جس کے دہانہ پر دنیا پہلے سے ہی کھڑی ہے۔ اگر واقعی یہ جنگ ہو جاتی ہے تو ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال ہونے کے احتمال سے خالی نہ ہوگی اور ان ہتھیاروں کے بھیانک اثرات بہت بڑی تباہی کا موجب ہوں گے اور ان کا اثر کئی آنے والی نسلوں تک ہوگا۔ دوسری جنگ عظیم میں تو یہ ہتھیار صرف امریکہ کے پاس تھے اور اکثر جنگ روایتی قسم کے ہتھیاروں کے ساتھ لڑی گئی تھی۔ بہر حال اس کے باوجود 75 سے 80 ملین افراد اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے اور جب ہم آج کے دور میں دنیا پر نظر ڈالتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ بعض چھوٹے چھوٹے ممالک کے پاس بھی ایٹمی اور دیگر خوفناک ہتھیار موجود ہیں اور یہ بات بہت بڑے خدشہ کا باعث ہے۔ بالخصوص یہ دیکھتے ہوئے کہ اس قسم کے ہتھیاروں پر انتہا پسندوں کا بھی اثر و رسوخ ہے۔ اس لئے ہمیں فی الحقیقت خطرناک اور خوفناک حالات کا سامنا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو اس تباہی سے محفوظ رکھے اور کینیڈا کو بھی اس کے اثرات سے محفوظ رکھے۔

میری دعا ہے کہ ساری دنیا اپنے خالق حقیقی کو پہچان لے اور تمام لوگ انسانی اقدار کی حفاظت کرنے اور ان پر پورا اترنے والے ہوں۔ آخر میں ایک مرتبہ پھر میں آپ سب کا اس تقریب میں شمولیت کرنے پر اور میری باتیں سننے کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ آپ سب پر فضل فرمائے۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

جونہی حضور انور کا خطاب ختم ہوا۔ سارا ہال کھڑا ہو گیا اور مہمان حضرات کافی دیر تک تالیاں بجاتے رہے۔

بعد ازاں اس تقریب کے شرکاء کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس تقریب میں چار صد کے قریب جماعتی عہدیداران اور مختلف ممالک سے آئے ہوئے مہمانوں کے علاوہ ایک صد پچاس (150) کینیڈین مہمانوں نے شرکت کی۔

ان مہمانوں میں پانچ فیڈرل ممبران پارلیمنٹ، منسٹر برائے انٹرنیشنل کوآپریشن، تین سابقہ ممبر پارلیمنٹ، ایک صوبائی ممبر پارلیمنٹ منسٹر آف لیبر اینڈ سینئرز، لبرل پارٹی کے چیئرمین Hon. Bob Rae، سٹی کونسلرز، ریجنل کونسلرز، سٹی میئرز، پولیس چیف اور سکولوں کے سپرنٹنڈنٹ، ڈاکٹرز، پروفیسرز، وکلاء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔

یہ تقریب نو بج کر چالیس منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

لبرل پارٹی کے چیئرمین کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں لبرل پارٹی کے چیئرمین Hon. Bob Rae نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

Bob Rae انتہائی تجربہ کار اور ماہر سیاستدان ہیں۔ یہ صوبائی اور وفاقی سطح پر دس مرتبہ ممبر پارلیمنٹ منتخب ہو چکے ہیں اور جس الیکشن میں بھی حصہ لیا ہے اس میں ہمیشہ کامیاب ہوئے ہیں۔ موصوف اونٹاریو صوبہ کے وزیر اعلیٰ بھی رہ چکے ہیں۔ ان کو کینیڈا کی حکومت میں اعلیٰ سطح پر کام کرنے کا تجربہ ہے۔

Bob Rae نے حضور انور کو بتایا کہ میں ایک سفر پر تھا اور آج ہی واپس آیا ہوں تو سیدھا یہاں آج کی تقریب میں آ گیا ہوں۔

امیر صاحب کینیڈا نے عرض کیا کہ 1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے Bob Rae کی موجودگی میں یہ کہا تھا کہ کینیڈا ساری دنیا ہو جائے یا ساری دنیا کینیڈا بن جائے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آج میں نے بھی اپنے خطاب میں ان کی موجودگی میں اس کو دوہرایا ہے۔

موصوف نے بتایا کہ ممبر پارلیمنٹ کی حیثیت سے دنیا کے مختلف ممالک میں ہیومن رائٹس کے سلسلہ میں بہت کام کیا ہے اور اب بھی اس حوالہ سے کام ہو رہا ہے۔ موصوف کے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان میں تو مخالفت ہے ہی بلکہ اب پہلے سے بہت زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ انڈونیشیا، مصر اور اب قرغزستان میں بھی مخالفت شروع ہے۔ حضور انور نے فرمایا کینیڈا کو انتہاء پسندی پر اور جہاں حق تلفی ہو رہی ہے اس پر زیادہ توجہ دینی چاہئے۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ ہم نے یہاں جو کمیٹی بنائی ہے وہ ساری دنیا میں ہیومن رائٹس کے سلسلہ میں کام کر رہی ہے اور یہ ہماری فارن پالیسی کا حصہ ہے۔

موصوف کے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ میں یہاں ایک ہفتہ اور ہوں۔ آپ لندن آئیں تو خوش آمدید، آپ کا انتظار ہوگا۔

موصوف نے بتایا کہ سب سے قبل اگر میری کسی احمدی سے ملاقات ہوئی ہے تو وہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان تھے۔ آپ سے 1969ء میں ایک ریلیجئس اینڈ انٹرنیشنل افیئرز کانفرنس پر ملاقات ہوئی تھی۔ ہم نے اس وقت کافی کام کیا تھا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ انڈونیشیا میں ہم نہیں کہہ سکتے کہ حالات میں بہتری ہوئی ہے۔ مختلف جگہوں پر وہ حملے وغیرہ کرتے رہتے ہیں۔ اب ایک چھوٹے سے گاؤں میں مخالفین نے ہماری مسجد پر حملہ کر کے نقصان پہنچایا ہے اور لوگوں کو مارا ہے۔ تو مختلف جگہوں پر ایسے واقعات ہو رہے ہیں۔

موصوف نے کہا کہ اگر شرارتی عناصر کے اس ملک میں آنے کے حوالہ سے آپ کی جماعت کے پاس کوئی انفارمیشن ہوں تو ہمیں ضرور مطلع کریں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو انتہاء پسندی ہے وہ ہر جگہ ہو سکتی ہے اور اس کا دائرہ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

ملاقات کے آخر پر موصوف Bob Rae صاحب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ دس بجکر پندرہ منٹ پر یہ ملاقات ختم ہوئی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

12 جولائی 2012ء بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بج کر پینتالیس منٹ پر مسجد بیت الاسلام تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

نماز فجر پر بھی جاتے ہوئے اور واپس آتے ہوئے خواتین، بچے اور بچیوں کی ایک بڑی تعداد ان مختلف راستوں پر کھڑی ہوتی ہے جہاں سے حضور انور نے گزرنا ہوتا ہے۔ حضور انور کو دیکھتے ہی یہ سب اپنے ہاتھ اٹھا لیتی ہیں اور دور سے ہی السلام علیکم حضور! کی آوازیں آنی شروع ہو جاتی ہیں۔ سبھی اپنے ہاتھ ہلا کر اپنی عقیدت

اور محبت کا اظہار کرتی ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنا ہاتھ بلند کرکے ان کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔نماز فجر پر جہاں مسجد مرد حضرات سے بھری ہوتی ہے وہاں لجنہ کا حصہ بھی خواتین اور بچیوں سے بھرا ہوتا ہے۔پیس ولیج کے علاوہ بھی اردگرد کی آبادیوں سے خواتین بڑی تعداد میں نمازوں کے لئے حاضر ہوتی ہیں۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف نوعیت کے دفتری امور سرانجام دیئے۔

پروگرام کے مطابق پانچ بج کر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گیسٹ ہاؤس ''بیت العافیت'' میں تشریف لے آئے۔

منسٹر آف انٹرنیشنل کوآپریشن کی حضور انور سے ملاقات

Hon. Julian Fantino (ممبر فیڈرل پارلیمنٹ) منسٹر آف انٹرنیشنل کوآپریشن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔موصوف قبل ازیں کینیڈا کے ایسوسی ایٹ وزیر برائے قومی دفاع تھے اور بطور وزیر ریاست برائے سینئرز بھی خدمات سرانجام دی ہیں۔

امیر صاحب کینیڈا نے بتایا کہ Julian Fantino جماعت کے بہت اچھے دوست ہیں اور اس شہر وان کی طرف سے وفاقی کابینہ کے نمائندہ ہیں۔یہ ہمیشہ ہی جماعت سے ہر ممکن طریق پر تعاون اور مدد کے لئے تیار رہتے ہیں۔جب بھی ان کو جماعت کے کسی پروگرام میں بلایا جاتا ہے تو ہمیشہ کوشش کرکے شامل ہوتے ہیں۔موصوف ہیومینیٹی فرسٹ کے پروگراموں اور پراجیکٹس میں بھی مدد کرتے ہیں۔

موصوف نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے کینیڈا کے پرائم منسٹر کو حضور انور کا خط ملا تھا۔پرائم منسٹر کی طرف سے اس کا جواب دیا جانا ہے۔جواب میں تاخیر ہونے پر منسٹر موصوف نے معذرت پیش کی۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ لوگ مجھ سے خطوط کے جوابات کے بارہ میں دریافت کرتے ہیں تو میں انہیں جواب دیتا ہوں کہ مجھے امید ہے کہ کینیڈا کے پرائم منسٹر کی طرف سے جواب آئے گا۔کیونکہ ہمارے بڑے اچھے تعلقات ہیں۔منسٹر صاحب نے پھر معذرت کی۔اس پر حضور انور نے فرمایا کوئی بات نہیں۔بعض مصروفیات اور کاموں کی وجہ سے تاخیر ہوجاتی ہے۔

منسٹر نے اپنی طرف سے حضور انور کو ایک خط پیش کیا جس میں حضور انور کو کینیڈا آنے پر خوش آمدید کہا گیا تھا۔

افریقہ میں جماعتی خدمات کے حوالہ سے بات ہونے پر حضور انور نے فرمایا: ہم افریقہ میں مختلف پراجیکٹ پر کام کررہے ہیں۔تعلیمی وطبی سہولتیں مہیا کررہے ہیں۔ پینے کے لئے صاف پانی مہیا کررہے ہیں۔ہم افریقہ کے مختلف ممالک میں ریموٹ ایریا میں ماڈل ولیج بنارہے ہیں۔ایسے ہی ایک ماڈل ولیج کا افتتاح ہوچکا ہے، جس میں سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی مہیا کی گئی ہے، سٹریٹ لائٹس کا انتظام کیا گیا ہے، پینے کا پانی Tap کے ذریعہ مہیا کیا گیا ہے۔ Paved Streets بنائی گئی ہیں۔ایک کمیونٹی ہال بھی بنایا گیا ہے اور گرین ہاؤس بھی بنایا گیا ہے تاکہ گاؤں والے سبزیاں وغیرہ اگا سکیں۔ہم ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا میرے خیال میں امریکہ، کینیڈا اور بعض دوسرے ممالک میں اس قدر خوراک موجود ہے اور بڑی تعداد میں یہ خوراک ضائع بھی کردی جاتی ہے کہ اس سے غریب ممالک میں کئی ملینز لوگوں کو خوراک مہیا ہوسکتی ہے۔

موصوف نے بتایا کہ مختلف ممالک میں زلازل اور دیگر آفات کے موقع پر حکومت کینیڈا ان ممالک کی مدد کرتی ہے۔ھیٹی، پاکستان اور ساؤتھ امریکہ کے ممالک میں جو تباہیاں ہوئی ہیں ان میں ہم نے مدد کی ہے اور ہماری ٹیمیں مدد کے لئے وہاں پہنچی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ہیومینیٹی فرسٹ کو بھی اس موقع پر دنیا کے مختلف ممالک میں نمایاں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔2005ء میں جب پاکستان میں زلزلہ آیا تھا تو ہماری میڈیکل ٹیموں نے وہاں جاکر میڈیکل کیمپس آرگنائز کئے اور سکول کھولے اور چار پانچ ماہ کام کیا۔ہم نے ایک ہسپتال بھی بنایا اور وہاں Neuro Surgery Operating Theater قائم کیا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ دنیا کے جس ملک میں بھی چلے جائیں خواہ افریقہ ہو، انڈونیشیا ہو، عرب ممالک ہوں یا دوسرے ممالک ہوں ہر جگہ احمدی افراد کا ایک ہی رویہ دیکھیں گے۔افریقہ کے ریموٹ دیہاتوں میں چلے جائیں وہاں آباد احمدیوں کا بھی وہی رویہ اور کردار ہے جو آپ یہاں یا دوسرے ممالک میں دیکھ رہے ہیں اور یہ کمیونٹی کی خوبصورتی ہے۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ نے طاہر ہال کی تعمیر کے لئے دی جانے والی گرانٹ حکومت کو واپس کرکے ایک بہت بڑی مثال قائم کی ہے۔یہ ایک بہت بڑی بات ہے۔میں اس پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔

جلسہ یوکے، کے حوالہ سے بات ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ امسال جلسہ یوکے ستمبر کے شروع میں ہورہا ہے۔ہمارا یہ جلسہ اپنی زمین پر ہوتا ہے ایک عارضی گاؤں آباد ہوجاتا ہے۔جو 30 ہزار لوگوں کو اپنے اندر سموتا ہے ان سب لوگوں کی رہائش، خوراک، پانی اور ٹائلٹس وغیرہ اور دیگر سہولیات کا سب انتظام وہیں ہوتا ہے۔یہ تمام کام رضا کار کرتے ہیں اور سات سے دس دن کے اندر تیاری ہوتی ہے۔پھر ان سب اشیاء کو جلسہ کے بعد ایک محدود عرصہ کے اندر سمیٹنا پڑتا ہے۔یہاں کینیڈا میں تو ہال ہیں اور ایک چھت کے نیچے ہی سارے انتظامات ہوجاتے ہیں۔جبکہ یوکے میں ہم شامیانے لگاتے ہیں۔یوکے کا جلسہ عام طور پر جولائی کے آخر میں ہوتا ہے۔اب رمضان المبارک کی وجہ سے ستمبر میں ہورہا ہے۔

اس موقع پر امیر صاحب کینیڈا نے بتایا کہ جب وہ 1987ء میں کینیڈا آئے تھے تو اس وقت جلسہ میں شامل ہونے والے سب احباب ایک تصویر میں آجاتے تھے اور اب اللہ کے فضل سے جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد 18 ہزار سے زائد ہوچکی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا 1891ء میں قادیان میں جو ہمارا پہلا جلسہ ہوا تھا اس میں شاملین کی تعداد 75 تھی۔اب دنیا کے قریباً سو ممالک میں یہ جلسے ہورہے ہیں اور ایک ایک ملک میں ہزارہا لوگ شامل ہوتے ہیں۔تو اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے کمیونٹی کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔

موصوف منسٹر صاحب کی یہ ملاقات چھ بجکر پینتیس منٹ پر ختم ہوئی۔آخر پر موصوف نے حضور انور کے ساتھ ایک تصویر بنوائی۔حضور انور نے ایک بار پھر موصوف کے آنے کا شکریہ ادا کیا۔

واقفینِ نَو کی حضور انور کے ساتھ کلاس کا انعقاد

اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام تشریف لے آئے جہاں واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس کا انعقاد ہوا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم طلحہ ظفر

نے کی بعدازاں اس کا اردو ترجمہ عزیزم محمد سلمان خان اور انگریزی ترجمہ عزیزم مدبر جوئیہ نے پیش کیا۔

منتظمین نے حدیث کا عنوان پروگرام میں نہیں رکھا تھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا حدیث رکھنی چاہئے تھی۔ حدیث کے اوپر ہی تقریر تیار ہو جاتی ہے۔ ایسا کونسا مسئلہ ہے۔ کوئی حدیث لے کر اس کی وضاحت کر دیتے تو وہ تقریر بن جاتی۔

اس کے بعد عزیزم عطاء الکریم نے خلافت کی اہمیت کے عنوان پر تقریر کی اور عزیزم کامران سعید نے احمدیت نے دنیا کو کیا دیا کے عنوان پر تقریر کی۔

بعدازاں عزیزم علی شاہان بٹ نے حضرت اقدس مسیح موعود کے منظوم کلام

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے اور عزیزم حمزہ چغتائی نے ان اشعار کا ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد تین بچوں عزیزم طٰہٰ احمد، مبارز محمود اور ماہر احمد Dheendsa نے ایک Presentation دی۔

واقفینِ نو کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سابقہ ہدایات کا خلاصہ

عزیزم طٰہٰ احمد نے اپنے مضمون میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی واقفین نو بچوں کے لئے درج ذیل ہدایات پڑھ کر سنائیں جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6 مئی 2012ء کو وقف نو اجتماع یوکے میں دی تھیں۔

☆ آپ کے والدین نے جو خلیفۃ المسیح کے ساتھ آپ کو وقف کرنے کا عہد کیا ہے۔ اسے کبھی مت توڑیں۔

☆ آپ کے والدین نے حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کی روایت کی تجدید کی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے کہ حضرت مریمؑ کی والدہ نے جو کچھ بھی ان کے رحم میں تھا خدا تعالیٰ کی نذر کر دیا تھا۔

☆ اپنی بہترین خدمات جماعت کو پیش کریں۔

☆ وہ واقفین جو جامعہ کے علاوہ دوسری فیلڈز اختیار کرتے ہیں انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ آپ اپنے آپ کو ہمیشہ وقف ہی سمجھیں گے اور اپنی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد اپنے آپ کو جماعت کے سامنے پیش کر دیں گے۔

☆ وہ بچے جو وقف نو کی سکیم میں رہنا چاہتے ہیں انہیں اس سکیم کی حقیقی روح کو یاد رکھتے ہوئے زندگی بھر واقف بن کر رہنا چاہئے۔

☆ حضرت مریم علیہا السلام کے اسوہ پر چلتے ہوئے اپنے والدین کے عہد کو پورا کرنے کے لئے آپ جو کچھ زندگی میں کریں وہ محض اللہ کی خاطر ہو۔

☆ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ وقف کی روح پر پورا نہیں اتر سکتے تو بہتر ہے وقف نو کی سکیم چھوڑ دیں۔ یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ آپ اپنے آپ کو، اپنے والدین کو اور جماعت کو دھوکہ میں رکھتے ہوئے اپنا وقف جاری رکھیں۔

☆ ساری دنیا کو ہدایت دینا اور لوگوں کو خدا کے قریب لانا آپ تمام واقفین نو کی ذمہ داری ہے۔ کیونکہ آپ مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والے ہیں۔

☆ جس طرح ہمارے آقا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا تھا بالکل اسی طرح حضرت مسیح موعود کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع میں دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہے۔ آپ سب خوش قسمت ہیں کہ آپ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے ساری دنیا کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دی ہیں۔

☆ ایک واقف نو کو اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ وہ اپنے عہد وقف کی وجہ سے باقی احمدیوں کی نسبت روحانی اعتبار سے بہتر ہو۔ آپ کی زندگی کا مقصد اللہ کے دین کی خدمت کرنا ہو۔

آخر میں عزیز طٰہٰ نے کہا کہ پیارے حضور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ آپ کی ہدایات پر اپنی پوری استعداد کے ساتھ عمل کریں گے۔

اس کے بعد عزیزم مبارز محمود نے اسی اجتماع منعقدہ 6 مئی 2012ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے دی گئی ہدایات میں سے درج ذیل ہدایات پیش کیں۔

☆ یاد رکھیں کہ جب آپ دس سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو نماز آپ پر فرض ہو جاتی ہے۔

☆ تمام نمازوں کو مقررہ اوقات پر ادا کرو۔

☆ سکول میں بھی آپ کو وقفہ کے دوران نماز ادا کرنی چاہئے یا پھر اپنے اساتذہ سے اجازت لے کر نماز ادا کریں۔

☆ یہ بہت ضروری ہے کہ ہر واقف نو بچہ روزانہ تلاوت کرے۔

☆ جو کچھ آپ اس عمر میں سیکھیں گے اس کا فائدہ آپ کو ساری زندگی ہوگا۔

☆ اپنے والدین کی اطاعت کریں اور واقفین نو بچوں میں اس خوبی کا زیادہ اظہار ہونا چاہئے۔

☆ اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ پیار سے رہیں اور لڑائی جھگڑے سے بچیں۔

☆ اپنے دوستوں کے ساتھ پیار محبت سے رہیں۔

☆ گالی گلوچ اور گندی زبان کے استعمال سے بچیں۔ پاک صاف زبان کا استعمال کریں جو کہ آپ کے کردار کا حصہ ہو۔

☆ آپ سکول کی پڑھائی میں دوسرے بچوں سے آگے ہوں۔

☆ توجہ کے ساتھ کلاس میں بیٹھیں اور پوری قابلیت کے ساتھ اپنا ہوم ورک کریں۔

☆ آپ کے استاد کو آپ میں اور دوسرے بچوں میں ایک فرق محسوس ہو۔

آخر میں عزیزم نے کہا کہ: پیارے حضور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم آپ کی ہدایات پر اپنی پوری استعداد کے ساتھ عمل کریں گے۔

☆ اس کے بعد ماہر احمد Dheendsa نے بھی اسی اجتماع منعقدہ 6 مئی 2012ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے دی گئی ہدایات میں سے درج ذیل ہدایات پیش کیں۔

☆ یہ ضروری ہے کہ آپ دنیوی علم بھی سیکھیں لیکن یاد رکھیں کہ یہ علم اسلام کی خدمت کے لئے مد ہونا چاہئے۔ آپ کی تعلیم دنیاوی مقاصد کے حصول کی خاطر نہ ہو ماسوائے اس کے کہ خلیفہ وقت آپ کو کچھ مخصوص عرصہ کے لئے جماعت سے باہر کام کرنے کی اجازت دے۔

☆ آپ سب کو دنیوی علم کے ساتھ ساتھ مذہبی علم کے حصول کے لئے پوری کوشش کرنی چاہئے۔

☆ پوری توجہ کے ساتھ روزانہ پانچ فرض نمازیں ادا کریں اور جس حد تک ممکن ہو نوافل ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دیں۔

☆ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کریں اور اس کا ترجمہ اور تفسیر سیکھیں۔

☆ قرآنی تعلیمات کو اپنی زندگیوں پر لاگو کریں۔

☆ فضول اور وقت ضائع کرنے والے مشاغل سے بچیں۔

☆ آپ کی دلچسپی جدید رسم و رواج (Fashion) میں نہیں ہونی چاہئے۔

☆ یاد رکھیں کہ آپ کا عہد اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ وہ آپ کے ہر فعل اور حرکت کو دیکھ رہا ہے۔

☆ آپ اللہ تعالیٰ کو جواب دہ ہیں اور یہ واقفین نو پر بھاری ذمہ داری ہے۔

☆ روزانہ اپنا محاسبہ کریں اور دیکھیں کہ کیا آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے گئے عہد کو پورا کر رہے ہیں؟

☆ اور اگر جواب نہ میں ہے تو پھر آپ کے وقف کی کوئی اہمیت نہیں۔

آخر میں عزیزم نے کہا کہ: پیارے حضور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم آپ کی ہدایات پر اپنی پوری استعداد کے ساتھ عمل کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بچوں کو ہدایات

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:

MTA والوں نے ایک CD بنائی ہوئی ہے۔ (One Leader-One Community)، وہ وقف نو کو بھی دکھانی چاہئے تاکہ ان کو اس لحاظ سے بھی پتہ چلے۔ اس قسم کے Topics اس زبان میں زیادہ ہونے چاہئے جس میں ان کو سمجھ آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وقف نو میں سے نظم پڑھنے والے لڑکے کافی مل جائیں گے۔ آپ لوگ صرف سمجھتے ہیں کہ جلسہ پہ چالیس سال سے اوپر ہو تو نظم پڑھ سکتا ہے اور کوئی نہیں پڑھ سکتا۔ یوکے اور جرمنی کے جلسہ میں، مَیں نے ہی کچھ لڑکے اپنی طرف سے چنے ہوئے ہیں، نہیں تو اگر انتظامیہ پہ چھوڑتا تو پھر وہی بوڑھوں نے ہی آنا تھا۔

واقفین نَو کے ساتھ مجلس سوال وجواب

☆ اس کے بعد ایک واقف نو نے سوال کیا کہ ایک سنی مسلم لڑکی تھی میری کلاس میں، اس نے کہا کہ عورتیں ایسے (ہاتھ) باندھ کر نماز پڑھتی ہیں، لیکن احمدی عورتیں ایسے کر کے کیوں پڑھتی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہاتھ باندھنے سے متعلق جو مختلف روایتیں پہنچی ہیں اس کے مطابق بعض ذرا سا اوپر کر کے ہاتھ باندھتے ہیں، بعض درمیان میں باندھتے ہیں اور بعض بالکل نیچے لا کر ہاتھ باندھتے ہیں۔ اصل چیز یہ ہے کہ جس طریق پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوام رہا ہے اور آپ نے اس پر زیادہ عمل کیا ہے وہ ہم نے اختیار کیا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اسی طرح پڑھا کرتے تھے، پھر اشارہ سے بتایا کہ اس جگہ یہاں ہاتھ رکھتے تھے اور اس طرح انگلیاں۔ لیکن جو ذرا اوپر رکھتے ہیں یا بالکل نیچے لا کر پڑھتے ہیں وہ بھی غلط نہیں ہیں۔ جو مالکی فرقہ کے لوگ ہیں، افریقہ میں امام مالک رحمہ اللہ کے ماننے والے بہت زیادہ ہیں، وہ ہاتھ نہیں باندھتے، وہ ہاتھ چھوڑ کے نماز پڑھتے ہیں۔ اذان بھی دیتے ہیں تو کانوں میں انگلیاں نہیں ڈالتے۔ تم جا کے دیکھو افریقہ میں بہت ساری جگہوں پر، اذان دے رہے ہوں گے تو دیوار کے ساتھ ایک آدمی کھڑا ہوگا، اس نے ہاتھ نیچے رکھے ہوں گے اور اذان دے رہا ہوگا۔ تو وہ اس لئے کہ حضرت امام مالک پر جو ظلم ہوئے تھے ان کی تکلیف کی وجہ سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ ہاتھ نہیں اٹھا سکتے تھے۔ جب وہ نہیں اٹھا سکتے تھے تو ان کے ماننے والے سمجھے کہ شائد یہی اب شریعت بن گئی ہے۔ لیکن بہرحال ہم یہ دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ کس طرح ہاتھ باندھے، اس کے مطابق ہم پڑھتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس طرح ہمیں بتایا کہ اس طرح ہونا چاہئے۔ عموماً تو سنی بھی اس طرح باندھتے ہیں، عورتیں عموماً میں نے دیکھا ہے کہ وہ اپنے ہاتھ اوپر کر لیتی ہیں۔

☆ ایک واقف نو نے سوال کیا کہ سارے ریلیجنز کہتے ہیں کہ ہم صحیح ہیں۔ سنّی کہتے ہیں کہ ہم صحیح ہیں۔ ہم احمدی بھی کہتے ہیں کہ ہم صحیح راستہ پر جا رہے ہیں۔ ہمیں کیسے پتہ چلے گا کونسا صحیح ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ میری امت میں بہت سارے فرقے بن جائیں گے، بہت سارے Sects ہو جائیں گی اور یہ بھی فرمایا تھا کہ اس زمانہ میں مسیح موعود اور مہدی موعود کا ظہور ہوگا۔ وہ ظاہر ہوں گے۔ وہ ایک جماعت بنائیں گے اور تم ان کو میرا اسلام کہنا، ان کی جماعت میں شامل ہو جانا اور یہ بھی فرمایا کہ تمہیں اگر مشکل ترین راستے ہوں، برف کے Glaciers پر چل کر جانا پڑے تو جانا اور میرا اسلام کہنا۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام مسیح موعود و مہدی موعود وہ شخص ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آئے اور اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تہتر (73) فرقے ہوں گے، جن میں سے صرف ایک صحیح ہوگا، باقی سب غلط ہوں گے۔ ایک صحیح ہوگا جو صحیح راستہ دکھائے گا جو ہر فرقہ کو کہے گا کہ اس کے ساتھ شامل ہو۔

جماعت احمدیہ میں اب تم دیکھ رہے ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو ماننے والے ہیں وہ سنّیوں میں سے بھی آئے اور شیعوں میں سے بھی آئے۔ اب سنیوں اور شیعوں کے بھی آگے کئی فرقے بنے ہوئے ہیں۔ ہر ایک کے تیس تیس سے اوپر فرقے بنے ہوئے ہیں۔ اسی طرح عیسائیوں سے بھی تبلیغ کے نتیجہ میں لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں، ہندوؤں میں سے بھی شامل ہو رہے ہیں۔

پھر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح موعود آئے گا اور اس کے بعد خلافت قائم ہوگی۔ اب دنیا میں جو دوسرے فرقے ہیں، کسی کے پاس ایک لیڈر نہیں، خلافت نہیں اور سنی اپنا فرقہ چھوڑ کر شیعہ فرقہ میں داخل نہیں ہوتے۔ تمہیں نظر نہیں آئیں گے، کوئی اکا دکا شائد ہو یا شیعہ کسی خوف کے مارے سنی بن جائے تو بن جائے ورنہ ایسا نہیں ہے۔ جماعت میں جب شامل ہوتے ہیں تو سارے فرقوں کے شامل ہوتے ہیں اور یہی فرقہ ایسا ہے جو سچا ہے، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید بھی ہے۔ پھر جماعت بڑھ بھی رہی ہے۔ ہر روز بڑھ رہی ہے! اس سے ثابت ہوا کہ جماعت سچی ہے۔

اگر جماعت جھوٹی ہوتی، اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی مدد ساتھ نہ ہوتی، تو یہ ختم ہو چکی ہوتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی فرمایا کہ اگر میں نے اپنے پاس سے کچھ بنایا ہوتا تو یہ سلسلہ کب کا ختم ہو چکا ہوتا۔ اس کا روز بروز بڑھنا، پھیلنا، ترقی کرنا اور Organized طریقے سے کام کرنا، دنیا میں پھیل جانا، 200 سے زیادہ ملکوں میں جماعت پھیل گئی، یہ باتیں بتاتی ہیں کہ ہم سچے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی یہ الہام ہوا تھا کہ تمام مسلمان فرقوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کر لو اور ایک امت واحدہ بنا لو۔ اس لحاظ سے ہم کام کر رہے ہیں۔ اَوروں کے پاس تو کوئی لیڈر نہیں ہے اور نہ اس طرح کوئی تبلیغ کر رہا ہے، قرآن کریم کی تعلیم نہیں پھیلا رہا اور قرآن کریم کے تراجم نہیں پھیلا رہا۔ صرف جماعت احمدیہ ہے جس نے قرآن کریم کے تراجم کر کے دنیا کے ملکوں میں پھیلا دیئے ہیں۔ حدیثوں کے تراجم کر کے پھیلا دیئے۔ تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ مساجد بنا رہے ہیں۔ سنّیوں میں، شیعوں میں کونسا فرقہ ہے جو اتنے وسیع پیمانے پر کام کر رہا ہے؟ کوئی نہیں کر رہا۔

☆ ایک واقف نو بچے نے سوال کیا کہ میرا ایک بنگلہ دیش کا دوست کہتا ہے کہ پاکستان کچھ نہیں ہے اور بنگلہ دیش سب سے اچھا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ کہتے ہیں بنگلہ دیش اچھا ہے۔ وہ بنگالی ہیں۔ ان کا ملک ہے تو ان کو اچھا ہی لگے گا۔ تم پاکستان سے آئے ہو۔ تم کہو مجھے پاکستان اچھا لگتا ہے۔ اپنا اپنا ملک ہر ایک کو اچھا لگنا چاہئے۔ وہ کہتا ہے بنگلہ دیش اچھا ہے تو اس کو بنگلہ دیش اچھا لگنا چاہئے کیونکہ اپنے وطن سے محبت ہونی چاہئے۔ تم پاکستان سے آئے ہو، اگر پاکستان تمہارا وطن ہے تو تمہیں اس سے محبت ہونی چاہئے۔ تم کہو پاکستان اچھا ہے۔ لڑنے کی ضرورت نہیں۔ کہو کہ تمہارے لئے وہ اچھا ہے، میرے لئے یہ

اچھا ہے۔ بغیر لڑے فیصلہ ہو جائے گا۔

☆ ایک بچہ نے سوال کیا کہ آپ جب حضور بنے تھے تو آپ کو کیسے لگا تھا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انتخاب کے بعد MTA نے جو دکھایا تھا وہ دوبارہ دیکھ لینا تو پتہ لگ جائے گا کہ کیسے لگا تھا۔

☆ ایک واقف نو نے سوال کیا کہ آپ نے Different World Leaders کو جو Letters بھیجے تھے، جس طرح پوپ کو، باراک اوباما کو، تو ان کا کوئی آپ کو جواب واپس آیا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہی تو ابھی تک مسئلہ ہے۔ ابھی کسی نے بھی جواب نہیں دیا اور مجھے کسی سے جواب کی امید بھی نہیں تھی گو کہ ان کے ہاتھ میں پہنچ گئے ہیں۔ لیکن اب میرا یہ خیال تھا کہ یہاں کے جو کینیڈین Prime Minister صاحب ہیں، یہ تعلق رکھتے ہیں تو یہ ضرور جواب دے دیں گے۔ لیکن انہوں نے بھی ابھی تک تو نہیں دیا۔ لیکن کہتے ہیں کہ میں چند دن تک دے دوں گا۔ کہتے ہیں بڑا مشکل خط تھا۔ میرے لئے اس کا جواب دینا بڑا مشکل ہے۔ میں سوچ سمجھ کے جواب دوں گا۔ یہی باراک اوباما کے طرف سے جواب آیا تھا۔ جب میں امریکہ گیا ہوں تو وہاں فنکشن میں White House کا ایک نمائندہ آیا تھا، میں نے کوئی بات نہیں کی۔ اس نے خود مجھے کہا تھا کہ President صاحب جواب دینے کے لئے سوچ رہے ہیں۔ ایک دو ہفتہ تک دے دیں گے۔ اب کیا دیتے ہیں یا نہیں دیتے یا اس کا سیاسی جواب تھا، کیونکہ مجھے تو ان کے جواب سے کوئی دلچسپی نہیں۔ صرف یہی ہے کہ اگر توجہ پیدا ہو جائے تو ٹھیک ہے۔ تو اس نے بھی مجھے یہ کہا کہ وہ ایک دو ہفتہ تک جواب دے دیں گے۔ وہ بھی سوچ رہے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا کہ سوال اتنے مشکل اٹھائے ہوئے ہیں کہ ہمیں جواب دینا مشکل لگ رہا ہے۔ لیکن بہرحال یہاں کینیڈا کے Prime Minister صاحب بھی کہتے ہیں کہ میں بھی جلدی جواب دے دوں گا۔ ابھی تک تو کسی کا نہیں آیا۔

☆ ایک واقف نو نے سوال کیا کہ آپ صرف اس صورت میں شہید بنتے ہیں جب آپ اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں یا دوسرا طریقہ بھی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ کی راہ میں قربان ہونے والا بھی شہید ہے اور ہر شخص جو اس خواہش کے ساتھ کام کرتا ہے کہ جو بھی ہو، اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی دینی پڑے تو میں دوں گا تو وہ بھی اللہ کی راہ میں جان دے کر شہادت کا رتبہ پا لیتا ہے۔ شہید وہ بھی ہے جو نبی کی جماعت کی خاطر قربانی کرے اور سچی گواہی دے۔ خدا تعالیٰ کی باتوں پر یقین رکھنے والا ہو اور اپنے عمل سے بھی ہر بات کا گواہ بن جائے۔ اللہ تعالیٰ نے شہادت کے مختلف رتبے رکھے ہوئے ہیں۔ باقی اللہ تعالیٰ، اگر کوئی شہادت کی خواہش رکھنے والا ہو تو اس کو بھی یہ مقام دے سکتا ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے اپنے مال کی خاطر قربانی کرنے والا بھی شہید ہو جاتا ہے۔ اپنی جائیداد کی حفاظت کرنے والا بھی شہید ہے۔ بعض حادثات میں مرنے والا بھی شہید ہے۔ تو شہید کی مختلف Categories ہیں۔ مختلف درجات ہیں۔

☆ ایک بچہ نے سوال کیا کہ جب خانہ کعبہ بنا تھا تو اس کے اندر وہ جو Rock ہے اس کا کوئی مطلب ہے یا نہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کا مطلب حجر اسود سے ہے؟ حجر اسود ایک کالا پتھر ہے۔ اس کی اہمیت پرانے زمانہ سے چلی آ رہی ہے۔ اس کو Sacred سمجھا جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے باقی پتھر بھی آسمان سے گرے ہوں۔ جو Meteors گرتے ہیں ان پتھروں سے نکلا ہوگا۔ بہرحال وہ کہتے ہیں کہ کوئی Meteor گرا تھا اور یہ پتھر اس کا ٹکڑا تھا۔ یہ اس کی اہمیت ہے۔ عربوں میں پرانے زمانہ سے اس کی ایک خصوصیت چلی آ رہی ہے۔ اسی لئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خانہ کعبہ کی دوبارہ تعمیر ہوئی تو اس وقت سارے قبیلوں کا جھگڑا پیدا ہو گیا کہ کون اس کو اس کے کونے پر، اس کی جگہ پر لگائے گا۔ تو سارے لیڈرز نے فیصلہ کیا کہ جو شخص ہمیں صبح پہلے آتا ہوا نظر آئے گا۔ اس سے ہم یہ پتھر لگوا لیں گے تا کہ لڑائی نہ ہو۔ تو صبح دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آ رہے تھے۔ انہوں نے کہا یہ سب سے زیادہ صادق اور امین شخص ہے۔ ان سے لگوائیں گے۔ سچے بھی ہیں، امانتدار بھی ہیں اور ہم سے سب سے زیادہ نیک بھی ہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ ایک چادر بچھائی جائے اور اس کے اوپر وہ پتھر رکھ دیا جائے۔ پھر سارے لیڈروں کو کہا اس کے کونے پکڑ لو اور اس کو اٹھاؤ۔ انہوں نے اٹھایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پتھر وہاں Fix کر دیا۔ تو اس کی اس لحاظ سے ایک قدر و منزلت ہے کہ وہ مقدس پتھر سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس میں یہ نہیں ہے کہ اس کا کوئی بہت بڑا مقام بن گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ حج کرتے ہوئے اس پتھر کو ڈنڈا مار دیا تھا اور یہ کہا تھا کہ تمہاری کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اگر مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے، پیار کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو مَیں تمہیں کبھی پیار نہ کرتا۔ یعنی میرے نزدیک تمہاری ذاتی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ تو کسی چیز کو شرک نہیں بنانا چاہئے۔ اللہ کا گھر ہے، خانہ کعبہ ہے۔ وہ تو بہرحال ہے اور اسی وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اہمیت دی ہے۔ اس لئے اس کی اہمیت ہے۔ تو حضرت عمرؓ نے اپنے ماننے والوں کو یہ سمجھانے کے لئے، امت کو بتانے کے لئے یہ کہہ دیا تھا کہ جب میں تمہیں پیار کر رہا ہوں یا بوسہ دے رہا ہوں تو وہ اس وجہ سے ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم نے اس سنت پر اس لئے عمل کرنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا۔ تو اس طرح اس کی اہمیت ہو گئی اور اب تو اس کی اہمیت بہت زیادہ ہو گئی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی تبرک بن گیا۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھی اور کپڑے برکت والے ہو سکتے ہیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چیز تو بہت برکت والی ہے، سب سے زیادہ برکت والی ہے۔

واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ کلاس ساڑھے سات بجے اختتام کو پہنچی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 44 فیملیز کے 170 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں۔

میپل، پیس ویلج، ہملٹن، ازلنگٹن، بریمپٹن، بیری، سکاربرو، مسس ساگا، ریجائنا، ڈرہم، سیسکاٹون، کیلگری اور وِنی پیگ۔

سیسکاٹون سے ملاقات کے لئے آنے والی فیملیز 3200 کلومیٹر اور کیلگری سے آنے والی فیملیز 3800 کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کر کے پہنچی تھیں۔

ان سبھی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

تقریب آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔ اس کے

بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام تشریف لے آئے جہاں نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی سے قبل تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 52 بچوں اور بچیوں سے ازراہ شفقت قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ آج کی اس آمین کی تقریب میں درج ذیل خوش نصیب بچے اور بچیاں شامل ہوئیں۔

عزیزہ Malaika احمد، کائنات دین، Urba سلیمان، بارعہ اٹھوال، ایان رانا، مریم نوید، جلال باجوہ، Ashir احمد، واجد باجوہ، ذین احمد باجوہ، غزہ سعید، فاران ربانی، عظیم خلیفہ، جاذبہ بشارت، عظمیٰ مناہل، واشمہ محمود، علیشاہ احمد، افشاں ایمن، نایاب چوہدری، Saarim احمد چوہدری، محمد علی خالد، Taban احمد، Eisha محمود، امۃ الحیٔ، Daniy احسن، فاتحہ احمد، Areesha مسکان نعیم، مدحت احمد، طوبیٰ رحمان، خان عبدالباری، حسن اے قریشی، مسرور اے محمود، باسل علی سید، نادیہ احمد، Areej احمد، سنبل حلیم، دانیال احمد، Rameen طاہر، عفان چیمہ، تکریم احمد، ذیشان طاہر ظفر، عمرانہ لطیف، Zoha احمد، عافیہ احمد، سہیل اے قیصر، Osswah اے قیصر، انیلہ امبر، رمین وڑائچ، Mahnoosh Pareesa Jones، حیان مدبر ہادی، عاشر حکیم ڈوگر، علی احمد بٹر۔

تقریب آمین کے بعد نو بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

13 جولائی 2012ء بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بج کر پینتالیس منٹ پر مسجد بیت الاسلام تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے بیت الاسلام کے دونوں ہالوں میں مرد احباب کے لئے اور نئے تعمیر ہونے والے ایوان طاہر میں خواتین کے لئے جگہ مخصوص کی گئی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بجکر چالیس منٹ پر ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ مسجد بیت الاسلام سے MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ راست نشر ہوا۔ کینیڈا کی مختلف جماعتوں سے بڑی تعداد میں احباب حضور انور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے آئے تھے۔ مسجد اور طاہر ہال کی تینوں منازل کے علاوہ باہر لگی ہوئی مارکی بھی احباب سے بھری ہوئی تھیں۔ مجموعی طور پر سات ہزار سے زائد افراد نے حضور انور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت پائی۔

(خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ 31 مورخہ 3 اگست 2012ء میں شائع ہو چکا ہے۔)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دو بج کر چالیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب بیعت

نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق بیعت کی تقریب ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر کینیڈا، امریکہ، فلپائن اور الجیریا سے تعلق رکھنے والے ان چار احباب نے اپنا ہاتھ رکھا جو آج ہی احمدیت میں داخل ہو رہے تھے۔ اس کے علاوہ تیس نومبائعین نے بھی آج اپنے پیارے آقا کی دستی بیعت کی سعادت حاصل کی۔ خواتین میں بھی بعض نومبائعات نے شرف بیعت پایا۔

بیعت کی یہ تقریب MTA پر براہ راست نشر ہوئی اور ایک عالمی رنگ اختیار کر گئی۔ دنیا بھر کے ممالک کی جماعتوں نے اس بیعت کی تقریب میں شرکت کی سعادت پائی۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق پانچ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔

سب سے پہلے مکرم ملک خالد مسعود صاحب ناظر اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے دفتری ملاقات کی اور اپنے بعض امور اور معاملات پیش کر کے راہنمائی حاصل کی۔

مکرم خالد مسعود صاحب ان دنوں رخصت پر کینیڈا آئے ہوئے تھے۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 43 فیملیز کے 195 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

آج ان ملاقات کرنے والوں میں سات شہداء کی فیملیز بھی تھیں جو اپنے پیاروں کی شہادت کے بعد، مخالفین احمدیت کے ظلم و ستم سے ستائی ہوئی، اپنے ہی وطن کی زمین تنگ ہونے پر، وہاں سے ہجرت کر کے اور بے وطن ہو کر یہاں دیار غیر میں آباد ہوئی ہیں۔ ان سبھی نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پا کر تسکین قلب اور طمانیت حاصل کی اور پھر ڈھیر ساری دعائیں بھی حاصل کیں۔ اللہ انہیں جہاں بھی رکھے اپنی حفظ وامان میں رکھے۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز کا تعلق درج ذیل مختلف جماعتوں سے تھا۔

احمدیہ ابوڈ آف پیس، ازلنگٹن، ویسٹن ساؤتھ، بریمپٹن، مسی ساگا، آٹواہ، مانٹریال۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کو ہدایات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق لجنہ کے دفتر سرائے مریم میں نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری ہر سیکرٹری سے اس کے شعبہ کے کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا اور مختلف امور کے بارہ میں راہنمائی فرمائی۔

نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ کی یہ میٹنگ آٹھ بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوئی۔

ایوان خدمت کا وزٹ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے ''ایوان خدمت'' خدام الاحمدیہ کے دفاتر میں تشریف لے گئے۔ یہاں وزٹ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد بیت الاسلام میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

تقریب آمین

آج کی اس تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نے درج ذیل 43 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ آمین کی اس تقریب میں درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے حصہ لیا۔

عزیزہ درمانہ مبارکہ خان، عزیزم ایاز نصر اللہ خان، فلزہ احمد، مشعل شبیر، سلمان کاہلوں، کاشف کاہلوں، تمثیل احمد، صبیحہ معین، عیشاہ احمد، دانیال مبارک، عطاء الاسلام چوہدری، Frazia بھٹی، عیشاہ احمد، Qaisara سحر، ماہدہ عزیز ملک، Shaneeza خان، کاشفہ مسعود مہار، لائبہ ہمایوں، سبیکہ زاہد، Rateeba بشریٰ احمد، عطاء السلام، مناہل احمد، فراز احمد، سرمد اللہ قریشی، محمد معاذ حسین، ماریہ صدیقہ سلطان، معید احمد وڑائچ، انصر احمد، خولہ منصور، Maheen طوبیٰ، ثانیہ حفیظ، Malaika خان، زینب اے سید، عروہ چیمہ، طاہر محمود، حارث چوہدری، Michelle ہاشمی، عالیہ قریشی، Hamayl چوہدری، Alina عظمت، فاران طارق، ظفر اللہ محمود منگلا، کاشف ثاقب۔

ان سب بچوں اور بچیوں کا تعلق جماعت پیس ویلیج ایسٹ، ویسٹن ساؤتھ، وڈبرج، بریمپٹن، مسی ساگا، اوک ول، ویسٹن نارتھ ایسٹ، سکاربرو، پیس ویلیج سنٹر اور بریڈفورڈ سے تھا۔

نو بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

پیس ویلج کا پیدل دورہ

دس بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اچانک اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور احمدیہ دارالامن (پیس ویلج) کا پیدل دورہ فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اس بستی کی ہر گلی اور ہر سڑک پر تشریف لے گئے اور ہر گھر کے آگے سے گزرے۔ اپنے پیارے آقا کی اچانک آمد کا سنتے ہی اس بستی کے مکین اپنی خوش بختی پر نازاں، اپنے گھروں کے آگے اپنے آقا کے استقبال کے لئے جمع ہوگئے اور بہت خوش تھے کہ آج اس بستی کی گلیاں اور سڑکیں پیارے آقا کی قدم بوسی کررہی تھیں۔ آج یہاں کے چپہ چپہ کو برکت مل رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بشیر سٹریٹ سے اپنے وزٹ کا آغاز فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہائش بھی بشیر سٹریٹ پر ہی ہے۔ پیس ویلج کی دوسری گلیوں اور راستوں کی طرح بشیر سٹریٹ کے مکینوں نے بھی اپنے اپنے گھروں کو رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا ہوا ہے۔ اس بستی کا ہر گھر ہی رنگ برنگ روشنیوں سے سجا ہوا ہے اور ایک دوسرے سے بڑھ کر خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ جونہی حضور انور سڑک پر آئے، حضور انور کو دیکھتے ہی مرد، عورتیں اور بچے بچیاں سبھی اپنے گھروں سے باہر آ گئے، ہر ایک خوشی و مسرت سے معمور تھا۔ ہر طرف سے اھلاً و سھلاً و مرحبا اور السلام علیکم حضور! کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں اور ہر گھر کے سامنے کھڑی فیملیز اپنے کیمروں سے حضور کی تصاویر بنا رہی تھیں۔ آج جس طرح ان کے گھر روشن تھے ان کے دل بھی روشن تھے، اپنے محبوب آقا کو اپنے درمیان، اپنے انتہائی قریب اپنے گلی کوچوں میں چلتا ہوا دیکھ کر ان کے نصیب جاگ اٹھے تھے۔

حضور انور کے چاروں طرف ایک ہجوم اکٹھا ہو چکا تھا۔ چلنے کے لئے راستہ بنانا پڑتا تھا۔ حضور انور جس گھر کے سامنے سے گزرتے وہاں باہر کھڑی فیملیز نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتیں، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، مرزا غلام احمد کی جے، خلافت احمدیہ زندہ باد۔ خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے نعرے مسلسل بلند ہو رہے تھے۔ لاالٰہ الا اللّٰہ کا ورد ترنم کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ جگہ جگہ پر بچے اور بچیاں استقبالیہ نغمات پڑھ رہی تھیں۔ جامعہ احمدیہ کے طلباء بلند آواز سے اپنی اطاعت اور فدائیت کے اظہار پر مشتمل ترانہ پڑھ رہے تھے۔

جہاں ہر چھوٹا بڑا مرد، عورت اپنے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہتا۔ وہاں ہر ایک اپنے ہاتھوں میں کیمرہ لئے ہوئے ان ایمان افروز اور ناقابل بیان مناظر کی تصاویر بنا رہا تھا۔ ساتھ ساتھ ویڈیو بھی بنائی جا رہی تھیں۔ ایک ایک فیملی کے ہاتھ میں کئی کئی کیمرے تھے اور سبھی چل رہے تھے۔ آج اس وزٹ کے دوران جس قدر تصاویر کھینچی گئیں اور ویڈیوز بنائی گئیں ان کا شمار ممکن نہیں۔

بعض فیملیاں اپنے بچوں کو اٹھائے ہوئے آگے کرتیں اور اس بات کو ترستیں کہ حضور ان کے بچے کو پیار کردیں، اپنا ہاتھ لگا دیں۔ حضور انور آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔ اپنا ہاتھ ہلا کر سب کے سلام کا جواب دیتے۔ بچوں سے پیار کرتے، ان کے سروں پر ہاتھ رکھتے، ہر کس و ناکس ان برکتوں سے سیراب ہو رہا تھا، بچیوں کے گروپس حضور انور کے دائیں بائیں چلتے ہوئے انتہائی قریب سے تصاویر کھینچ رہے تھے۔ بعض بچے اور بچیاں بھاگ کر حضور انور کے پاس آ جاتے اور پیار حاصل کرتے اور حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کرتے۔ آج بڑا روح پرور ماحول تھا اور سارا پیس ویلج ہی روحانی خوشبو سے معطر تھا۔ جہاں ان مکینوں کے چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے۔ وہاں ان کی آنکھیں خوشی کے آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ بڑے رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آ رہے تھے۔ حضور انور جب بچوں سے پیار کرتے اور انہیں اپنا ہاتھ لگاتے تو مائیں فرط جذبات سے بچوں کو اپنے سینے سے لگا لیتیں اور روتے ہوئے اس حصہ کو چومنا شروع کر دیتیں جہاں حضور انور کا ہاتھ لگا تھا۔ آج عشق و محبت اور فدائیت کی سینکڑوں داستانیں رقم ہوئیں اور ہر ایک کے ایمان کو جلاء ملی۔ اللہ یہ سعادتیں ان کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیس ویلج کا یہ وزٹ قریباً سوا گھنٹے پر مشتمل تھا۔ اس وزٹ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ وقت کے لئے مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب کے گھر تشریف لے گئے ان کے دو بیٹے جامعہ احمدیہ کینیڈا میں پڑھتے ہیں اور یہی وجہ ان کے لئے اس سعادت کے حصول کا موجب بنی۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ وَ بَارِکْ ۔ قریباً گیارہ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۔ 5 اکتوبر 2012ء)

غزل

حرفوں میں وہ پل ہم نے سموئے بھی بہت تھے
پر آپ سے بچھڑے تو روئے بھی بہت تھے
وہ اشک تھے آنکھوں میں کہ دِکھتا ہی نہیں تھا
گو دُکھ کے گہر ہم نے پروئے بھی بہت تھے
کچھ یوں بھی مرے خواب تھے شاعر کے حسیں خواب
کچھ آپ کی آنکھوں نے ڈبوئے بھی بہت تھے
جب پونچھے کسی نے کفِ دستار سے آنسو
تھرّائے تھے افلاک تو روئے بھی بہت تھے
اس بن میری ہر شام ہوئی سروِ چراغاں
پلکوں نے دئے گرچہ سموئے بھی بہت تھے
ہر سمت وہی اب تو نظر آتا ہے عابدؔ
ہم جس کے خیالات میں کھوئے بھی بہت تھے

(پروفیسر مبارک احمد عابدؔ)

وقفِ جدید ۔۔۔ ایک الٰہی تحریک

خلفائے احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں

تحریک وقفِ جدید

جس طرح تحریک جدید دعوت الی اللہ سے متعلق تحریکات کی سرخیل ہے اسی طرح تربیتی تحریکات میں سب سے اہم اور جامع تحریک وقفِ جدید کی تحریک ہے۔تحریک جدید اگر اللہ اور رسول کی خاطر نئے علاقے فتح کرنے کا نام ہے تو وقف جدید ان مفتوحہ علاقوں کے ہر فرد کو سچا احمدی بنانے کا نام ہے۔

وقفِ جدید کا آغاز اور غرض وغایت

9 جولائی 1957ء کا دن سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں ہمیشہ کے لئے ایک یادگار دن ہے۔اس روز سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے ولولہ انگیز خطبہ عیدالاضحیہ میں وقفِ جدید کا نام لئے بغیر ایک نئی سکیم پیش کی۔لیکن تفصیلی ذکر کے ساتھ باقاعدہ طور پر اس کا اعلان جلسہ سالانہ کے موقع پر 27 دسمبر 1957ء کو ہوا۔آپؓ نے اس موقع پر جماعت کے سامنے وقف جدید کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”میری اس وقف سے غرض یہ ہے کہ پشاور سے لیکر کراچی تک ہمارے معلمین کا جال پھیلا دیا جائے اور تمام جگہوں پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر۔یعنی دس دس پندرہ پندرہ میل پر ہمارا معلم موجود ہو اور اس نے مدرسہ جاری کیا ہوا ہو۔یا دوکان کھولی ہوئی ہو اور وہ سارا سال اس علاقہ کے لوگوں میں رہ کر کام کرتا رہے۔اور گو یہ سکیم بہت وسیع ہے میں نے خرچ کو مدنظر رکھتے ہوئے شروع میں صرف دس واقفین لینے کا فیصلہ کیا ہے ممکن ہے بعض واقفین افریقہ سے لئے جائیں یا اور غیر ملکوں سے بھی لئے جائیں مگر بہرحال ابتداءً دس واقفین سے کی جائے گی۔اور پھر بڑھاتے بڑھاتے ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔ ... پس میں جماعت کے دوستوں سے کہتا ہوں کہ وہ جتنی قربانی کر سکیں اس سلسلہ میں کریں اور اپنے نام اس سکیم کے لئے پیش کریں۔اگر ہمیں ہزاروں معلم مل جائیں تو پشاور سے کراچی تک کے علاقہ کو ہم دینی تعلیم کے لحاظ سے سنبھال سکتے ہیں اور ہر سال دس دس بیس بیس ہزار اشخاص کی تعلیم وتربیت کر سکیں گے۔“ (الفضل 16 فروری 1958ء)

اس عظیم الشان تحریک کے اعلان کے بعد حضرت مصلح موعودؓ نے پھر 2 جنوری 1958ء کے خطبہ جمعہ میں وقفِ جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”پس میں جماعت کے دوستوں کو ایک بار پھر اس وقف کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رشد واصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا۔یہاں تک کہ پنجاب کا کوئی گوشہ اور کوئی مقام نہ رہے جہاں رشد واصلاح کی کوئی شاخ نہ ہو۔

وقفِ جدید کی کامیابی

وقف جدید کی کامیابی کا یقین دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے۔اور میری مدد کے لئے فرشتہ آسمان سے اتارے گا۔“

(الفضل 7 جنوری 1958ء)

انجمن وقفِ جدید

حضرت مصلح موعودؓ نے جب وقفِ جدید کی سکیم جاری کی تو اس کی ایک انجمن بھی تشکیل فرمائی۔آپؓ نے صاحبزادہ مرزا طاہر احمدؒ کو بھی اس کا ممبر مقرر فرمایا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے انجمن وقفِ جدید کے حسب ذیل ممبران مقرر فرمائے:

1: حضرت شیخ محمد احمد مظہرؓ (صدر)
2: حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
3: محترم مولانا ابو العطاء جالندھری صاحب
4: محترم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب
5: محترم مولوی عبد الرحمٰن انور صاحب
6: محترم سید منیر احمد صاحب باہری (سیکرٹری)

چندہ وقفِ جدید بالغان

اس کے دو حصے ہیں۔ایک وہ احباب جماعت جو اپنی استطاعت کے مطابق چندہ ادا کرتے ہیں۔دوسرے معاونین خصوصی ہوتے ہیں۔صفِ اوّل کے معاونین خصوصی ایسے افراد جماعت جو ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد سالانہ ادا کرتے ہیں۔صفِ دوم کے معاونین خصوصی ایسے افراد جماعت جو پانچ سو روپیہ سے 999 روپے تک سالانہ ادا کرتے ہیں۔بیرونِ پاکستان ہر ملک کے اپنے سکّے میں خصوصی معاونین کے لئے رقم مقرر ہے۔

دفتر اطفال

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 7 اکتوبر 1966ء کو دفتر اطفال کا اعلان فرمایا۔آپ نے پندرہ سال کی عمر کے لڑکوں اور لڑکیوں (اطفال اور ناصرات) کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

”میں آج احمدی بچوں (لڑکوں لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اس کے رسول کے بچو! اٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقف جدید کے کام میں جو

رخنہ پڑ گیا ہے اسے پُر کردو اور اس کمزوری کو دور کردو... وہ بچے جو اپنی عمر کے لحاظ سے اطفال الاحمدیہ یا ناصرات الاحمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ یعنی ان کی عمریں سات سال سے پندرہ سال کی ہیں۔ اگر وہ مہینہ میں ایک اٹھنی وقف جدید میں دیں تو جماعت کے سینکڑوں ہزاروں خاندان ایسے ہیں جن پر ان بچوں کی قربانی کے نتیجہ میں کوئی ایسا بار نہیں پڑے گا۔... اب سال کا بہت تھوڑا حصہ باقی رہ گیا ہے۔ اگر احمدی بچے اس پر پچاس ہزار روپے پیش کردیں تو وہ دنیا میں ایک بہترین نمونہ قائم کرنے والے ہوں گے۔''

(الفضل 12 اکتوبر 1966ء)

وقف جدید اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔

''آج سے 34 سال پہلے دسمبر کی 27 تاریخ تھی اور جمعہ کا دن تھا جب حضرت مصلح ﷺ نے پہلی بار وقفِ جدید کی بنیاد ڈالی۔ آج 34 سال کے بعد پھر دسمبر کی 27 تاریخ ہے اور جمعہ کا دن ہے اور مجھے وقفِ جدید کے نئے سال کی اعلان کی توفیق مل رہی ہے۔''

س تحریک کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جتنی توقع حضرت مصلح موعودؓ نے ظاہر فرمائی تھی اس سے زیادہ کے وعدے جماعت نے پیش کئے اور جتنے مراکز کا شروع میں اعلان فرمایا تھا کہ وقفِ جدید کے معلم وہاں جا کر بیٹھیں گے، اس سے زیادہ مراکز کا سامان مہیا ہو گیا۔

اس تحریک کے وقت حضرت مصلح موعودؓ نے ایک ایسی بات کہی جس کو میری ایک والدہ نے بڑے تعجب سے دیکھا اور بعد میں مجھے بتایا۔ انہوں نے فرمایا کہ جب حضرت مصلح موعودؓ نے اس تحریک کے اعلان کا فیصلہ کیا تو ساتھ مجھے بتایا کہ اس میں مجلس کے ممبر کے طور پر میں نے سب سے پہلا نام طاہر کا لکھا ہے۔ پس آج جب میں اس خطبہ کے لئے آ رہا تھا تو مجھے خیال آیا کہ یہ بھی شاید اللہ کی کسی تقدیر کے نتیجہ میں تھا کہ وقفِ جدید کی مجلس میں حضرت مصلح موعودؓ نے جو پہلا نام اپنے ہاتھ سے لکھا تو وقفِ جدید کے ۳۴ سال کے بعد لیکن تقسیم کے بعد خلیفہ وقت کے تعلق سے یہاں خطبات کا جو انقطاع ہوا تھا اس کے 45 سال کے بعد آج قادیان میں ہونے والے پہلے جلسہ سالانہ کے جمعہ میں مجھے ہی وقفِ جدید کے نئے سال کے اعلان کی توفیق مل رہی ہے۔''

حضرت مصلح موعودؓ نے 9 جنوری 1958ء کو مکرم سید منیر احمد صاحب باہری کو انچارج وقفِ جدید مقرر کر کے باقاعدہ دفتر کھولنے کی ہدایت فرمائی اور پھر 21 اکتوبر 1958ء کو آپؒ نے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمدؒ کو وقفِ جدید کا افسر تبلیغ پھر ناظم تعلیم اور ناظم ارشاد مقرر فرمایا۔ کافی عرصہ تک شعبہ مال بھی آپؒ ہی کے پاس رہا۔ دراصل وقف جدید کی مجموعی مساعی کے آپؒ ہی روحِ رواں تھے۔ آپؒ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی زیرِ ہدایت و راہنمائی کے تحت اس عظیم کام کو ابتدائی تخیّل اور اغراض کے خاکوں سے لے کر اس کی حقیقت کے مقامِ عروج تک پہنچایا۔

(تاریخ احمدیت، جلد 20، صفحہ 47)

وقف جدید کے عظیم کارنامے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جلسہ سالانہ 1982ء کے موقع پر 27 دسمبر کو سال بھر جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے افضال و انعاماتِ باری تعالیٰ کا تذکرہ کرتے ہوئے وقفِ جدید کے عظیم الشان کارناموں کے ضمن میں فرمایا:

☆ ''جیسا کہ ہر سال ہوتا چلا آ رہا ہے امسال بھی وقفِ جدید نے نمایاں اضافہ کے ساتھ نو لاکھ تراسی ہزار روپے کا بجٹ پیش کیا ہے۔''

☆ ''جہاں تک معلّمین وقف جدید کا تعلق ہے وہ بڑی قربانی اور ہمّت کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔''

☆ ''ہندوؤں میں جو تبلیغ ہو رہی ہے وہ اللہ کے فضل سے بہت خوش کن نتائج پیدا کر رہی ہے۔''

☆ ''خیراتی ہومیو پیتھی ادارہ بھی ہے۔''

☆ ''وقفِ جدید کی اصل خدمت ہندوؤں میں تبلیغ کرنا ہے جن کو پاکستان میں پہلے کلّیۃً نظر انداز کیا گیا تھا۔... پاکستان بننے کے بعد جماعت کی تاریخ میں پہلا پھل جو ہندوؤں میں سے ملا ہے، وہ وقف جدید کو ملا ہے اور اب تو یہ کیفیت ہے کہ ہر سال ہزار، گیارہ سو ہندو شرک سے توبہ کر کے توحید میں داخل ہو رہے ہیں۔''

دفتر وقفِ جدید کا ایک اور جزو ''فضل عمرؓ ہومیو پیتھک ڈسپنسری''

اس بارے میں آپؒ نے فرمایا:

''ربوہ کے قیام کے دوران میرا اصل کام جو جماعت کی طرف سے سپرد رہا۔ یا وقفِ جدید کا کام تھا یا انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ وغیرہ کا اور ان سب مصروفیات کے علاوہ وقفِ جدید کے دفتر میں ہی شام کو ہومیو پیتھک ڈسپنسری بھی کھولتا تھا جہاں بعض دفعہ سو سو مریض آ جایا کرتے تھے۔ یہ ڈسپنسری ابتداء میں گھر میں چلتی تھی جس کے لئے زیادہ تر مغرب و عشاء کے درمیان وقت میسر آتا تھا۔ یہ مصروفیت مجھے مجبور کرتی تھی کہ اپنے علم اور تجربات کی روشنی میں ایسے مرکبات بنالوں جو اکثر مریضوں کے لئے کارآمد ثابت ہوں۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور نے گزشتہ سال 6 جنوری 2012ء کو خطبہ جمعہ میں وقف جدید کے پچپنویں (55 ویں) سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

''یکم جنوری سے وقفِ جدید کا سال بھی شروع ہوتا ہے۔ چوّنواں (54 واں) ختم ہوا ہے۔ یہ پچپنواں (55 واں) شروع ہو رہا ہے اور دنیا کی جو رپورٹس موصول ہوئی ہیں، اُس کے مطابق (افریقن ملکوں کی بعض جگہوں سے بہت ساری رپورٹس نہیں بھی آتیں یا لیٹ آتی ہیں تو شامل نہیں کی جاتیں)۔ چھیالیس لاکھ ترانوے ہزار پاؤنڈ سے اوپر کی وصولی ہے۔ اور گزشتہ سال کی وصولی کے مقابلے پر اللہ کے فضل سے پانچ لاکھ دس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ الحمدللہ

حضور انور نے فرمایا۔

''وقفِ جدید کا چندہ ادا کرنے والوں میں بھی اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے تو ّے ہزار افراد کا اضافہ ہوا ہے اور چھ لاکھ تو ّے ہزار تک تعداد پہنچ گئی ہے۔ ابھی اس میں بہت گنجائش ہے۔''

حضور نے آخر پر فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کے، جنہوں نے وقفِ جدید کے چندے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور اس کے ساتھ ہی جیسا کہ مَیں نے کہا آئندہ سال کا بھی آج ہی اعلان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو پہلے سے بڑھ کر قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان قربانیوں میں برکت بھی ڈالے۔ اور جماعت کا جو مال ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ بے انتہا برکت ڈالے۔ دنیا کے جو حالات ہو رہے ہیں اُس میں اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جو جماعت کو اپنے منصوبے جاری رکھنے اور اُن کو مکمل کرنے اور اُن میں مزید خوبصورتی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے اس کے بغیر تو کوئی گزارہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے دعاؤں میں، مال میں برکت کے لئے بھی بہت دعا کیا کریں۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 27 جنوری 2012ء)

احمدیہ گزٹ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

تعلیم الاسلام کالج کی روایتوں کا بیان

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

استاذی المحترم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب نے یہ مضمون مستحق طلباء کی مالی امداد کے لئے تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کینیڈا کے ایک عشائیہ کے موقع پر 3 نومبر 2012ءکو ایوان طاہر میں پیش کیا۔

(ایڈیٹر)

تعلیم الاسلام کالج محض ایک کالج نہیں تھا اپنی ذات میں ایک روایت تھا جس میں دینی تربیت اور دنیاوی تعلیم کے عناصر آپس میں گندھے ہوئے تھے۔ان کا خمیر اخلاص ومحبت ، وضع داری وحمیت ،قربانی وغریب پروری، مساوات ومسابقت،علمیت وروحانیت اور انسانیت وشرافت کے خمیر سے اٹھا تھا۔اس ادارہ کا لائحہءعمل یعنی ماٹو علم وعمل تھا۔اس ادارہ میں چھوٹے بڑے اونچے نیچے امیر غریب کی کوئی تمیز نہیں تھی۔ ہر طالب علم طالب علم تھا اور ہر استاد استاد۔ ہر وجود کو اپنے مرتبہ اور ذمہ داری کا احساس تھا طلباء کو اس بات کا کہ وہ طالب علم ہیں اور ان کی اولیں ترجیح تعلیم ہے اساتذہ کو اس بات کا کہ وہ استاد ہیں اور ان کی اولیں ذمہ داری طلباء کو علم کی روشنی سے منور کرنا ہے اور ان کے تربیتی امور کی نگرانی کرنی ہے۔ غالبًا یہ ملک کا پہلا اور آخری ادارہ تھا جہاں کبھی ہڑتال نہیں ہوئی۔کبھی اساتذہ اور طلبا میں اختلاف نہیں ہؤا حالانکہ عقیدہ کے لحاظ سے اس کالج میں اور خاص طور سے فضل عمر ہاسٹل میں اکثریت ایسے طلبا کی ہوتی تھی جو جماعت کے عقائد سے متفق نہیں تھے۔اس کالج میں کبھی سر پھٹوّل کے واقعات نہیں ہوئے حالانکہ اس کالج میں بھی جذباتی نوجوان پڑھتے تھے اور نوجوانوں میں جھگڑے ہونا نوجوانی میں لابدی ہوتے ہیں۔کالج میں دھڑے بندی بھی نہیں ہوئی حالانکہ اس کالج میں بھی مختلف سوسائٹیوں اور یونین کے انتخابات ہوتے تھے۔مگر یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ کالج میں انسان ہی پڑھتے تھے اور انسان ہی پڑھاتے تھے، اور انسان غلطی کا پُتلا ہے۔(ہمارے ایک استاد اسے پَتلا پڑھا کرتے تھے)۔میں اس مضمون میں ان اسباب کا جائزہ لینا چاہتا ہوں جن کی وجہ سے یہ سب باتیں ممکن ہوئیں۔آپ مجھ سے اختلاف کرنے کا حق رکھتے ہیں اور میں جو کچھ عرض کرنے جا رہا ہوں وہ حرفِ آخر نہیں ہے۔

اس کالج کی بنیاد قادیان جیسے قصبہ میں پڑی جو جماعت احمدیہ کا مرکز تھا۔جس کی فضا میں اخلاص و وفاداری کی خوشبو رچی بسی ہوئی تھی۔ وہاں علم کی بڑی قدر تھی۔ ہر عالم کو سر آنکھوں پر جگہ دی جاتی تھی۔ہمیں یاد ہے قادیان میں فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا افتتاح ہؤا تو ہندوستان کے اس وقت کے مشہور ترین سائنس دان سرشانتی سروپ بھٹناگر تشریف لائے۔ یہ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کالج کے ایک بلاک میں قائم کی گئی تھی۔سارا قادیان اس مشہور سائنس دان کو دیکھنے کے لئے ٹوٹ پڑا یوں لگتا تھا جیسے کسی میلہ کا سماں ہے۔کیوں؟ صرف اس لئے کہ سرشانتی سروپ سائنس کے میدان میں دنیا بھر کے جانے پہچانے سائنس دان تھے۔اگلے روز سکول میں ہر ساتھی دوسرے ساتھی سے یہی سوال کرتا نظر آیا کہ کیا اس نے سرشانتی سروپ کو دیکھا ہے؟ اس ماحول میں رہنے اور پلنے والے بچے علم کے ساتھ وابستہ ہو جاتے ہیں تو کیا اس ماحول میں پیدا ہونے اور قائم ہونے والا ادارہ اس جذبہ سے متاثر نہ ہوتا؟ اب اس ادارہ سے فارغ التحصیل طلبا میرے سامنے بیٹھے ہیں کیا آپ نے اپنے ادارہ کو عالموں کی قدر کرتے نہیں دیکھا؟ کیا آپ کے ادارہ میں چوٹی کے سائنسدان، اعلیٰ پایہ کے دینی اور دنیاوی علماء، مؤرخین ، مصنفین ، مانے ہوئے ادیب اور مشہور شاعر اور کھلاڑی نہیں آتے رہے اور آپ ان سے مستفیض نہیں ہوتے رہے؟ اور یہ علما صرف علم کے ناطے سے بلائے جاتے رہے ان کا عقیدہ یا ان کی وطنیت اس کا باعث نہیں تھی۔ مجھے یاد ہے سب ذرا ذرا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو کہ روس کے سائنس دان ان دنوں ربوہ بلائے گئے اور آئے جن دنوں روس کا نام لینا بھی گناہ تھا۔مجھے تو اس روسی سائنس دان کی یہ بات بھی یاد ہے کہ ”مجھے اس ادارہ کے در و دیوار سے علم دوستی کی خوشبو آ رہی ہے“۔تعلیم الاسلام کالج کے تو نام میں اسلام کا لفظ موجود تھا مگر اس ادارہ نے ایسے ملک کے سائنس دان کی عزت افزائی کی جو خدا کا ہی منکر تھا۔اور اسی ملک نے خلائی سائنس میں پہلی کامیابی حاصل کی یعنی ہمارا ادارہ علم کے معاملہ میں اتنا فراخ دل تھا اور اسلام کا صحیح پیروکار کہ اسلام کا حکم ہے **اطلبوا العلم ولو کان بالسین!** قادیان میں سرشانتی سروپ بھٹناگر آتے تھے ربوہ میں روس امریکہ برطانیہ کے سائنس دان اٹلی اور یورپ کے مستشرقین ۔عجیب ادارہ تھا اور عجیب لوگ تھے۔اور ایسے ملک میں قائم تھا جہاں کے لوگ علم کے معاملہ میں اتنے کوتاہ دست اور تنگ نظر ہو گئے ہیں کہ اپنے نوبیل انعام یافتہ شخص کے وجود کو بھی اپنے تعصب میں تسلیم نہیں کرتے۔میں آپ کو کیا بتا رہا ہوں؟ یہ کہ تعلیم الاسلام کالج جتنا علم کا اور عالموں کا قدردان تھا اتنا ہی علم حاصل کرنے والوں کا بھی قدردان تھا اس قدردانی سے میں بھی متمتع ہؤا اور آپ میں سے ہر کوئی متاثر ہؤا ہوگا۔اس ادارہ کی پہلی روایت علم کی قدردانی تھی۔اب میں سامنے کی مثال دیتا ہوں۔تعلیم الاسلام کالج ایسا ادارہ تھا جس کے نوے فیصد طالب علم کسی نہ کسی طور سے کالج کے مالی طور پر احسان مند تھے کسی کی آدھی فیس معاف تھی کسی کی پوری فیس معاف تھی کسی کو پانچ روپے وظیفہ ملتا تھا کسی کو دس روپے۔کسی کا ہاسٹل کا کھانا مفت تھا کسی کو ہاسٹل کی رہائش مفت تھی اور اس رعایت کے لئے کسی کا عقیدہ نہیں پوچھا جاتا تھا۔

پرنسپل صاحب طلبا پر اس درجہ مہربان تھے کہ جرمانہ کرنے والے فراخ دلی سے جرمانے کرتے رہتے تھے اور پرنسپل صاحب اس سے بھی زیادہ فراخ دلی سے جرمانے معاف کر دیتے تھے حتیٰ کہ استاذی المکرّم خالد صاحب نے پرنسپل صاحب سے شکوہ کیا کہ

ہم جرمانہ کرتے ہیں آپ معاف کر دیتے ہیں اس طرح تو کالج کا انتظام گڑ بڑ ہو جائے گا۔ پرنسپل صاحب نے نہایت خوبصورت جواب دیا کہ اگر اللہ میاں نے میرے دل میں طلبا کے لئے رحم ڈالا ہے تو میں ایسا کیوں نہ کروں؟ ہر قسم کی رعایت دینے میں پرنسپل صاحب کی اتنی فراخ دلی دیکھ کر کالج کے ایک مشہور طالب علم نے جو ابھی پچھلے برس رہگزائے بقا ہوئے ہیں ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ صاحب کو درخواست گذاری کہ ”میں صبح اٹھنے کا عادی نہیں ہوں اس لئے از راہ کرم مجھے صبح کی نماز میں حاضری معاف کی جائے“ سپرنٹنڈنٹ صاحب نے وہ درخواست پرنسپل صاحب کو بھجوا دی۔ پرنسپل صاحب نے ناراض ہونے کی بجائے اس درخواست پر لکھا کہ ”میں اللہ رسول کے حکم کی معافی دینے والا کون ہوتا ہوں؟ آئندہ سے احتیاط کروں گا کہ آپ کی نماز سے غیر حاضری کے جرمانے معاف نہ کروں۔“

یہ بات تو برسبیل تذکرہ سامنے آ گئی۔ غریب طلبا کی امداد کرنے کے لئے کالج کی ایک پالیسی تھی وہ میں عرض کرتا ہوں۔ پالیسی یہ تھی اگر امتحان میں چھ سو نمبر لینے والے طلبا وظیفہ کے مستحق ٹھہرتے ہیں تو کئی ایسے بھی ذہین طلبا ہوتے ہیں جو پانچ سو ننانوے یا پانچ سو اسی نمبر لیتے ہیں ان کو وظیفہ نہیں ملتا۔ اکثر ایسے ہوتے ہیں جو کالج کی پڑھائی کا سلسلہ جاری ہی نہیں رکھ سکتے۔ کالج ایسے طلبا کو تلاش کر کے انہیں وظیفہ دیتا تھا کہ ان کی پڑھائی میں روک نہ پڑے اگر ایسے اچھے نمبروں والا طالب علم کالج میں آ جاتا تھا تو کالج اس کا متکفل ہو جاتا تھا۔ کالج میں صرف نمبر پوچھے جاتے تھے عقیدہ نہیں پوچھا جاتا تھا۔ پھر ہم جیسے نکمے اور غریب طلبا بھی آ جاتے تھے جو لاہور یا کسی دوسری جگہ کالج میں داخل ہونے کی مقدرت ہی نہیں رکھتے تھے کالج انہیں بھی سنبھال لیتا تھا وظیفہ دیتا تھا خیال رکھتا تھا ہاں یہ ضرور تھا کہ اگر وظیفہ والے طلبا پڑھائی میں سست گامی دکھاتے تو نقصان اٹھاتے تھے کالج اپنی نوازشات کسی دوسرے ذہین طالب علم کی طرف پھیر دیتا تھا اور حق بجانب تھا۔ ایسا ہوتا ضرور تھا مگر الشاذ کالمعدوم کے حکم میں تھا یعنی نہ ہونے کے برابر۔ اور یہ جو ہم آج اکٹھے ہوئے ہیں اس کا مقصد اولیں بھی یہی ہے کہ ایسے طلبا کی امداد کے لئے جو ذہانت سے مالا مال ہیں مگر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے کوئی سبیل کی جائے۔ (صدر صاحب عزیزم ڈاکٹر اعجاز رؤف کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ ایسوسی ایشن نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مد میں سولہ ہزار ڈالر یعنی تقریباً پندرہ لاکھ روپیہ اکٹھا کر لیا ہے۔ الحمد للہ اللھم زد فزد۔)

کالج کی دوسری روایت جس کا میں ذکر کرنے جا رہا ہوں یہ تھی کہ اس ادارہ کا ہر استاد استاد تھا اور ہر طالب علم طالب علم۔ آپ کہیں گے یہ کیا بات ہوئی؟ ہر استاد استاد ہوتا ہے طالب علم طالب علم ہوتا ہے مگر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ دوسرے اداروں میں تو آپ کا استاد صرف وہ ہوتا تھا جس کا مضمون آپ نے پڑھا ہے یا جس نے آپ کو کچھ پڑھایا ہے مگر تعلیم الاسلام کالج میں ایسا نہیں تھا ہر وہ استاد جو آپ کی طالب علمی کے زمانے میں استاد تھا وہ استاد تھا اور آپ طالب علم۔ میں مثال دیتا ہوں اور یہ مثال ہمارے شرفاء کے معاشرہ کی مثال ہے۔ ۱۹۵۵ کی بات ہے میں بزم اردو کا سکرٹری تھا۔ ہمارے پرنسپل حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے ایک بار خاص طور سے مجھے بلایا اور فرمایا دیکھو میں کچھ دنوں کے لئے کراچی جا رہا ہوں میری غیر حاضری میں میرے گورنمنٹ کالج کے زمانہ کے ایک استاد بزم اردو کی تقریب میں کالج میں آ رہے ہیں ان کا خاص خیال رکھنا۔ میں نے کہا بسر و چشم۔ میں ان کی خدمت میں کوئی کوتاہی نہیں ہونے دوں گا۔ میں نے پرنسپل صاحب کے ایک کلاس فیلو سے پوچھا کیا میاں صاحب کالج میں سائنس پڑھتے تھے؟ کہنے لگے نہیں۔ میں چپ ہو گیا اور سوچنے لگا کہ آپ سائنس تو پڑھتے نہیں تھے یہ کیسی شاگردی ہوئی؟ کسی دوسرے کام کے سلسلہ میں میں پرنسپل کے دفتر میں حاضر تھا۔ پرنسپل کے عزیزوں میں سے ایک طالب علم بھی موجود تھا پرنسپل صاحب اس کو سرزنش فرما رہے تھے ”تمہارا یہ کہنا کہ فلاں استاد تمہارا استاد نہیں کہ تم وہ مضمون نہیں پڑھتے بالکل غلط بات ہے جو بھی کالج کے سٹاف پر ہے وہ تمہارا استاد ہے اور لائق احترام۔ تم اس کی حکم عدولی نہیں کر سکتے۔ ابھی جاؤ اور اپنے استاد سے معافی مانگ کر آؤ۔“ وہ طالب علم سائنس کا طالب علم تھا اور جس استاد کا ذکر درمیان میں تھا وہ آرٹس کے کسی مضمون کے استاد تھے۔ کالج کی اس روایت کا میں اس لئے بھی بیان کر رہا ہوں کہ اب زمانہ بدل گیا ہے ہمارے ہاں کی پرانی روایتیں پرانی سمجھ کر بھلائی جا رہی ہیں کچھ مغربی معاشرہ کا اثر ہے مگر تعلیم الاسلام کالج کے طلبا کو یہ روایت یاد رکھنی چاہیئے۔ علی گڑھ مسلم کالج کی روایت بھی ایسی ہی تھی کہ اگر کسی علیگ کو مدتوں بعد کوئی ایسا استاد مل جاتا جو اس کے زمانہ یا کسی زمانے میں علی گڑھ کالج سے وابستہ رہا ہوتا تو وہ لوگ ان کے سامنے بچھ بچھ جاتے کہ یہ علی گڑھ کا استاد ہے اور ہم علی گڑھ کے طالب علم رہے ہیں۔ ہم تو اب تک کسی ایسے استاد کو جو ہماری طالب علمی کے زمانہ میں استاد تھا استاد ہی کہتے اور سمجھتے ہیں اور اس میں اس استاد کی کوئی عزت افزائی نہیں خود اپنی عزت افزائی ہے۔ استاذی المحترم چوہدری محمد علی صاحب کو استاذی المحترم کہنے سے ان کی عزت نہیں بڑھتی خود ہماری عزت میں اضافہ ہوتا ہے۔ استاذی المکرّم مبارک احمد انصاری یہاں تشریف فرما ہیں انہیں استاذی المکرّم کہنا ان کے لئے نہیں ہمارے لئے باعث شرف ہے۔

نئے لوگوں کے لئے ایک بات کہہ دوں جب میں اورینٹل کالج میں پڑھتا تھا تو برصغیر کے نامور عربی عالم علامہ عبدالعزیز میمنی لاہور تشریف لائے۔ ہمارے پرنسپل ڈاکٹر سید عبداللہ نے طلبا سے ان کا تعارف کرواتے ہوئے کہا بچو آج علامہ عبدالعزیز میمنی سے مل لو کل اس بات پر فخر کیا کرو گے کہ ہم علامہ عبدالعزیز میمنی سے ملے ہیں اور ان کے ارشادات سنے ہیں۔ اب اسی قبیل کی ایک بات کہ استاذی المحترم چوہدری محمد علی صاحب جب پہلی بار سجاد ملک کے بلانے پر کینیڈا تشریف لائے تو وینکوور سے کالج کے ساتھ گہرا تعلق رکھنے والا پاکستان پولیس باسکٹ بال ٹیم کا ایک عیسائی کھلاڑی والیس (جسے عرف عام میں والی کہا جاتا تھا) اپنے بیٹے کو لے کر خاص طور پر ٹورنٹو آیا اور اپنے بیٹے کو چوہدری صاحب سے ملوایا۔ کہنے لگا بیٹے ان سے مل لو اور ان کی باتیں سن لو عمر بھر فخر کرتے رہو گے کہ میں نے چوہدری محمد علی صاحب کو دیکھا ہوا ہے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں یہاں کہیں ٹورنٹو میں ہی باسکٹ بال کا نامور کھلاڑی خالد تاج رہتا ہے جو جماعت احمدیہ سے وابستہ نہیں۔ چوہدری صاحب کے یہاں آنے پر جس بے قراری اور محبت سے وہ ان کے گرد گھومتا رہا کیا کوئی چاہنے والا اپنے محبوب کے گرد گھومے گا۔ اے کاش اسے اس مجلس میں بلایا گیا ہوتا تو وہ سر کے بل آتا (میں دیکھ رہا ہوں کہ عزیزی ڈاکٹر خالد تاج یہاں اس محفل میں موجود ہیں اللہ انہیں خوش رکھے۔)

میں نے کہا نا کالج میں کبھی ہڑتال نہیں ہوئی اور میں اس زمانہ کی بات کر رہا ہوں جب کالج کالج تھا۔ ایک بار صبح اطلاع ملی کہ چنیوٹ کالج میں کسی مسئلہ پر ہڑتال ہو گئی ہے اور چنیوٹ کے طلبا ربوہ کی طرف پیش قدمی کر رہے ہیں کہ یہاں کا کالج بھی بند کروا کر دم لیں گے۔ ہمیں یاد ہے اس روز استاذی المحترم میاں عطاء الرحمٰن پرنسپل کے طور پر کام کر رہے تھے۔ پرانے طلباء جانتے ہیں کہ ہمارا پہلا پیریڈ ہوتا تھا اور ہال میں ہوتا تھا اس انبوہ کثیر کی وجہ یہ تھی کہ اردو لازمی مضمون تھا اور ہر طالب علم کو بادل ناخواستہ پڑھنا پڑتا تھا۔ (جملہ معترضہ ہے ہمارے امیر صاحب اس وقت کالج کے طالب علم

تھے اور اس بات پر ہر وقت اللہ کا شکر ادا کیا کرتے ہیں کہ اس وقت اردو لازمی مضمون نہیں تھا ورنہ ہماری شاگردی کی تہمت ان پر بھی لگ جاتی۔ ویسے تو ہم بھی اس حسن اتفاق پر اللہ کا شکر ادا کیا کرتے ہیں مگر اس کی وجہ کوئی اور ہے۔) ابھی فرسٹ ایئر کا پہلا پیریڈ ختم ہونے میں چند منٹ تھے کہ قبلہ میاں عطاء الرحمٰن صاحب نے ہمیں متوجہ کر کے باہر بلایا اور فرمایا کہ اپنا پیریڈ جاری رکھیں دوسری کلاس بھی ساتھ ہی شامل کر لیں۔ اتنے میں سیکنڈ ایئر کے طلباء کا جم غفیر بھی آ گیا اور ہال میں سما گیا ہماری کلاس جاری رہی۔ ہم نے نصاب کی کتاب تہ کر کے رکھ دی اور جدید تر شاعروں کے خوب صورت شعر سنانا شروع کر دئے اور ہال واہ واہ سبحان اللہ کے نعروں سے گونجتا رہا۔ کوئی ڈیڑھ دو گھنٹے کے بعد قبلہ میاں صاحب نے پیغام بھجوایا کہ اب کلاس چھوڑ دیں۔ ہم نے ساڑھے سات سو لڑکوں کو ڈیڑھ گھنٹے تک کلاس میں پابند رکھا کوئی ہلہ گلہ ہؤا نہ کسی کو احساس ہوا کہ کوئی غیر معمولی واقعہ ہو گیا ہے۔ چوتھے پیریڈ کے بعد کالج کا کام معمول کے مطابق چلنے لگا۔ تب معلوم ہوا کہ اے سی نے چنیوٹ کالج کی ہڑتال کی خبر سن کر کالج والوں کو متنبہ کیا تھا اور کہا تھا کہ اگر ضرورت ہو تو وہ پولیس کا انتظام کرنے کو تیار ہیں مگر کالج انتظامیہ نے کہا کوئی ضرورت نہیں ہمیں اپنے طلبا پر اعتماد ہے۔ ہم خود طلباء کو سنبھال لیں گے اور سنبھال لیا۔ یہ بات کہنے کی مجھے ضرورت نہیں کہ اس وقت چنیوٹ کے بیسیوں طالب علم کالج میں پڑھتے تھے اور کلاسوں میں موجود تھے۔ اور پولیس کالج کے احاطہ میں قدم رکھنے کی جرات نہیں کرتی تھی۔ ہمارے کالج کا ماحول ہی ایسا تھا کہ طلبا کو بھول کر بھی کسی ہڑتال وڑتال کا خیال نہیں آتا تھا۔

یہاں ایک اور واقعہ سنا دوں۔ چنیوٹ کے اے سی میرے عزیز دوست جاوید محمود صاحب تھے جو بعد کو چیف سیکرٹری ہو کر ریٹائر ہوئے۔ میں کسی کام سے انہیں ملنے کو گیا۔ اس وقت ان کی عدالت میں کم و بیش دس ایسے وکلا موجود تھے جو تعلیم الاسلام کالج میں میرے شاگرد رہ چکے تھے۔ میں عدالت میں داخل ہؤا تو ایک کھلبلی سی پڑ گئی۔ وکلا تعظیماً ایک طرف ہو گئے اور نہایت احترام سے مجھے آگے آ جانے کا کہنے لگے۔ جاوید محمود چونک کر کھڑے ہو گئے عدالت برخواست کر دی اور مجھے اپنے پرائیویٹ کمرہ میں بلا لیا کہنے لگے چنیوٹ کے وکلاء آپ کے نیاز مند لگتے ہیں۔ میں نے کہا یہ سب میرے شاگرد ہیں اور ربوہ کے پڑھے ہوئے ہیں۔ چنیوٹ کا ہر پڑھا لکھا آدمی ربوہ کا پڑھا ہؤا ہے۔ اور ہر ان پڑھ مولویوں کا پڑھایا ہؤا ہے۔

پھر آپ سب جانتے ہیں کہ کالج رونگ میں اور باسکٹ بال میں ملک بھر میں جانا پہچانا تھا۔ رونگ کے انچارج چوہدری محمد علی صاحب ہوتے تھے پھر برادرم چوہدری حمید احمد ہو گئے نوبت یہاں تک آ پہنچی کہ ہمارے پروفیسر محمد اسلم صابر بھی رونگ کے انچارج رہے۔ رونگ میں بڑے بڑے تنومند کھلاڑی ہوتے تھے صحت مند توانا اور قوی الجثہ۔ یہاں ناصر احمد ظفر کہیں موجود ہوں گے ہاں دیکھئے وہ بیٹھے ہیں۔ رونگ کے کھلاڑی پرنسپل صاحب کے بڑے قریبی ''رشتہ دار'' کہلاتے تھے وہ انہیں خوب حلوے اور دودھ اور سویا بین کھلا کھلا کر پالتے تھے بعض کھلاڑی تو ڈنڈے بھی کھا کر بے مزا نہیں ہوتے تھے یہ رونگ والے کسی اور کو خاطر میں نہیں لاتے تھے آخر کئی سالوں کے چیمپئن جو تھے۔ پھر عربی رونگ کو کھا گئی۔ قفا نبک من ذکریٰ حبیب و منزل۔ اس عربی مصرعہ کا مطلب کھانے کے بعد اسلم صابر صاحب سے پوچھ لیجئے گا۔ اور ہاں ان پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب کو معمولی آدمی نہ سمجھئے۔ یہ تاریخی آدمی ہیں۔ تاریخ احمدیت میں ان کا ذکر ہے۔ ۱۹۵۴ء میں جب تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی عمارت کا افتتاح ہؤا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ افتتاح کے لئے تشریف لائے۔ اس وقت افتتاحی اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موجودگی میں فرسٹ ایئر کے ایک طالب علم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دعائیہ نظم ترنم سے پڑھی وہ طالب علم محمد اسلم صابر تھے۔ ربوہ کی مسجد مہدی میں دہشت گردی کے ۱۹۹۶ والے واقعہ میں زخمی ہونے اور ''زندہ شہید'' کہلانے کا تاریخی اعزاز انہیں بعد کو نصیب ہؤا۔

پھر باسکٹ بال کا کھیل اپنے ڈاکٹر نصیر احمد خاں نے شروع کیا اور انتہا تک پہنچایا۔ کالج کے کھلاڑی پنجاب کی ٹیم بنکوں کی ٹیموں آرمی کی ٹیموں میں نمایاں گنے جانے لگے ربوہ باسکٹ بال کا مرکز بن گیا۔ نصیر خاں صاحب کے بعد چوہدری محمد علی صاحب باسکٹ بال کے نگران بنے ان کے پرنسپل بن جانے کے بعد نوبت بایں جا رسید کہ ہم جیسے باسکٹ بال کے ''آؤٹ سٹینڈنگ کھلاڑی'' بھی باسکٹ بال کھلانے لگے۔ اس تلمیح کا بیان یوں ہے کہ دسویں قومی باسکٹ بال چیمپئن شپ کا میزبان سرگودھا ڈویژن کی جانب سے ناصر باسکٹ کلب اور کالج تھا۔ ہمارے ڈویژن کے کمشنر سید قاسم رضوی مرحوم بہ حیثیت کمشنر اس ٹورنامنٹ کے نگران تھے اور میں کالج کے ناصر باسکٹ بال کلب کا نگران ہونے کی وجہ سے منتظم۔ انتظامات کا معائنہ کرنے آئے تو برسبیل تذکرہ مجھ سے پوچھنے لگے ڈاکٹر صاحب کیا آپ بھی باسکٹ بال کے کھلاڑی رہے ہیں؟ میں نے کہا ''جی سر! آؤٹ سٹینڈنگ کھلاڑی! وہ جو باہر کھڑے ہوتے ہیں۔'' یہ تو کالج کے نام کی برکت تھی کہ ربوہ کا نام باسکٹ بال کے قومی حلقوں میں نمایاں رہا۔ کالج کی ایک روایت کھیل اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی بھی تھی۔ کالج کی ہاکی، فٹ بال کی ٹیمیں بھی نمایاں تھیں اور ان ٹیموں کے کئی گھٹنوں سے معذور طالب یہاں بیٹھے ہوں گے۔ زکریا ورک صاحب تو فٹ بال کی ٹیم کی تاریخی تصویریں بھی سنبھالے بیٹھے ہیں اور دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور دوسروں کو عبرت دلاتے رہتے ہیں۔ اور ابھی چند ہفتے پہلے ہماری ہاکی ٹیم کا نمایاں ترین کھلاڑی ماجد شاہد یہاں آیا ہے اور بچارا ہاکی سٹک کی بجائے واکنگ سٹک پکڑے پھرتا ہے۔ اور ہمارے کرنل راجہ اسلم کا ذکر تو رہا ہی جاتا ہے۔ آپ ماشاءاللہ پول والٹ کے کھلاڑی تھے اور کالج کے بلکہ یونیورسٹی کے چیمپین۔ فوج میں توپ خانہ میں رہے وہاں ان کا پول والٹ کا تجربہ بہت کام آیا ہو گا کہ توپ نہ چلی تو گولہ کو پول والٹ والے پول سے باندھ کر سرحد کے پار اچھال دیا۔ سابق صدر پرویز مشرف توپخانہ سکول میں ان کے شاگرد رہے یہاں آئے تو راجہ صاحب سے بہت احترام سے سر کہہ کر ملے اور توپ خانے کی ٹریننگ کا ذکر کرتے رہے۔

روایتوں کا ذکر ہو رہا ہے ہماری ایک روایت یہ تھی کہ کالج میں تعلیمی سرگرمیوں کے علاوہ زائد از نصاب سرگرمیاں سارا سال جاری رہتیں۔ کبھی مباحثے ہو رہے ہیں کبھی مشاعرے کبھی کوئی عالم تقریر کو آ رہا ہے کبھی کوئی۔ کہیں مجلس ارشاد کے اجلاس ہیں کہیں یونین کے جلسے۔ غرض کوئی ہی ایسی شام تھی جو فارغ گذرتی ہو کوئی نہ کوئی ادبی یا علمی ہنگامہ برپا رہتا۔ ایک ہنگامے پہ موقوف ہے گھر کی رونق۔ اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ طلبا کی دلچسپی کا اور کوئی سامان شہر میں میسر نہیں تھا اور دوسری اور بڑی وجہ یہ تھی کہ طلباء کو زائد از نصاب سرگرمیوں میں مصروف رکھنا اساتذہ کے فرائض میں شامل تھا۔ دوسرے شہروں میں لوگ شاگردوں کو ٹیوشنوں میں مصروف رکھتے تھے ہمارے ہاں اس کا رواج نہیں تھا۔ غریب اور کمزور طلباء کو اساتذہ تیاری کروا دیتے تھے بعض ''امراء'' ٹیوشن بھی پڑھتے تھے مگر ان کی نسبت کالج کے طلبا کی تعداد کی نسبت سے بہت کم تھی۔ انگریزی اور سائنس کے مضامین میں البتہ بعض طلبا ٹیوشن ضرور رکھتے تھے مگر وہ عالم نہیں تھا کہ اساتذہ کالج میں تو پڑھاتے نہ ہوں اور گھروں پر ٹیوشن کی فیکٹریاں چلا رکھی ہوں۔ ہم ٹیوشن کے خلاف نہیں کیونکہ اس ٹیوشن ہی کی بدولت ہم ایم اے کرنے کے قابل

ہوئے مگر کالج کے سٹاف پر آ جانے کے بعد ہم نے کبھی کوئی ٹیوشن نہیں پڑھائی۔ جس کو پڑھایا اور کیئوں کو پڑھایا بغیر کسی معاوضہ کے پڑھایا۔ ہمارے اساتذہ از بسکہ انجمن سے گذارہ الاؤنس پانے والے لوگ تھے اشد ضرورت کے وقت ٹیوشن پڑھاتے بھی ہوں گے مگر اس ٹیوشن پر انحصار ان کا وطیرہ نہیں تھا۔ وہ علم پھیلاتے تھے بیچتے نہیں تھے۔ ہمارے کالج کے اساتذہ کے پاس وقت نہیں تھا۔ کیوں ؟ اس لئے کہ اکثر اساتذہ کالج کے علاوہ جماعتی تنظیموں میں کام کرتے تھے۔ انصار اور خدام کی مرکزی تنظیموں کا رضا کارانہ کام ہمارے اساتذہ نے سنبھالا ہوا تھا۔ استاذی المحترم محبوب عالم خالدؔ تو انصار اللہ کے معتمد عمومی تھے جو انصار اللہ کا سب سے بڑا تنظیمی عہدہ ہے۔ پروفیسر حبیب اللہ خاں مدتوں انصار اللہ کے قائد مال رہے اپنے چوہدری حمید اللہ صاحب تو سارا سال جلسہ سالانہ کا کام کرتے تھے۔ رشید غنی مرحوم بھی خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ میں خوب کام کرتے تھے پھر وہ وقت بھی آیا اور جو بات میں کہنے جا رہا ہوں وہ تحدیثِ نعمت کے طور پر کہہ رہا ہوں کہ حضرت پرنسپل صاحب صدر انجمن احمدیہ کے صدر مقرر ہوئے تو خالد صاحب ان کے ہمراہ صدر کے معتمد کے طور پر انجمن میں چلے گئے اور کالج میں اردو کی کلاسیں ایک طالب علم کے سپرد کر گئے وہ طالب علم میں تھا۔ میں سال چہارم کا طالب علم تھا اور اپنی کلاس کے علاوہ تھرڈ ائیر سیکنڈ ائیر کے طلباء کو بھی اردو پڑھاتا تھا۔ اس زمانہ کے ایک طالب علم ایک تو ہمارے ماسٹر حبیب صاحب ہیں جو اکثر جمعہ پر ملتے ہیں تو فرماتے ہیں میں اسی برس کا ہو گیا ہوں میں انہیں کہتا ہوں آپ سو برس کے بھی ہو جائیں تو رہیں گے تو میرے شاگرد نا۔ فرماتے ہیں ہاں یہ بات تو درست ہے۔ (اس بدنصیبی سے تو چھٹکارا نہیں) اسی طرح ایک بار عزیزی نسیم مہدی وینکوور یا کیلگری گئے تو وہاں انہیں ایک نہایت بڈھا کھوسٹ آدمی ملنے آیا۔ کہنے لگا میں پروازی صاحب کا شاگرد ہوں اور میں نے ان سے اس زمانہ میں پڑھا ہے جب وہ خود طالب علم ہوتے تھے۔ ان کا نام غلام رسول آشنا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے کر واپس لائے، افریقہ میں پڑھانے گئے تھے کہ وہاں ٹھوکر لگ گئی۔

کالج میں اساتذہ اور طلبا کے مابین ایک محبت کا رشتہ قائم تھا اس محبت اور بے تکلفی کے اظہار کے لئے ہاسٹل کے سالانہ فنکشن میں ایک رات طلبا کو کھلی چھٹی دی جاتی تھی کہ وہ تہذیب کے دائرہ میں رہتے ہوئے اپنے اساتذہ کے بارہ میں اپنے اصلی جذبات کا اظہار کر لیں چنانچہ مختلف اساتذہ طلباء کی تنقید کا نشانہ بنتے قبلہ چوہدری محمد علی صاحب تنہا رہنے کی وجہ سے قبلہ صوفی صاحب جرمانوں کی وجہ سے حمید اللہ صاحب اپنی کم آمیزی کی وجہ سے نصیر خاں صاحب کالج یونین کا انچارج ہونے کے ناتے اور ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد صاحب اپنی سائنس کی درسی کتابوں کی وجہ سے سعید اللہ خاں صاحب اپنی مرغیوں اور انڈوں کی وجہ سے اور حضرت پرنسپل صاحب اپنی کھڑکھڑاتی کار کی وجہ سے۔ کھڑ کھڑ کردی بوئے اگوں ننگدی ساڈے سجناں دی کار اے کالے رنگ دی۔ جب اس کار کا قصیدہ زیادہ ہی پڑھا جانے لگا تو قبلہ چوہدری محمد علی صاحب کو گماں گذرا کہ طلبا پرنسپل کی کار سے کچھ زیادہ ہی بے تکلف ہونے لگے ہیں تو انہوں نے حکم دیا کہ اب کے سالانہ فنکشن میں پرنسپل صاحب کی کار کے بارے میں کوئی آئیٹم نہیں ہوگا۔ از بسکہ یہ تمام کارروائی خفیہ رکھی جاتی تھی مگر پرنسپل صاحب کو کہیں سے بھنک پڑ گئی کہ اب کے ان کی چہیتی کار کی خوبصورتی اور حسن و جمال اور خوش خرامی کا تذکرہ ممنوع کر دیا گیا ہے تو آپ نے چوہدری محمد علی صاحب کو پیغام بھیجا کہ اگر سالانہ فنکشن میں ان کی کار کا تذکرہ نہیں ہوگا تو وہ اس فنکشن میں نہیں آئیں گے۔ چنانچہ حسب معمول اس سال بھی پرنسپل صاحب کی چہیتی کار طلبا کی پھبتیوں کا تختۂ مشق بنی۔ اس کے بعد تو پرنسپل صاحب خلافت کے مرتبہ پر سرفراز ہو گئے پھر ان کی کار کو کون کچھ کہتا؟ وہ کار سنا ہے قصر خلافت کے گیراج میں کھڑی کھڑی اسی غم میں گھل گھل کر گل گئی کہ اب مجھ پر کوئی پھبتی بھی نہیں کستا۔ تھی وہ اک شخص کے تصور سے۔ اب وہ رعنائیٔ خیال کہاں؟

اگر آپ نے میری معروضات کو ازرہِ مجبوری سنا ہے جیسے اردو لازمی ہونے کی وجہ سے سنا کرتے تھے تو مجھے آپ سے ہمدردی ہے اور اگر دلچسپی سے سماعت فرمایا ہے تو میں آپ کے ذوق کی داد دیتا ہوں اور دعا دیتا ہوں کہ اللہ آپ کو خوش رکھے۔ آمین۔

سالِ نو

چمن، رنگ و بو، کہکشاں دیکھتا ہوں
نئے سال کا مَیں سماں دیکھتا ہوں

شعرا کے تیر و کماں دیکھتا ہوں
سخنور کا حسنِ بیاں دیکھتا ہوں

غلامانِ احمد کے صدق و صفا کا
محبت بھرا اک جہاں دیکھتا ہوں

فلک بوس نعرۂ اللہ اکبر
نئے سال بھی یک زباں دیکھتا ہوں

جہاں کفر و باطل کا تھا بول بالا
وہاں پنج وقتہ اذاں دیکھتا ہوں

جہاں خشک مٹی کبھی بے ثمر تھی
خلافت کا اک گلستاں دیکھتا ہوں

دعائیں مسیحا کی اس طور پھیلیں
کہ تاریکیاں ضوفشاں دیکھتا ہوں

مسیحا کے فیضِ رواں کا سمندر
یہاں دیکھتا ہوں وہاں دیکھتا ہوں

نئے سال میں اک نئی جستجو ہو
تو ہر احمدی کامراں دیکھتا ہوں

ہماری فتوحات جو ہیں مقدر
یہ دشمن پہ اب مَیں گراں دیکھتا ہوں

ہماری رسائی فزوں سے فزوں تر
ہمیشہ سے میں بے گماں دیکھتا ہوں

نئے سال کی ابتداء ہو مبارک
کہ سر پر نیا آسماں دیکھتا ہوں

محبت کا سرچشمۂ زندگانی
بیابانیوں میں عیاں دیکھتا ہوں

نہ عالَمِ فروزی کا منظر جہاں پر
وہاں نورِ احمد رواں دیکھتا ہوں

قدم گاہِ غم میں بھٹکتی ہوئی روح
نئے سال میں شادماں دیکھتا ہوں

طلسمات سے پُر کرشمات والا
لوائے مسیح الزماں دیکھتا ہوں

معطر جبینِ نظر جن کی دیکھی
وہی گامزن کارواں دیکھتا ہوں

سال مونسؔ مبارک ہو سب کو
کہ میں ہر طرف قادیاں دیکھتا ہوں

(محمد ہادی مونسؔ پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا)

تعلیم الاسلام کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کینیڈا

مستحق طلباء کی امداد کے لئے عطیات جمع کرنے کی مہم

نمائندہ خصوصی : محمد اکرم یوسف

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کینیڈا کی تشکیل کے لئے محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے جلسہ سالانہ کینیڈا کے دوسرے روز 3 جولائی 2010ء کو ایک اجلاس بلایا۔ اور آپ نے مندرجہ ذیل احباب کو ایسوسی ایشن کے لئے نامزد کیا۔

مکرم مولانا عبدالرشید یحییٰ صاحب، صدر
مکرم ہدایت اللہ ہادی صاحب، جنرل سیکرٹری
مکرم سجاد احمد ملک صاحب، سیکرٹری مال
مکرم قریشی فائز محی الدین صاحب، سیکرٹری تجنید
مکرم عبدالحی بشارت صاحب، رکن

اور پھر مجلس شوریٰ کینیڈا کے موقع پر 21 اپریل 2012ء کو باقاعدہ انتخاب عمل میں آیا۔ جس میں درج ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد رؤف صاحب	صدر
مکرم میجر (ر) عبدالحفیظ خلیفہ صاحب	نائب صدر
مکرم عبدالحی بشارت صاحب	جنرل سیکرٹری
مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب	نائب جنرل سیکرٹری
مکرم سجاد احمد ملک صاحب	سیکرٹری مال
مکرم ہدایت اللہ ہادی صاحب	سیکرٹری اشاعت
مکرم نعیم قادر مبشر صاحب	سیکرٹری ضیافت وتقریبات
مکرم فائز محی الدین قریشی صاحب	سیکرٹری تجنید
مکرم منیر الدین عبیداللہ صاحب	سیکرٹری بہبود طلباء سابق

حضور انور نے ازراہ شفقت 6 مئی 2012ء کو مذکورہ بالا عہدیداروں کی منظوری عطا فرمائی۔

آغاز میں اس تنظیم نے چند غیر رسمی اجلاس منعقد کئے۔ اور تعلیم الاسلام کالج کے اولڈ سٹوڈنٹس کی تلاش جاری رکھی۔ اور اُن کی رکنیت کی جسٹریشن کی۔ لیکن 24 ستمبر 2011ء کو جماعت احمدیہ جرمنی کی تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن سے خطاب میں جب پیارے آقا نے اولڈ سٹوڈنٹس کو اپنے اُس منفرد اور عظیم تعلیمی ادارے کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلوائی تو کینیڈا میں بھی اس ایسوسی ایشن کے ممبران اور عہدیداران نے لبیک کہتے ہوئے بھاگ دوڑ شروع کر دی اور وظائف فنڈ میں عطیات جمع کرنے کی تحریک پر کام شروع کر دیا۔

3 نومبر 2012 کو ایوان طاہر میں ہونے والا عشائیہ اسی مہم کی ایک کڑی تھا۔ تقریب کا وقت شام 7 بجے مقرر تھا لیکن وقت سے پہلے ہی ایوان طاہر کے مرکزی ہال میں چھوٹے بڑے تمام عمروں کے اولڈ بوائز جمع ہونا شروع گئے۔ داخلہ ٹکٹ کے ذریعے تھا جس کی جملہ رقم مستحق طلباء کے تعلیمی وظائف کے لئے جمع کی گئی۔

مکرم میجر (ر) عبدالحفیظ خلیفہ صاحب جو ایسوسی ایشن کے نائب صدر ہیں، انہوں نے اس تقریب میں میزبانی کے فرائض ادا کئے۔ وقت مقررہ پر مکرم سید عبدالمومن صاحب نے تلاوت قرآن کریم اور انگریزی ترجمہ سے تقریب کا آغاز کیا۔ پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر معارف کلام سے چند اشعار سُنائے۔

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

پروفیسر صابر صاحب موصوف وہ تاریخ ساز شخصیت ہیں جن کا تاریخ احمدیت میں ذکر ہے۔ انہوں نے 6 دسمبر 1954ء کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی عمارت کے افتتاح کی تقریب کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موجودگی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دعائیہ نظم ترنم سے پڑھی تھی۔

حمد و ثناء اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا، کوئی نہ کوئی ثانی

اس وقت آپ کالج کے سال اول کے طالب علم تھے۔

رپورٹ کارگزاری

ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر اعجاز احمد رؤف صاحب نے کار گزاری کی رپورٹ پیش کی اور کینیڈا میں تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی مختصر تاریخ بیان کی اور بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے المنار کینیڈا سہ ماہی شائع ہو رہا ہے۔ جس کے ایڈیٹر مکرم منیر الحق شاہد صاحب ہیں۔ اس کے بعد آپ نے عہدیداروں کا تعارف کروایا اور بتایا کہ اِس وقت تک 300 سے زائد ممبران کی رجسٹریشن ہو چکی ہے۔ اور اب تک 17 احباب Lifetime Member بن چکے ہیں۔ جن میں سے تین حضرات اعزازی رکن ہیں جو درج ذیل ہیں۔

مکرم پروفیسر مبارک احمد انصاری صاحب
مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب
مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب

اس کے بعد آپ نے حضور انور کے 24 ستمبر 2011ء کے خطاب سے چند اقتباس پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حضور کی ہدایات کے پیش نظر ہم نے غیر احمدی اولڈ سٹوڈنٹس کی تلاش شروع کر رکھی ہے اور آج کی تقریب میں ڈاکٹر خالد تاج صاحب ہمارے ساتھ شامل ہیں۔

پھر آپ نے بتایا کہ گزشتہ برسوں میں مکرم پروفیسر چوہدری حمید احمد صاحب، صدر تعلیم الاسلام کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن جرمنی 18 مئی 2011ء اور 4 فروری 2012ء اور محترم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ 31 اگست 2012ء کو تعلیم الاسلام اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کینیڈا کے ساتھ شامیں منعقد کرنے کا موقع ملا تھا۔

مکرم صدر صاحب نے یہ بھی اعلان کیا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک مستحق طلباء کی امداد کے لئے 16,650 ڈالر کی رقم جمع ہو چکی ہے جو انشاء اللہ العزیز عنقریب نظارت تعلیم، صدر انجمن

احمدیہ ربوہ کو بھجوادی جائے گی۔

آپ نے آخر پر مکرم نصیر احمد خاں صاحب، سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کینیڈا کا بھی شکریہ ادا کیا جن کے تعاون سے اس تقریب میں عشائیہ اور مہمان نوازی کا اہتمام کیا گیا۔

تعلیم الاسلام کالج کی روایات

تعلیم الاسلام کالج کے ایک سابق طالب علم اور اب انتہائی محترم اُستاد پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب نے مخصوص اور ہلکے پھلکے انداز میں اپنی یادوں کے دریچے کھول دیئے اور تعلیم الاسلام کالج کی روایتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تعلیم الاسلام کالج محض ایک علمی درس گاہ نہیں تھا بلکہ اِس کا خمیر اخلاص و محبت، وضعداری و حمیت، قربانیو غریب پروری، مساوات و مسابقت، علمیت و روحانیت اور انسانیت و شرافت سے اُٹھا تھا۔ چھوٹے بڑے، اُونچے نیچے، امیر غریب سب طلباء کو احساس تھا کہ اُن کی اوّلین ترجیح تعلیم ہے اور ہر اُستاد کو اِس بات کا احساس تھا کہ وہ اُستاد ہے اور اُس کی اوّلین ترجیح طلباء کو علم کی روشنی دینا ہے اور اُن کے تربیتی امور کی نگرانی کرنا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ غالباً یہ ملک کا پہلا اور آخری ادارہ تھا جہاں کبھی ہڑتال نہیں ہوئی، کبھی اساتذہ اور طلباء میں اختلاف نہیں ہوا حالانکہ عقیدہ کے لحاظ سے کالج میں اور خاص طور پر فضل عمر ہوسٹل میں اکثریت طلباء کی ایسی ہوتی تھی جو جماعت کے عقائد سے متفق نہیں تھے۔ کالج میں کبھی جھگڑے نہیں ہوتے تھے حالانکہ نوجوانوں میں اختلاف ناگزیر ہے، کالج میں دھڑے بندی بھی نہیں ہوتی تھی۔

آپ نے فرمایا کہ مگر یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ اُس کالج میں انسان تعلیم حاصل کرتے تھے اور انسان غلطی بھی کرسکتا ہے۔ اُس کالج کی بنیاد قادیان جیسے قصبہ میں پڑی جو احمدیت کا مرکز تھا، اُس کی فضا میں اخلاص و وفاداری کی خوشبو رچی بسی ہوئی تھی۔ وہاں علم کی بڑی قدر کی جاتی تھی، ہر طالب علم کو سر آنکھوں پر جگہ دی جاتی تھی۔

آپ نے فرمایا کہ ہمیں خوب یاد ہے کہ قادیان میں فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا افتتاح ہوا تو ہندوستان کے اُس وقت کے مشہور سائنس دان سر شانتی سروپ بھٹناگر کو دعوت دی گئی، سارا قادیان اُس سائنس دان کو دیکھنے کے لئے اُمڈ آیا۔ ہمارے کالج میں چوٹی کے سائنس دان، اعلیٰ پایہ کے دینی اور مذہبی علماء، مصنفین، مانے ہوئے ادیب، دانشور، مشہور شاعر اور کھلاڑی آتے رہتے تھے۔ اِس ادارے نے اُس روسی سائنس دان کی بھی پذیرائی کی جو خدا کا ہی منکر تھا۔ عجیب ادارہ تھا اور عجیب لوگ تھے۔ یہ صرف عالموں کی ہی قدر نہیں کرتا تھا بلکہ علم حاصل کرنے والوں کا بھی قدردان تھا۔

آپ نے تقریباً آدھ گھنٹے تک حاضرین کو حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل اور اساتذہ کی فراخدلی کے دلچسپ واقعات سے محظوظ کیا۔ جو بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ ہوئے۔

مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب کی تقریر

پروفیسر صاحب موصوف کے بعد تعلیم الاسلام کالج کے ایک اور سابق طالب علم مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تعلیم الاسلام کالج نے نہ صرف حصول علم کی پیاس میرے دل میں پیدا کی بلکہ خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کا شوق بھی پیدا کیا۔ آنحضرت ﷺ کے پیارے وجود سے محبت کی آگ ہمارے دلوں میں بھڑکائی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل تھا اور اساتذہ کرام کی دعائیں تھیں کہ مجھے کھیلوں کے آل پاکستان مقابلہ جات میں کامیابیاں عطا ہوئیں۔ آپ نے طالب علمی کے دور کے کچھ دلچسپ واقعات سُنائے اور حاضرین کو محظوظ کیا۔

مزاحیہ شاعری اور عشائیہ

مکرم مولانا صاحب کے خطاب کے بعد سوا آٹھ بجے حاضرین کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ کھانے کے دوران حاضرین کو محظوظ کرنے کے لئے مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا کو اپنا کلام پیش کرنے کی فرمائش کی گئی۔ آپ نے کچھ مزاحیہ اردو اور پنجابی اشعار سُنائے۔ آپ کی طویل پنجابی نظم ''دھوتی'' سے احباب بہت محظوظ ہوئے۔

محترم ملک لال خاں صاحب
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کا خطاب

آخر پر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایک اور سابق طالب علم محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے تعلیم الاسلام کالج کی یادوں کے حوالہ سے بتایا کہ میرے والد صاحب نے مجھے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک اُستاد چوہدری بشیر احمد صاحب کے مشورہ پر داخل کروایا تھا اور وہاں قیام کے عرصہ کو میں، میرے والد صاحب اور افراد خاندان ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ایک احسان کے طور پر یاد کرتے ہیں۔ آپ نے اُن ایمان افروز واقعات کا ذکر کیا جو طالب علمی کے دوران پیش آئے اور جنہوں نے آپ کی زندگی کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔

اس کے بعد محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ تعلیم الاسلام کالج میرے لئے صرف ایک تعلیمی درس گاہ ہی نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کے دو سال میرے لئے امام وقت کو پہچاننے کا ذریعہ بھی بنے۔ میں نہیں جانتا کہ اگر میرے والدین مجھے تعلیم الاسلام کالج کے بجائے اگر کہیں اور تعلیم کے لئے بھیجتے تو مجھے احمدیت کی نعمت ملتی یا نہ ملتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری رہنمائی کا انتظام تعلیم الاسلام کالج کے ذریعہ مہیا فرمایا جس کے لئے میں اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اِس ادارہ کی روایات کو اپنے اندر اُجاگر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ نے فرمایا کہ مجھے بے حد خوشی ہوئی کہ تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کینیڈا نے مستحق طلباء کی مالی امداد کے لئے اس عشائیہ کے ذریعہ 16,650 ڈالر کی رقم جمع کی ہے۔ انشاء اللہ العزیز یہ جملہ رقم عنقریب نظارت تعلیم، صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو بھجوادی جائے گی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس میدان میں سبقت لے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔

پروگرام کے آخر میں ڈاؤن ٹاؤن ٹورانٹو کے مشہور Roy Thomson Hall میں 20 نومبر کو ہونے والے جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کے جملہ انتظامات کے بارہ میں وڈیو کلپس کی مدد سے ایک تفصیلی پروگرام پیش کیا گیا۔ اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے آپ نے احباب جماعت کو تلقین کی اور فرمایا کہ غیر مسلم دوستوں سے اپنے رابطے بڑھائیں اور انہیں اس میں شامل ہونے کی دعوت دیں۔

اجتماعی دُعا کے ساتھ عطیات جمع کرنے کی یہ تقریب نو بجے شب ختم ہوئی۔

تصحیح

حضور انور کے دورہ کینیڈا کی رپورٹ احمدیہ گزٹ کینیڈا نومبر 2012ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے صفحہ 21 پر 12 نکاحوں کا اعلان شائع ہوا تھا۔ نکاح نمبر 8 میں عزیزم حنان احمد بھٹی صاحب کے والد کا نام غلطی سے مکرم نصیر احمد بھٹی صاحب شائع ہو گیا تھا جب کہ ان کے والد کا نام مکرم سلطان احمد بھٹی صاحب ہے۔ احباب درستی فرمالیں۔

July 11. 2012

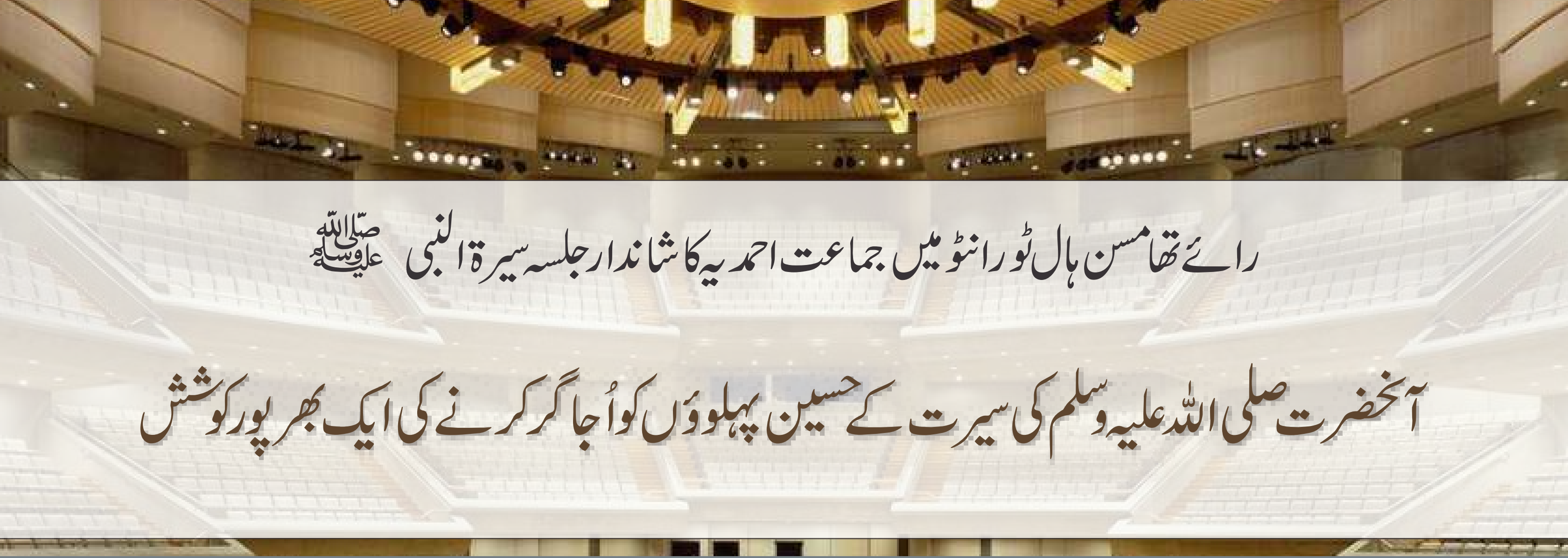

رائے تھامسن ہال ٹورانٹو میں جماعت احمدیہ کا شاندار جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حسین پہلوؤں کو اُجاگر کرنے کی ایک بھرپور کوشش

پس منظر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اسلام دشمن عناصر نے جو بے ہودہ اور لغو فلم بنائی اور جس ظالمانہ طریق سے اُس عظیم محسن انسانیت کی اہانت کا ایک بار پھر ارادہ کیا اُس نے ہر مسلمان کا دل چیر کر رکھ دیا اور دنیا بھر کے مسلمانوں نے اپنے اپنے انداز میں ردّ عمل کا اظہار کیا۔ لیکن احمدی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور غلامِ صادق کے ماننے والوں میں سے ہیں انہوں نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے، اپنے شکستہ دلوں کو سنبھالتے ہوئے ایک مثالی ردّعمل دکھایا۔ اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق جہاں دنیا بھر کی جماعتوں نے لائحہ عمل تیار کئے وہاں جماعت احمدیہ کینیڈا کی نوجوان نسل نے بھی سر جوڑ لئے اور دوسرے اقدامات کے علاوہ ایک ایسے جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا جس میں وسیع پیمانے پر غیر مسلموں کو دعوت دے کر اُس عظیم نبیؐ کی معصومیت کے بارے میں شکوک اور غلط فہمیوں کو دور کیا جائے۔

رائے تھامسن ہال

غیر مسلموں کو بڑی تعداد میں متوجہ کرنے کے لئے مناسب جگہ کا انتخاب بہت ضروری تھا، لہٰذا طویل چھان بین کے بعد ٹورانٹو شہر کے مشہور و معروف اور بالکل وسط میں واقع رائے تھامسن ہال کا انتخاب کیا گیا۔ خمیدہ بیرونی ڈیزائن میں تعمیر کئے گئے اِس تھیٹر میں ڈھلوان میں نصب شیشے کے سائبان روشنیوں میں ایک طلسماتی منظر پیش کرتے ہیں۔ یہ خوبصورت ہال 1982 میں تعمیر ہوا۔ جس میں خوبصورت ہال اور گیلریوں میں 2600 افراد کی گنجائش ہے۔ اِس میں آراستہ جدید ترین ساؤنڈ سسٹم، اسٹیج اور روشنیوں کے انتظام کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ نے اِس خوبصورت اور دیدہ زیب ہال کا انتخاب کیا۔ جائے وقوع کے اعتبار سے بھی یہاں پہنچنے کے لئے سب وے، بس سروس اور سٹریٹ کار کی سہولتیں مہیا ہیں۔ موٹر گاڑیوں پر آنے والے مہمانوں کے لئے 300 پارکنگ کی جگہیں مختص کی گئی تھیں۔ گو یہ تھیٹر سارا سال اپنی رنگا رنگ تقریبات کی وجہ سے مصروف رہتا ہے لیکن شاید یہ منفرد موقع تھا کہ تھیٹر کی فضا کو تلاوت قرآن کریم اور درود شریف سے بھر دیا گیا۔

ویب سائٹ اور دیگر ذرائع ابلاغ کا استعمال

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کی تاریخ مقرر ہوتے ہی مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا نے جدید تکنیکی سہولتوں کو بروئے کار لا کر ایک ایسی ویب سائٹ قائم کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کرنے کے ساتھ جلسہ کے بارہ میں تمام معلومات پیش کرتی رہی اور شامل ہونے والے خواہش مند خواتین وحضرات کو رجسٹریشن کی سہولت بھی مہیا کرتی رہی۔ اِس ویب سائٹ اور جلسہ کی تشہیر کے لئے وسیع پیمانے پر کاروائی کی گئی۔

ڈاؤن ٹاؤن ٹورانٹو کا مشہور ڈنڈاس اسکوئر Dundas Square جو اپنی اہمیت کے لحاظ سے نیویارک کے ٹائمز اسکوئر سے مطابقت رکھتا ہے جو تجارتی اور عوامی اعتبار سے یکساں طور پر اہم ہے۔ جہاں سے ہر روز تقریباً ایک لاکھ لوگ گزرتے ہیں۔ اِسی اسکوئر میں کینیڈا کے سب سے بڑے میڈیا ٹاور پر نصب الیکٹرونک بورڈ اور تمام سب وے اسٹیشنوں پر دو ہفتہ تک جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کے بارہ میں پندرہ سیکنڈ کے لئے اشتہار وقفے وقفے سے دکھایا جاتا رہا۔ شہر کی مشہور شاہراہوں پر چلنے والی بسوں، سٹریٹ کاروں اور ٹیکسیوں پر جلسہ کے بڑے بڑے اشتہار لگوائے گئے۔ ٹورانٹو میں سب سے زیادہ شائع ہونے والے اخبار Toronto Star کے علاوہ تمام کمیونٹی اخباروں میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کی تشہیر کی گئی۔ جماعت کے نوجوان رضا کاروں نے شہر کے تمام اہم مقامات پر ہزاروں کی تعداد میں تعارفی پمفلٹ تقسیم کئے۔

پریس کانفرنس

9 نومبر 2012ء کو ٹورانٹو شہر کے ایک بڑے ہوٹل Ritz Carlton میں تمام خبر رساں ایجنسیوں، اخبارات اور ٹی وی نمائندوں کو جلسہ سیرۃ النبی ﷺ سے متعارف کروانے کے لئے پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں محترم عطاء الواحد صاحب سیکرٹری نو مبائعین، مکرم مولانا مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا، محترم فرحان کھوکھر صاحب، سیکرٹری تبلیغ اور محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے خطاب کیا اور جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کرنے کی غرض و غایت بیان کی۔

کثیر تعداد میں مہمانوں کو مدعو کرنے کی تحریک کے لئے محترم امیر صاحب نے خدام کے ہمراہ ٹورانٹو اور گردونواح کی تمام جماعتوں کا دورہ کیا اور ویڈیو کلپوں کے ذریعہ احباب کو پروگرام کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق زیادہ سے زیادہ تعداد میں غیروں کو دعوت دینے کی تحریک کی۔

آن لائن رجسٹریشن پر لوگوں کا ہجوم

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے اور حضور انور کی دعاؤں کے طفیل خدام الاحمدیہ کے رضا کاروں کی شب و روز محنت اور جماعت کی کوششیں رنگ لائیں اور پروگرام سے ایک ہفتہ قبل آن لائن رجسٹریشن پر مہمانوں کا رش پڑ گیا او رجب رجسٹریشن کی تعداد 4,000 تک پہنچ گئی تو احباب جماعت کے لئے جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کی کاروائی آن لائن Stream کے ذریعہ مساجد اور مراکز نماز میں دیکھنے کا اہتمام کر دیا گیا تھا۔ اور لوگوں سے

درخواست کی گئی کہ ڈیوٹیوں پر متعین افراد کے سوا احباب جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کے لئے رائے تھامسن ہال تشریف نہ لائیں تا کہ زیادہ سے زیادہ مہمانوں کے لئے جگہ مہیا کی جاسکے۔

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کی کاروائی

جلسہ کی کاروائی ساڑھے چھ بجے شروع ہونا تھی لیکن داخلی دروازوں پر ہجوم ایک گھنٹہ قبل ہی شروع ہو گیا تھا دونوں دروازوں پر ہر رنگ ونسل کے چھوٹے بڑے قطاریں بنائے ہال میں جانے کے لئے بے تاب تھے اور راہ چلتے لوگ اِن مشتاق چہروں کو حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ ہمارے نوجوان رضا کاروں نے یہ موقع بھی ہاتھ سے جانے نہ دیا اور ہر آنے جانے والے کے ہاتھ میں ہزاروں تعارفی پمفلٹ تھمادئے۔ آنے والے مہمانوں میں غیر مسلموں کے ساتھ ساتھ ایک بڑی تعداد ایرانی، صومالی، سوڈانی، افریقی اور عربوں، غیر احمدی مسلمانوں کی نظر آئی۔ ہر مہمان کو استقبالیہ ٹیم کے نمائندے مسکراتے ہوئے چہروں سے سیٹ نمبر کے ساتھ تعارفی لٹریچر اور گفٹ کوپن دے رہے تھے۔ یہ مہمان لابی میں لگائے گئے بک سٹال سے اپنی پسند کی کتابیں مفت حاصل کررہے تھے۔ لوگوں نے بہت شوق سے آنحضرت ﷺ پر نمائش بھی دیکھی اور گہری دلچسپی ظاہر کی۔ اسی طرح Humanity First کے سٹال پر لوگوں کا ہجوم تھا اور جماعت احمدیہ کی بنی نوع انسان کی خدمت اور کارگزاری کا بڑی حیرت سے جائزہ لے رہے تھے۔

شعبہ ضیافت و مہمان نوازی

شعبہ ضیافت نے مہمان نوازی کے لئے ہر منزل پر جگہ جگہ ریفرشمنٹ کے سٹالز سجائے ہوئے تھے اور وافر مقدار میں سینڈوچ، متفرق پھل و مشروبات، چائے اور کافی وغیرہ کا بہت اعلیٰ انتظام تھا۔ کانفرنس شروع ہونے سے قبل اور بعد میں بھی مہمانوں کی خدمت میں ریفرشمنٹ پیش کیا گیا۔ نوجوان مہمان نوازی میں ہمہ تن مستعد تھے۔

جلسہ میں ہر شعبہ ہائے زندگی کے افراد کے ساتھ بہت سے سابقہ اور موجودہ ممبران اسمبلی اور کونسلر حضرات بھی تشریف لائے جن میں مندرجہ ذیل نمایاں تھے:

Hon. Jean Augustine
Hon. Maria Minna, ex MP
Hon. Kathleen Wynne, MPP
Mr. Reza Moridi, MPP
Mr. Michael Prue, MPP
Ms. Yasmin Ratansi, ex MP
Mr. Rob Oliphant, ex MP
Ms. Marilyn Iafrate, Councillor
Mr. Max Khan, Councillor
Mr. Tony Lambert, Councillor
Mr. Ron Starr, Councillor
Mr. Gerard Kennedy
Ms. Sandra Pupatello
Mr. & Mrs. Zul Kassamali
Mr. Omar Alghabra

ان کے علاوہ جناب شفیق قادری ممبر صوبائی اسمبلی مع فیملی، جناب امتیاز سید مع فیملی اور جناب خالد عثمان نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔

چھ بجے تھیٹر کا مرکزی ہال تقریباً کھچا کھچ بھر چکا تھا اور مہمانوں کو گیلریوں کا رخ کرنا پڑا۔

چھ بج کر چالیس منٹ پر سیکرٹری تبلیغ محترم فرحان کھوکھر صاحب نے جلسہ کا مختصر تعارف کروایا۔ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طالب علم عزیزم باسل رضا بٹ صاحب نے سورۃ احزاب کی چند آیات کی تلاوت کی جن کا انگریزی ترجمہ ساتھ ساتھ سکرین پر دکھایا گیا۔

تلاوت کے بعد مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے اپنے دس منٹ کے خطاب میں آنحضرت ﷺ پر بنائی گئی توہین آمیز فلم پر اپنے دلی غم کا اظہار کیا اور آزادی ضمیر اور آزادی صحافت کے نام پر کی جانے والی ظالمانہ حرکتوں کو سراسر غیر اخلاقی اور شرانگیز قرار دیا اور مطالبہ کیا کہ تمام حکومتیں مل کر امن کا ایک ایسا چارٹر تشکیل دیں جس کی رو سے کسی شہری کو دوسرے کے مذہبی جذبات سے کھیلنے کا کوئی حق نہ ہو۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعجب انگیز کہانی

اجلاس کا مرکزی پروگرام جس کا عنوان ”حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعجب انگیز کہانی“ رکھا گیا تھا، مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب نائب امیر یو ایس اے نے پیش کیا۔ آپ نے انتہائی مؤثر انداز میں سلائیڈز و ویڈیوز کی مدد سے آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ کے مختلف ادوار کے بارہ میں اپنا خطاب ابراہیمی دور سے شروع کیا۔ آنحضرت ؐ کی مکی زندگی، پہلی وحی، اوّلین دور کے صحابہؓ اور اُن پر ہونے والے مظالم، تبلیغ اسلام، ہجرت مدینہ، مدینہ منورہ میں قیام، صلح حدیبیہ، فتح مکہ اور خطبہ حجۃ الوداع تک تمام واقعات پر روشنی ڈالی۔

خطاب کے دوران موضوع کے اعتبار سے سلائیڈز اور ویڈیو کلپ دکھائے جاتے رہے۔ اِن کے دلچسپ اور روح پرور خطاب کو حاضرین نے مکمل خاموشی اور توجہ سے سُنا۔ دوران خطاب لوگ اکثر اوقات جذبات سے بے قابو ہو کر بے اختیار تالیاں بجاتے رہے۔ خاص طور پر فتح مکہ کے واقعات، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان اور خطبہ حجۃ الوداع کے واقعات نے حاضرین کو بے حد متاثر کیا۔

مولانا کے خطاب کے دوران گرافکس، صوتی اثرات، پس منظر مکالمے، منظر کشی، آوازوں کے زیرو بم اور صدابندی انتہائی مہارت سے ترتیب دئے گئے تھے۔ ٹیکنیکل ڈائریکٹر ایم ٹی اے کے نگران نصر احمد طاہر صاحب تھے جب کہ ان کی معاونت عبدالحمید حمیدی صاحب نے کی۔ اِن ماہرانہ کاوشوں میں جن نوجوانوں نے حصہ لیا ان میں رومی ساہی صاحب نے مواد کی تیاری، احمد ساہی صاحب نے سکرپٹ کی تیاری، اظہر گورایہ صاحب اور رضا شاہ صاحب نے ریسرچ اور سکرپٹ کی تیاری، صباحت علی راجپوت صاحب نے تمثیلچے اور اسٹیج کی تیاری، سروپ ساہی صاحب، باسل ساہی صاحب اور رضوان سید صاحب ویڈیو پروڈکشن، ایڈیٹنگ، بصری اثرات اور مجموعی تیاری میں نمایاں تھے۔ حماد مبین صاحب نے بصری امداد مہیا کی۔ فراست احمد صاحب اور فہیم احمد ارشد صاحب نے تمثیلچے پیش کئے۔

جب کہ ویڈیو میں آوازیں، صبیح ناصر صاحب، اظہر گورایہ صاحب، اسحاق فونسیکا صاحب، سروپ ساہی صاحب، باسل احمد صاحب اور خواتین میں محترمہ تانیہ خان صاحبہ اور محترمہ طلعت صادق صاحبہ کی تھیں۔

اسی خطاب میں واقفین نو بچوں اور بچیوں نے عربی قصیدہ اور نعت پیش کی جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ کے اشعار سُنانے میں حصہ لیا اُن کے نام درج ذیل ہیں:

باسمہ ساجد، اوسواء قیصر، نعیمہ وسیم، نعمانہ بشارت، ادیبہ محمود، غزالہ ناصر، صبیحہ چودھری، مائرہ عظمت، سطوت ملک، عالیہ خان، صوفیہ احمد، فاریہ پوریوال، عذا احمد، فاتح احمد ملک، سلمان خان، ذیشان بٹ، محسن ونیس، عاشر وڑائچ، جاذب احمد، عادل محمد الہٰ دین، جلیس احمد، مدبّر جوئیہ، نعمان عمر، شرجیل بابر، فاران صابیہ۔

نعت سُنانے کے لئے اولیس، عزیز، لبیق، حنان اور جاسم اسٹیج پر آئے اور خوبصورت انداز اور مترنم آواز میں اپنے پیارے

آقا ﷺ کے حضور سلام عقیدت پیش کیا۔

مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب کا خطاب

مولانا اظہر حنیف صاحب کے روح پرور پروگرام کے بعد مولانا نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج یو ایس اے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر مختصر خطاب کیا اور آنحضور ﷺ کی حیات مبارکہ سے عفو اور درگزر کے وہ عظیم واقعات دُہرائے جن کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

مکرم ملک لال خاں صاحب کا مختصر اختتامی خطاب

پروگرام کے آخر میں تقریباً نو بجے رات محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنے اختتامی کلمات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات میں سے اپنے آقا ومطاع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ میں ایک پُرشوکت اور وجد آفرین اقتباس پیش کیا اور آزادی اظہار کے بارہ میں جماعت احمدیہ کا دو نکاتی ایجنڈا پیش کیا اور کہا کہ:

1۔ ہم میں سے ہر ایک اس حرکت پر اظہار نفرت کرے۔

2۔ ہم کینیڈا میں ایسا ماحول پیدا کریں کہ کسی کو کسی بھی مذہب کے پیشوا کی توہین کرنے کی جرأت نہ ہو۔

اس کے بعد آپ نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

المختصر

اِس پروگرام میں 2,000 سے زائد مسلم اور غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی جن میں سیاسی رہنما، یونی ورسٹیوں کے پروفیسرز، ڈاکٹرز، وکلاء دانشور، محقق اور زندگی کے اعلیٰ طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے۔ 2,000 مقامات پر انٹرنیٹ کے ذریعہ یہ پروگرام براہ راست دیکھا اور سُنا گیا۔

مسجد بیت الاسلام سمیت ٹورانٹو کی تمام مساجد اور مراکز نماز اور کینیڈا کے دیگر دور دراز شہروں میں احباب جماعت نے بڑی تعداد میں یہ پروگرام دیکھا اور سُنا۔ اندازہ ہے کہ 10,000 سے زائد احباب وخواتین نے پروگرام انٹرنیٹ کے ذریعہ دیکھا اور استفادہ کیا۔

میڈیا

☆ بعض مقامی اخبارات نے سیرت کانفرنس کی خبروں کو مع تصاویر شائع کیا۔

☆ CBC TV نے اگلے روز 21 نومبر 2012ء کو اپنے مقبول پروگرام Only in Canada میں اِس پروگرام کو اپنی خبروں کی زینت بنایا۔ اس پروگرام کو دیکھنے والوں کی تعداد 6.8 ملین بتائی جاتی ہے۔

☆ راول ٹی وی نے بھی اِس پروگرام کی بھرپور کوریج کی۔

پروگرام کے اختتام پر مسلم اور غیر مسلم سب ہی مہمانوں نے محترم امیر صاحب کو گھیر لیا اتنے کامیاب اور منظم پروگرام کو ترتیب دینے پر مبارک باد کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ بہت سے مہمانوں اور معززین نے اِس بات کا برملا اظہار کیا کہ اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ میں اتنا جامع دستاویزی پروگرام پہلے کبھی دیکھا نہ سُنا۔

بعد میں بھی بہت سے مہمانوں نے محترم امیر صاحب اور دوسرے منتظمین سے بذریعہ ای میل اتنے مفید اور معلوماتی پروگرام کی دعوت پر شکریہ ادا کیا۔

عدو کا شور

یہ رپورٹ مکمل نہیں ہوسکتی جب تک اُن دو چار مُلاّ حضرات کا ذکر نہ کیا جائے جو رائے تھامسن ہال سے باہر کھڑے کف افسوس مل رہے تھے اور باہر نکلنے والے حاضرین کو گمراہ کن فلائر تقسیم کر رہے تھے۔

ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

اور اس پر جماعت احمدیہ کا ردعمل یہ تھا۔

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہوگئے یارِ نہاں میں

نوٹ: اس رپورٹ کی تیاری میں جنہوں نے ہماری مدد فرمائی ہے ادارہ ان کا شکرگزار ہے اور ممنون احسان بھی۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان تمام رضا کاروں کو جزائے جزیل عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ از اعلانات

☆ مکرم صوبیدار میجر (ر) فضل الٰہی بھٹی صاحب

8 نومبر 2012ء کو مکرم صوبیدار میجر (ر) فضل الٰہی بھٹی ربوہ میں 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں یاد چھوڑے ہیں۔ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ممتاز حسین امتیاز صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس کے چچا اور مکرم ممتاز صاحب کے ماموں تھے۔

مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب، مشنری یارک ریجن نے 30 نومبر 2012ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم ناصر احمد بھٹی صاحب

23 اکتوبر 2012ء کو مکرم ناصر احمد بھٹی صاحب جرمنی میں 43 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم مکرم لقمان احمد بھٹی صاحب، مکرم نصیر احمد بھٹی صاحب پیس ولیج ایسٹ اور مکرم کلیم احمد بھٹی صاحب اور مکرمہ نصرت پروین بھٹی صاحب ووڈبرج کے بھائی تھے۔

☆ مکرم عمران مقصود بٹ صاحب

17 نومبر 2012ء کو مکرم عمران مقصود بٹ صاحب لاہور میں 54 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم مکرم سلیم اختر خاں صاحب پیس ولیج سنٹر کے بہنوئی تھے۔

☆ مکرم چوہدری ذوالفقار احمد صاحب

25 نومبر 2012ء کو مکرم چوہدری ذوالفقار احمد صاحب نواب شاہ میں 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم، مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا کے بڑے بھائی اور مکرم راجہ نعیم احمد صاحب ظفر، رضا کار بیت الاسلام مشن ہاؤس کے بہنوئی تھے۔

ادارہ ان کی وفات کے موقع پر مرحوم کے تمام عزیز واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم مبارک احمد صاحب

8 دسمبر 2012ء کو مکرم مبارک احمد صاحب ربوہ میں 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، مکرم منور احمد پاشا صاحب پیس ولیج ایسٹ والد تھے۔

10 دسمبر 2012ء کو مکرم امیر صاحب نے مکرم محمد سرور بٹ صاحب کے حاضر جنازہ کے ساتھ ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

ROY THOMSON HALL
MUHAMMAD
THE ASTONISHING STORY OF THE PROPHET
WWW.THEPROPHET.CA
NOV 20TH

MUHAMMAD
THE ASTONISHING STORY
OF THE PROPHET

ROY
THOMSON
HALL

ROY
THOMSON

The Holy Qur'an
Guidance for Mankind
HUMANITY

Review
Religions

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات لکھ کر بھجوایا کریں۔ اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

شادی خانہ آبادی

☆ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم پروفیسر مختار احمد چیمہ صاحب، جامعہ احمدیہ کینیڈا کے صاحبزادے مکرم عاطف محمود چیمہ صاحب، St. Louis امریکہ کا رشتہ مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب کی صاحبزادی محترمہ سمیعۃ المبشر صاحبہ ربوہ سے طے پایا۔ 8 نومبر 2012ء کو مسجد بیت المہدی ربوہ میں بعد نماز عصر محترم مولانا آصف جاوید چیمہ صاحب صدر عمومی ربوہ نے ان کے نکاح کا اعلان بعوض مبلغ دس ہزار امریکن ڈالر US($10,000) حق مہر پر فرمایا۔

اگلے روز 9 نومبر کو مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب نے اپنی صاحبزادی محترمہ سمیعۃ المبشر صاحبہ کی تقریب رخصتانہ مغل بنکوٹ ہال ربوہ میں منعقد کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولانا طارق محمود جاوید صاحب، افسر خزانہ ربوہ نے دعا کروائی اور مہمانوں کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

اور 10 نومبر کو اسی بنکوٹ ہال میں دعوت ولیمہ کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس موقع پر حضور انور نے ازراہ شفقت مکرم پروفیسر صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کو اپنا نمائندہ مقرر فرمایا۔ مکرم صاحبزادہ صاحب موصوف نے تلاوت اور نظم کے بعد اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ بعد ازاں مہمانوں کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

دلہا، مکرم مولانا چوہدری محمود احمد چیمہ صاحب مرحوم، سابق مشنری انچارج انڈونیشیا کے نواسے اور دلہن، مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب آف سانگرہ کے خاندان سے ہیں۔

ادارہ اس پُرمسرت موقع پر مکرم پروفیسر مختار احمد چیمہ صاحب، دلہا اور دلہن کے تمام عزیز و اقارب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

☆ 25 نومبر 2012ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم چوہدری محمد خان گورایہ صاحب کے صاحبزادے مکرم عون احمد چوہدری صاحب گورایہ، پیس ویلیج ساؤتھ کی شادی خانہ آبادی محترمہ ثمینہ ناز صاحبہ بنت مکرم چوہدری سلمان احمد صاحب سے ہوئی۔ مکرم چوہدری محمد خاں گورایہ صاحب نے چاندنی بنکوٹ ہال میں اپنے صاحبزادے کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور دعا کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

☆ 29 نومبر 2012ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم حافظ امان اللہ جوئیہ صاحب، پیس ویلیج ایسٹ کی صاحبزادی محترمہ منصورہ ثروت جوئیہ صاحبہ کی شادی خانہ آبادی مکرم سلمان احمد طاہر صاحب ابن مکرم مبشر احمد طاہر صاحب، ریکسڈیل کے ساتھ عمل میں آئی۔ مکرم حافظ جوئیہ صاحب موصوف نے چاندنی بنکوٹ ہال سے اپنی صاحبزادی کی رخصتی کا اہتمام کیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مختصر خطاب فرمایا اور اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ دعا کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

2 دسمبر 2012ء کو Versailles کنونشن سنٹر میں ولیمہ کی تقریب ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور انہیں ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین۔

ولادتیں

☆ آدم حسین علی

محترمہ صبا بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا ذوالفقار علی صاحب مربی گھانا، میپل کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یکم اکتوبر 2012ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام 'آدم حسین علی' تجویز ہوا ہے۔ یہ بچہ وقف نو کی مبارک سکیم میں شامل ہے اور مکرم سیف اللہ مانگٹ، میپل کا پوتا اور مکرم ارشد محمود صاحب، لندن یو کے کا نواسہ ہے۔

☆ فاران احمد

احمدیہ گزٹ کینیڈا کی کالم نگار محترمہ عفاف اظہر صاحبہ اہلیہ مکرم اظہر احمد سہیل صاحب، سکاربرو کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 22 نومبر 2012ء کو دو بیٹیوں ایمن اور شہلہ کے بعد ایک بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام 'فاران احمد سہیل' تجویز ہوا ہے۔ یہ بچہ مکرم چوہدری مبارک احمد نصیر صاحب ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالسمیع ظفر صاحب، مارکھم کا نواسہ ہے۔

ادارہ ان ولادتوں کے مواقع پر عزیزم آدم حسین علی سلمہ اور عزیزم فاران سلمہ کے تمام عزیز و اقارب کو دلی مبارک دیتا ہے۔

احباب دعا کریں اللہ ان بچوں کو صحت و سلامتی والی لمبی عمریں اور نیک و بامقصد زندگیاں عطا کرے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرمہ قدسیہ تبسم سعید صاحبہ

17 نومبر 2012ء کو مکرمہ قدسیہ تبسم سعید صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سعید صاحب مرحوم، بریمپٹن کیسل مور 62 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

19 نومبر 2012ء کو مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ 20 نومبر 2012ء کو مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے میپل قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کرائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم نبیل سعید صاحب، مکرم عدیل سعید صاحب، مکرم جمیل سعید صاحب اور مکرم جلیل سعید صاحب، بریمپٹن کیسل مور اور دو بیٹیاں مکرمہ نگہت ربانی صاحبہ اہلیہ مکرم رضوان ربانی صاحب، بریڈفورڈ اور مکرمہ سیماب عامر صاحبہ ایڈمنٹن یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم شمس الہدیٰ شاہ صاحب

19 نومبر 2012ء کو مکرم ایئر کموڈور (ریٹائرڈ) شمس الہدیٰ شاہ صاحب، وان ویسٹ 87 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 21 نومبر 2012ء کو مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج اور نائب امیر یو ایس اے نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

22 نومبر 2012ء کو مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج اور نائب امیر یو ایس اے نے میپل قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کرائی۔ مرحوم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا میں سیکرٹری جائیداد، سیکرٹری مال اور ممبر قضاء بورڈ کے طور پر خدمات انجام دیں۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ مکرمہ صفیہ شاہ صاحبہ کے علاوہ

پانچ بیٹے مکرم جاوید سلیم شاہ صاحب، مکرم پرویز سلیم شاہ صاحب، مکرم عرفان سلیم شاہ صاحب، وان ایسٹ مکرم اظفر سلیم شاہ صاحب اور مکرم امبر سلیم شاہ صاحب پیس ویلیج ایسٹ یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ

19 نومبر 2012ء کو مکرمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا چوہدری عبدالمالک صاحب مرحوم سابق مبلغ انڈونیشیا، پیس ویلیج ساؤتھ 76 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحومہ موصیہ تھیں۔ 21 نومبر 2012ء کو مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج اور نائب امیر یو ایس اے نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

22 نومبر 2012ء کو مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج اور نائب امیر یو ایس اے نے میپل قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کرائی۔ مرحومہ مکرم مولانا چوہدری رشید الدین صاحب سابق مشنری انچارج لائبیریا حال احمدیہ ابوڈ آف پیس کی ہمشیرہ تھیں۔

مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم چوہدری عبدالقادر صاحب، وان ایسٹ، مکرم چوہدری عبدالماجد صاحب، پیس ویلیج ایسٹ ، مکرم چوہدری عبدالنور صاحب، پیس ویلیج ساؤتھ اور پانچ بیٹیاں مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد انور صاحب، وان ایسٹ، مکرمہ عطیۃ المالک صاحبہ اہلیہ مکرم شاہد سلیم باجوہ صاحب، مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ، پاکستان، مکرمہ بشریٰ طاہرہ صاحبہ اور مکرمہ بدر النساء صاحبہ جرمنی یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترمہ امۃ الحفیظ حسین صاحبہ

21 نومبر 2012ء امۃ الحفیظ حسین صاحبہ اہلیہ مکرم محمود علی حسین صاحب، مسس ساگا ویسٹ 84 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 23 نومبر 2012ء کو مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن نے مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اس کے بعد بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مرزا صاحب نے ہی دعا کرائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں ایک بیٹی محترمہ منصورہ حسین صاحبہ اور دو نواسے مکرم سہیل فیاض مرزا صاحب اور مکرم عادل فیاض مرزا صاحب اور دو نواسیاں محترمہ مہرین فیاض صاحبہ اور محترمہ نورین احمد مرزا صاحبہ مسس ساگا یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم محمد سرور بٹ صاحب

7 دسمبر 2012ء کو مکرم محمد سرور بٹ صاحب، احمدیہ ابوڈ آف پیس 62 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

10 دسمبر 2012ء کو مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز عشاء کے بعد ان کے اوصاف حمیدہ کا مختصر ذکر فرمایا۔ بعد ازاں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

11 دسمبر 2012ء کو مکرم امیر صاحب نے ہی نیشول قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کرائی۔ نماز جنازہ اور تدفین کے موقع پر کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ محترمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ احمدیہ ابوڈ آف پیس کے علاوہ تین صاحبزادے مکرم محمد احسان احمد صاحب، ییلو نائف، مکرم مولانا محمد رضوان احمد صاحب مشنری سیرالیون، مکرم محمد عمران احمد صاحب اور ایک صاحبزادی محترمہ میمونہ سرور صاحبہ یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم رضوان احمد صاحب مشنری، سیرالیون سے خاص طور پر جنازہ میں شرکت کے لئے آئے۔ مکرم سرور بٹ صاحب ایم اے، مورخ احمدیت، حوالوں کے بادشاہ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مرحوم کے داماد تھے۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام عزیز واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

نماز جنازہ غائب

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 16 نومبر 2012ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرمہ جانہ بیگم صاحبہ

19 اکتوبر 2012ء کو مکرمہ جانہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نذیر احمد ڈار صاحب مرحوم مقبوضہ کشمیر، انڈیا میں 89 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ، مکرمہ ریحانہ جاوید صاحبہ، بریڈفورڈ کی والدہ محترمہ، مکرم عبدالقیوم ڈار صاحب، پیس ویلیج ایسٹ کی پھوپھی، مکرم نعیم احمد ڈار صاحب، سیسکاٹون کی ممانی اور مکرمہ شگفتہ تحسین صاحبہ، احمدیہ ابوڈ آف پیس کی تائی تھیں۔

☆ مکرم ملک پرویز احمد صاحب

26 اکتوبر 2012ء کو مکرم ملک پرویز احمد صاحب لاہور میں 65 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، مکرم ملک حبیب احمد صاحب، پیس ویلیج ایسٹ کے بڑے بھائی اور مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر دار الضیافت ربوہ کے چھوٹے بھائی تھے۔

☆ مکرم پروفیسر بشیر احمد چوہدری صاحب

2 نومبر 2012ء کو مکرم پروفیسر بشیر احمد چوہدری صاحب لاہور میں 68 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں اگلے روز 3 نومبر کو تدفین ہوئی۔ آپ کو سلسلہ کی کتب کے اردو سے انگریزی میں ترجمے کرنے کی توفیق ملی۔

مرحوم 28 مئی 2010ء کو مسجد بیت النور، ماڈل ٹاؤن لاہور میں پانچ گولیاں جسم میں لگنے کے بعد شدید زخمی ہو گئے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ، مکرم فرحان بشارت صاحب، ڈرہم، سیکرٹری آڈیو ویڈیو اور مکرم نوید احمد صاحب، فارمسسٹ، پیس ویلیج سنٹر کے خسر تھے۔

☆ مکرم ملک الطاف الرحمٰن صاحب

4 نومبر 2012ء کو مکرم وارنٹ آفیسر (ر) ملک الطاف الرحمٰن صاحب، کراچی میں 86 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ مرحوم نے اپنے پس ماندگان میں دو بیٹے اور چھ بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ، محترمہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب، مسس ساگا ساؤتھ، محترمہ ڈاکٹر مسرت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم اسکوارڈن لیڈر (ر) ظفر ندیم صاحب کے والد اور مکرم ملک مبشر احمد صاحب، پیس ویلیج ایسٹ کے ماموں تھے۔

☆ مکرم ملک خالد محمود صاحب

4 نومبر 2012ء کو مکرم ملک خالد محمود صاحب ربوہ میں 37 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، مکرم ملک رحمت اللہ صاحب ویسٹن ازلنگٹن کے بھانجے تھے۔

☆ مکرم چوہدری طفیل احمد صاحب

5 نومبر 2012ء کو مکرم چوہدری طفیل احمد صاحب اسلام آباد میں ایک کار کے حادثہ میں 67 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، وان ایسٹ کے مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب کے سمدھی اور محترمہ آصفہ طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم نقی احمد صاحب کے والد تھے۔

(باقی صفحہ 32)